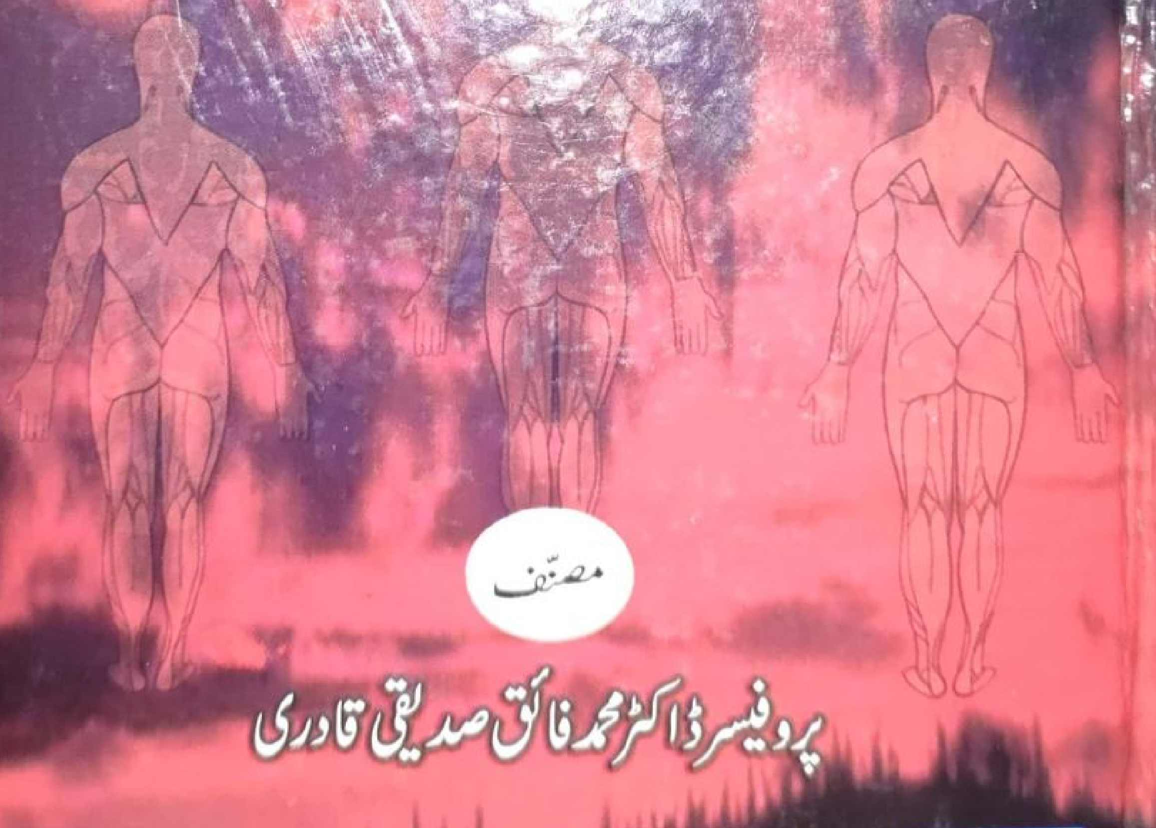
کرانک میازم

تشخیص اور دوائیں

CHRONIC MIASMS

Diagnosis and Remedies



مصنّف

پروفیسر ڈاکٹر محمد فائق صدیقی قادری

ہومیو پیتھک پبلیکیشنز کراچی

HOMOEOPATHIC PUBLICATIONS

کرانک میازم

تشخیص اور دوائیں

CHRONIC MIASMS
Diagnosis and Remedies

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد فائق صدیقی قادری

ہومیو پیتھک پبلیکیشنز۔کراچی

HOMOEOPATHIC PUBLICATIONS

اشاعت اول ۲۰۰۶ء

تعداد............... ۵۰۰

کمپوزنگ .... جیلانی پرنٹ انٹر پرائزز

قیمت .... -/120 روپے

معاونت

○......ڈاکٹر فیروز احمد

(ہومیو پیتھ)

○......ڈاکٹر مجیب عالم

(ہومیو پیتھ)

سول ایجنٹ

ہائمن بک ہاؤس اینڈ فارمیسی

۵، جی، ا، بی، کنیز اسکوائر ناظم آباد کراچی

برائے پنجاب

رحیم ہومیو پیتھک اسٹور

لاہور آرٹ پریس بلڈنگ

نیو انار کلی لاہور

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو معروف ماہر نفسیات

جناب ایم۔اے۔جاپان والا کے والد بزرگوار

مرحوم حاجی محمد ابراھیم جاپان والا

کے نام سے منتسب کرتا ہوں جنہوں نے بیسویں صدی کے آغاز میں

''نہر زبیدہ'' کی تعمیر کے لیئے حکومت سعودی عرب سے مالی تعاون کیا تھا اور

''اوسا کا جاپان'' میں پہلی مسجد تعمیر کروائی تھی

(پروفیسر ڈاکٹر محمد فائق صدیقی قادری)

فہرست مشتملات

صفحہ نمبر

تبصرہ

ڈاکٹر مرزا نعیم الدین

ایم۔اے،ایم۔بی۔ایچ۔ایس(آر۔ایچ۔ایم۔پی)

ہیومیوپیتھی کے علم وفن کی عظیم شخصیت کی اعلیٰ قدر تصنیف "کرانک میازم۔تشخیص اور دوائیں"

پروفیسر ڈاکٹر محمد فائق صدیقی قادری بدایونی تدریسی وعلمی میدان میں ایک عظیم جانی پہچانی شخصیت ہیں۔آپ علم نفسیات(Psychology) کے پروفیسر رہے ہیں اس حوالہ سے آپ کی خدمات تدریسی لحاظ سے بڑی گراں قدر ہیں تدریسی نصاب اور علم نفسیات پر آپ کی متعدد تصانیف شائع ہوچکی ہیں جو طلباء کے لئے ایک عظیم علمی سرمایہ ہیں۔

ادبی میدان میں بھی آپ کا اعلیٰ مقام ہے شاعری میں نعتیہ کلام کا جواب نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعشق کی جو کیفیت اشعار سے معلوم ہوتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ زبان سے نہیں عشق ومحبت میں ڈوبے ہوئے دل کی آواز ہے۔

علم وفن کی شائق ہستیاں کسی ایک یا دو علم وفن پر نہیں رکتیں ان کی زندگی کا مقصد ومشغلہ انسانیت کی علمی خدمات کے جذبہ سے سرشار ہوتا ہے اسی جذبہ نے آپ کی

توجہ علم وفن ہومیوپیتھی کی طرف مبذول کرائی آپ علم نفسیات کے ماہر ہیں۔ نفسیات اور ہومیوپیتھی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لحاظ سے آپ نے جس طرح ہومیوپیتھی کے فلسفہ اور ہانمین کے Organon کو سمجھا بہت کم حضرات علم ودانش ایسے ہوں گے جن کو ہومیوپیتھی کے ان دونوں بنیادی علوم اور ہانمین کے کرانک میازم کے متعلق صحیح طور پر ادراک ہو۔ طالب علم تو صرف امتحان پاس کرنے کی غرض سے فلاسفی اور Organon کا مطالعہ کرتا ہے۔ اسکے بعد جب وہ معالجاتی میدان میں قدم رکھتا ہے تو کوئی بہت ہی خوش نصیب ہوگا جو ان کا دقیق وسیع اور عمیق مطالعہ کرتا ہو۔ ڈاکٹر صاحب کی علمی وفنی مہارت کا اندازہ صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کو ان کی صحبت کی سعادت حاصل رہی ہو اور اس احقر نے بحیثیت شاگرد یہ شرف حاصل کیا ہے آپ ہومیوپیتھک کا گراں قدر خزانہ ہیں آپ چاہے کئی گھنٹہ انکی صحبت میں رہیں ان کی گفتگو کا موضوع ہی علم وفن ہوگا آپ ایسے ایسے نکات بتاتے ہیں جنکی طرف عمومی طور پر شاید ہی کسی کا دھیان جاتا ہو۔ پھر میٹیر یا میڈیکا پڑھ لینا اور ادویات کی علامات کو یاد کر لینا کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن دوا کی مزاجی کیفیت اور اسکی وہ خصوصیات جو اس کو کسی دوسری دوا سے ممتاز کرتی ہوں ان کو پہچاننا آسان نہیں ہر دوا کی علامات سر تا قدم اور ان کا اثر جسم کے مختلف اعضا پر اس قدر ملتا جلتا اور یکساں ہوتا ہے کہ ان کو کسی خاص دوا کے ساتھ مخصوص کرنا آسان نہیں۔ ہومیوپیتھی کے علاوہ جتنے بھی معالجاتی طریقے ہیں وہ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں ہومیوپیتھی ایسا واحد معالجاتی طریقہ ہے جس میں بیماری نہیں بلکہ بیمار انسان یا شخصیت کا علاج کیا جاتا ہے اور اس حوالہ سے دوا کو سمجھنا بڑی مشکل بات ہے میں تو اکثر یہ کہتا ہوں کہ ایلوپیتھک طریقہ علاج کا پڑھنا بہت مشکل اور عرق ریزی کا کام ہے مگر اس کی Practice بڑی آسان ہے لیکن ہومیوپیتھی کا پڑھ لینا تو آسان ہے مگر اس کی Practice کرنا کار دارد ہے۔ پہلی دوا تجویز کر دینا تو اتنا مشکل نہیں جتنا کہ پہلی دوا کے بعد دوسری دوا کا تجویز کرنا

خاص طور پر کہنہ امراض میں بڑا ہی مشکل ہوتا ہے۔ چونکہ کہنہ امراض کے مریضوں کی شفا کے لیئے میازم اور متعلقہ ادویات کا پورا علم ہونا بہت ضروری ہے اور اس مقصد کے لیئے ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب بڑی اہم ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ اس کی تصنیف میں ہانمین اور دیگر معروف مصنفین کی کرانک ڈیزیز کے علاوہ متعدد مصنفین کی فلاسفی اور میٹریا میڈیکا سے مواد حاصل کیا گیا ہے اور اس طرح معالجین کو ان سبکے مطالعہ کی زحمت سے بچادیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی اپنی ایک بہت عمدہ لائبریری ہے جس میں شاید ہی کوئی ایسی میٹیریا میڈیکا ہو جو اس لائبریری میں نہ ہو فلسفۂ ہومیوپیتھی پر تمام بڑے مصنفین کی کتب موجود ہیں اور معالجیات یعنی Therapeutics پر بڑی نایاب کتب ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے علم وفن ہومیوپیتھی کے حصول کا حق ادا کر کے ہومیو طلباء و معالجین کے لئے جو خدمات انجام دی ہیں وہ کس قدر اہم ہیں۔

کرانک میازم پر آپ نے بہت سے مصنفوں کی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہوگا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب فلسفۂ ہومیوپیتھی کرانک میازم کی تشخیص اور شفا دینے والی ادویات پر اردو ذخیرہ میں ایک Final کتاب معلوم ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب نے اسکی تصنیف میں جس قدر عرق ریزی کی ہے بہت کم ہومیو ڈاکٹر صاحبان نے کی ہوگی۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اس مضمون پر کسی دوسرے مصنف کو پڑھنے کی ضرورت نہیں ...... ہومیوپیتھی کے مشہور و معروف معالجین مثلاً بورک۔ گرینزے۔ لپتے۔ کینٹ۔ کلوز۔ بوگر۔ ڈیوی کلارک۔ کوپر وییلے۔ ٹائلر۔ نیلش۔ ہیرنگ۔ چٹرجی۔ کے این ماتھر۔ ڈاکٹر سارکر۔ موجمدار سکارن ڈاکٹر شرما۔ ایلن۔ بنرجی۔ فیرنگ ٹن۔ ایلزبتھ۔ جولین۔ ہربرٹ۔ اے۔ رابرٹ وغیرہ سے آپ نے ہم جیسے معالجین کو بے نیاز کر دیا۔ ہم ایسی کتب کے خریدنے کے اہل نہیں اور نہ ہمارا فکر وفہم اسقدر اعلیٰ ہے کہ ہم ان کو سمجھ کر پڑھنے کا حق ادا کر سکیں۔

ڈاکٹر صاحب نے ہانمین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس کے نقطہ نگاہ کے مطابق فطرت نے انسان کو صحت مند اور امراض سے پاک تخلیق کیا۔ میرے اپنے فہم اور مطالعہ کے مطابق آدمؑ اور حواؑ سورا اپنے ساتھ لے کر آئے شیطان کے بہکانے کے باعث ان سے غفلت ہوگئی یا نافرمانی یہی سورا تھی۔ اور یہی بقول ہانمین انسان کے عزم وفہم میں کجی یا خرابی کی بنیاد تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق واقعی بطور احسن تقویم کی مگر اس کے ساتھ شیطان کو لگا دیا جو اسکے عزم وفہم میں کجی یا خرابی پیدا کرتا رہتا ہے جس طرح حضرت آدمؑ وحواؑ نے کی۔ لہٰذا انسان جب بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات یعنی قانون الٰہی وفطرت سے غفلت برتتا رہے گا نافرمانی کرتا رہے گا سورا کا شکار رہے گا۔ آپ نے دیکھا ہوگا جب بھی ذہن میں کوئی انتشار یا پریشانی ہوتی ہے تو ایسا شخص کبھی سر کھجاتا ہے کبھی ماتھا اور کبھی چہرہ یا ہاتھ ملتا ہے یہی جسم پر سورا کی نشانی بطور Itch کے پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو اسی لیئے بھیجا کہ وہ انسان کے عزم وفہم وفکر کی پاکیزگی برقرار رکھیں اور اتباع قوانین الٰہی وفطرت کے ذریعہ سورا یعنی کہ بقول ہانمین کجی یا خرابی پیدا نہ ہونے دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت اور ترغیب دی اور ایسا کرنے والوں کو دنیا وآخرت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی خوشخبری دی۔ آپؐ کی پوری زندگی، زندگی کے شب وروز قوانین الٰہی اور فطرت کے عین مطابق ہیں اگر ہم سورا سے بچنا چاہتے ہیں تو آپؐ کے اسوۂ حسنہ کو عملی زندگی میں پورے طور پر اپنائیں۔

سائیکوسس اور سفلس کے سبب اور مقام آغاز کا بخوبی علم ہے آدمؑ اور حواؑ کے جب کپڑے اتر گئے اور وہ برہنہ ہو گئے تو انہوں نے فوراً اپنے جنسی اعضاء کو پتوں سے چھپایا جو اس بات کی علامت ہے کہ اگر ان کی حفاظت کرلی جائے تو سفلس اور سائیکوسس سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں میازم کی ایسی خصوصیات بیان کی ہیں کہ اگر کسی مریض میں یہ یکجا بھی ہوں تو ایک اچھا معالج ان علامات کے باعث تمیز کرسکتا ہے کہ مریض میں اس وقت کونسا میازم کارفرما (Active) ہے۔ کونسا خوابیدہ یعنی Dormant ہے۔ جو میازم اثر انداز ہورہا ہوا سکو سب سے پہلے دافع میازم ادویات کے ذریعہ ختم کرنا چاہیئے یا اسکو غیر مؤثر کرنا چاہیئے۔ ان میازم کی شاہ ادویات کا اس خوبی اور ایسی علامات سے بیان کیا ہے کہ اگر انکو اچھی طرح ذہن نشین کرلیا جائے تو معالج کبھی خطا نہیں کرسکتا۔ پھر ان شاہ ادویات کے علاوہ مخصوص ادویات جوان میازم کے لیئے بڑی اہم ہیں ان کا صرف نام ہی نہیں لکھا بلکہ ان کی وہ تمام امتیازی اور مزاجی وخصوصی علامات لکھدیں ہیں جو ہم نہ معلوم کتنی کتب پڑھنے کے بعد بھی نہ جان سکتے ڈاکٹر صاحب نے اس تصنیف سے ہم جیسے معالجوں کو بڑی زحمت سے بچالیا اور ہمارے لیئے ان امراض کو سمجھنے، ان کا علاج کرنے، بلکہ شفائے کلی کے لیئے بڑی آسانی پیدا کردی۔ آپ نے ان میازم کا ایک ایسا امتیازی چارٹ وضع کیا ہے جس کے لیئے یہ کہنا حقیقت ہوگا کہ میازم کے سمندر کو کوزہ میں بند کردیا ہے اور نوآموز معالجوں کو تو یہ چارٹ ازبر ہونا چاہیئے بہرحال یہ کتاب طلباء اور نوآموز معالجوں کے لیئے ایک عظیم تحفہ ہے اور منتہی معالجین بھی اس سے یقیناً مستفید ہوں گے۔

یہاں میں ڈاکٹر صاحب کی دو حالیہ تصانیف کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں چونکہ علم وفن ہومیوپیتھی کے ذخیرہ میں اردو میں یہ ایسی کتب ہیں کہ ان سے طلباء اور معالجین دونوں مستفید ہوسکتے ہیں ایک تو ''ہومیوپیتھی کے جواہر'' اس کتاب میں حقیقتاً جواہر ہی ہیں یہ کتاب مبتدی معالجین سے زیادہ منتہی معالجین کے مطالعہ کے لیئے بہت مفید ہے دوسری کتاب ''ہومیوپیتھک دوائیں تاثیر اور علامات'' اس میں ۲۲۲ ادویات کا بیان اس مہارت اور خوبصورتی سے کیا ہے کہ انکی مزاجی کیفیت اور مختصر شبیہ مطالعہ کرنے

والے کے ذہن نشین ہو جائے۔ یہ مواد بہت سی میٹریا میڈیکا سے اخذ کیا گیا ہے ڈاکٹر صاحب نے ان کی تصنیف سے علم وفن ہومیوپیتھی کی بڑی عظیم خدمت کی ہے اور اردو زبان میں گراں قدر اضافہ کیا ہے جو واقعی قابل ستائش ہے۔ ایک اور کتاب زیر تصنیف ہے جو اردو میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہوگی وہ ادویات اور امراض کا ایک ایسا مرقع ہے کہ معالج صحیح دوا کی تجویز میں خطا نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی تندرستی اور صحت کلی کے ساتھ عمر دراز کرے اور ہومیوپیتھی کے علم وفن کی خدمت جاری وساری رہے۔ آمین

احقر

ہومیو ڈاکٹر مرزا نعیم الدین

ایم۔اے، ایم۔بی۔ایچ۔ایس،

آر۔ایچ۔ایم۔پی

۱۶/مارچ ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

ہمارے ملک میں دور حاضر کے سینئر ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کی اکثریت وہ لوگ ہیں جنہوں نے کسی تسلیم شدہ کالج یا یونیورسٹی یا کسی دیگر تسلیم شدہ ادارے کے تحت تعلیم حاصل نہیں کی ہے۔ بلکہ ازخود میٹریا میڈیکا کا مطالعہ کر کے پریکٹس شروع کر دی۔ ابتدائی دور میں ہومیو پیتھک طریقۂ علاج نہ تو حکومت کا تسلیم شدہ تھا اور نہ ہی ہومیو پیتھک پریکٹس کے لئے کسی سند یا رجسٹریشن کی ضرورت تھی چنانچہ اس دور کے معالجین ماسوا انکے جو باہر سے تعلیم حاصل کر کے آئے تھے ہومیو پیتھی کے فلسفہ سے تقریباً ناواقف تھے۔ ہومیو پیتھک فلسفہ پر اردو زبان میں کتب بھی نایاب تھیں جو انگریزی کتب تھیں ان میں تصورات کی دِقّت کے علاوہ زبان واصطلاحات کی بھی دقتیں تھیں جو معمولی تعلیم یافتہ حضرات کی پہنچ سے باہر تھیں۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان میں ہومیو پیتھک پریکٹس صرف میٹریا میڈیکا (کاشی رام کی تین جلدوں) تک محدود ہو کر رہ گئی جبکہ ہندوستان میں حالت نسبتاً بہتر تھی وہاں این۔ ایم۔ چودھری جیسے معالج براہ راست ہیرنگ کے تربیت یافتہ تھے پاکستان میں ہومیو پیتھک ایکٹ پاس ہونے...... نیشنل ہومیو پیتھک کونسل کے قیام...... ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس۔ کی سند تسلیم کرنے اور رجسٹریشن کی پابندی کے بعد تعلیمی حالت کچھ بہتر ہوئی اور فلسفۂ ہومیو پیتھی کے بنیادی تصورات سے نئے

معالجین آگاہ ہوئے...... تاہم آج بھی یہ مضمون صرف امتحان پاس کرنے کے نقطۂ نظر سے پڑھا جاتا ہے فی الاصل فلسفہ میں دلچسپی رکھنے والے لوگ بہت کم ہیں۔

راقم نے اب سے ۲۵ سال قبل وفاقی گورنمنٹ اردو کالج سے نفسیات کی پروفیسر شپ ملنے کے بعد ہومیوپیتھی کے غیر منظم مطالعہ کو مربوط کرنے کے لئے ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس میں باقاعدہ داخلہ لیکر سند حاصل کی اور فلسفہ اور میٹیریا میڈیکا کے مطالعہ پر خاص توجہ دی جس کے نتیجہ میں امتحان میں رکارڈ کامیابیاں حاصل کر کے سند حاصل کی۔وہ شغل مطالعہ آج بھی جاری ہے اسی کے نتیجہ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ہومیوپیتھک فلسفہ کے مشکل ترین عنوان یعنی ''میازمی کرانک امراض'' پر اردو میں اختصار کے ساتھ کچھ لکھا جائے...... تاکہ دلچسپی رکھنے والے وہ معالجین جو مصروف پریکٹس کے سبب ضخیم کتب کے مطالعہ کے لئے وقت نہیں نکال سکتے ان کے لئے متعلقہ موضوع پر واضح اور جامع اختصار کے ساتھ مواد دستیاب ہو جائے۔زیر نظر کتاب اسی سوچ کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب پر جامع اور عالمانہ تبصرہ فرما کر ڈاکٹر مرزا نعیم الدین نے مجھ پر احسان فرمایا ہے جسکے لیئے میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔

(پروفیسر ڈاکٹر محمد فائق صدیقی قادری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرانک امراض کی اقسام

"کرانک" ایک یونانی لفظ ہے جو Chrono سے مشتق ہے اور "کرونو" کے معنی ہیں وقت "Time"...... اسی لئے وقت کی تیز رفتار پیمائش کرنے والے آلے کو Chrono Meter کہتے ہیں...... کرانک کے معنی زیادہ وقت والے یعنی طویل المدت کے ہیں...... عام طور سے یہ لفظ Disease بیماری یا مرض کے ساتھ زیر استعمال ہے...... Chronic Disease کے معنی وہ امراض ہیں جو پیدا ہو کر جلدی ختم نہ ہوں بلکہ طویل مدت پر پھیلے ہوں...... شدت میں کمی زیادتی ہوتی رہے مگر مستقل قائم رہیں...... ان امراض کی عمومی پہچان "کم شدت زیادہ مدت" ہے برخلاف اکے اکیوٹ امراض میں "مدت کم اور شدت زیادہ ہوتی ہے"...... ہاں کبھی کبھی کرانک یا کہنہ امراض کے بعض مظاہر وقتی طور سے شدید ہو جاتے ہیں۔

ہانیمن نے اپنی مایۂ ناز تصنیف Organon of Medicine میں کرانک امراض کا تذکرہ کرتے ہوئے انکی تین قسمیں بیان کی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

مصنوعی نافذ کردہ کرانک امراض
ARTIFICIALLY PRODUCED CHRONIC DISEASES

یہ وہ امراض ہیں جو دراصل کرانک نہیں ہوتے بلکہ غلط طریقہ علاج اور غلط دواؤں کے استعمال کی کثرت سے پیدا ہوتے ہیں اور دواؤں کے زیر اثر مستقل جاری

رہنے کے سبب کرانک معلوم ہوتے ہیں۔غلط دواؤں میں ہانمین نے خاصکر "پارہ"...... سلور نائٹریٹ...... آیوڈین...... افیون...... ویلیریانہ...... سنکونا اور...... کونین کے غلط استعمال کے حوالے دیئے ہیں اور اُس دور کی بہت سی طبی تدابیر کی نشاندہی کی ہے جنکے سبب مرض کرانک شکل اختیار کرلیتا ہے...... آج کے دور میں بھی بعض درد کش Pain Killers...... خواب آور...... اور مسکّن دواؤں کی بھرمار سے بھی ایسے ہی اثرات مرتب ہوتے ہیں...... اینٹی بایوٹک دواؤں کا اندھا استعمال...... غیر ضروری ویکسین اور مقوّی دواؤں کے مسلسل استعمال کے "سائڈ اِفیکٹ" کے طور پر بھی مرض کرانک شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کا علاج ان دواؤں کے "ترک" سے ازخود ہوجاتا ہے چونکہ یہ مصنوعی طور پر نافذ کردہ امراض ہیں۔

غلط موسوم کرانک امراض

INAPPROPRIATLY NAMED CHRONIC DISEASES

یہ وہ امراض ہیں جنہیں کرانک کا نام غلط دیا گیا ہے یہ حقیقتاً کرانک نہیں ہوتے بلکہ بعض عوامل کے زیر اثر مستقل قائم رہنے کے سبب کرانک نظر آتے ہیں...... ماحول کے بعض عناصر...... طرز رہائش کی بے ضابطگیاں...... خوردونوش کی غلط عادتیں...... نشہ بازی...... جنسی بے ضابطگیاں اور ایسے ہی بہت سے دیگر عوامل ہیں جو انکے ذمہ دار ہیں...... ماحول کے اہم عوامل میں مرطوب اور غیر صحت مند ماحول...... مچھروں، مکھیوں اور غلاظتوں کی بھرمار...... تازہ ہوا اور دھوپ کی کمی...... پانی کی ملاوٹیں...... دھواں اور راس کا سیسہ اور ایسے ہی دیگر عوامل وعناصر جو فرد کے ماحول میں مستقل رہتے ہیں بعض امراض کو "دوام وقیام" دیتے ہیں جنکے سبب یہ امراض کرانک نظر آتے ہیں مگر انہیں کرانک کہنا غلط ہے...... یہ قائم تو رہتے ہیں مگر قیام ان کی خصوصیت نہیں ماحول کے عوامل کا نتیجہ ہے جو ماحول کی تبدیلی سے ختم ہوسکتا

ہے۔۔۔۔ صحت افزاء غذا۔۔۔۔ صاف ستھرا ماحول۔۔۔۔ ترک منشیات ۔۔۔۔ ورزش۔۔۔۔ اور دیگر حفظانِ صحت کے اصول اپنانے سے یہ امراض ختم ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا دونوں قسم کے امراض ایسے ہیں جو بغیر کسی دوا کے۔۔۔۔ ترک و تبدّل۔۔۔۔ سے درست ہو سکتے ہیں جبکہ تیسری قسم کے میازمی کرانک امراض ان سے بالکل مختلف ہیں جو طاقتور مماثل دواؤں کے بغیر درست نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ انکے پیچھے بعض طاقتور عفونتیں کارفرما رہتی ہیں جو ماحول میں نہیں بلکہ خود فرد میں پائی جاتی ہیں۔۔۔۔ ان امراض کی تشریح حسب ذیل ہے۔

میازمی کرانک امراض

MIASMATIC CHRONIC DISEASES

ہانمین نے ان طویل المدت امراض کے لئے یہ تصور پیش کیا ہے کہ ان کے پیچھے کوئی کرانک میازم کارفرما ہوتا ہے جب تک اس سے نجات حاصل نہ کی جائے مریض ٹھیک نہیں ہوتا۔ اس کرانک میازم کی نوعیت نفسیاتی ہے، عضویاتی ہے، طبعی ہے یا کیمیاوی ہے؟ اس کی کوئی وضاحت دستیاب نہیں۔ تاہم ان کا وجود ہانمین تسلیم کرتا ہے ان میں اس کا اپنا تحقیق شدہ یا تشکیل شدہ ایک تصور ''سورا'' ہے جیسے طب یونانی میں ''نزلہ'' ہے کہ ''ہر عضو ضعیف میں زند'' یا ایلوپیتھی میں الرجی ہے یہ ایسے تصورات ہیں کہ نہ تو ان کو مسترد ہی کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کی سائنسی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ ہربرٹ۔ اے رابرٹ نے ''سورا'' کو ''ڈیفی شینسی'' (Deficiency) کے زیر عنوان جس خوبصورت پیرائے میں سائنسی شواہد کے ساتھ بیان کیا ہے شاید ہانمین اگر اسے پڑھتا تو وہ بھی اس کی داد دیئے بغیر نہ رہتا۔

ہانمین کے لئے ''سورا'' ام الامراض ہے اور دو دیگر میازم سفلس اور سائیکوسِس ہیں۔ بعض ماہر ایک چوتھے میازم ٹیوبرکلوسِس یا ''سوڈو سورا'' کا

بھی وجود تسلیم کرتے ہیں۔ مگر ہانمین کے اقوال نمبر ۷۸۔ ۷۹ اور ۸۰ کے مطابق "سوار" (Psora) سفلس (Syphilis) اور سائیکوسس (Sycosis) تین کرانک میازم ہیں جن کی تشریح اس کی مشہور زمانہ تصنیف کرانک ڈزیزیز کے نظری حصہ میں بھرپور طریقے سے کی گئی ہے اور آج کا ہر ہومیوپیتھ ان کرانک میازم کے تصورات و خواص سے کم و بیش ضرور واقف ہے اور جن معالجین نے ایلن کی کرانک میازم...... مسز اسپائیٹ کی "کمپیریژن آف کرانک میازم" کے علاوہ کینٹ، اسٹیورٹ کلوز، ہربرٹ رابرٹ اور رَ ر جی کی فلسفہ ہومیوپیتھی کی کتب پڑھی ہیں وہ ان میازم کی تشخیصی پیچیدگیوں سے پوری طرح واقف ہوں گے میں نے ان کتب کے مطالعے سے جو کچھ سمجھا ہے اسے ہومیوپیتھی کے ایک طالب علم کی حیثیت سے دوسرے طالب علموں کے لئے اپنے انداز میں اس طرح تحریر کرنے کی کوشش کی ہے کہ معالجاتی نقطہ نظر سے کرانک میازم کے شکار مریضوں میں میازم کی تشخیص کرنے اور اس کی متعلقہ دوا تلاش کرنے میں سہولت رہے، ان میازم کے خلاف ان کی مماثل دوا سے جب تک علاج نہیں کیا جائے گا بقول ہانمین مریض اپنی قوت حیات یا احتیاط و پرہیز کے ذریعہ میازمیٹک امراض سے نجات حاصل نہیں کرسکتا، ہانمین کے اس بیان کو ولیم بورک نے آرگنن کی چھٹی اشاعت کے انگریزی ترجمہ مطبوعہ ۱۹۲۱ء میں قول نمبر ۷۹ میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"The most robust Constitution, the best regulated mode of the most vigorous energy of the vital force are insufficient for their eradication"

پھر اس کی مزید تشریح میں ہانمین نے ایک ذیلی نوٹ نمبر ۷۶ تحریر کیا ہے جس میں کہتا ہے کہ یہ میازم عنفوان شباب میں تو دبے رہتے ہیں، مگر جب فرد آئندہ سالوں

میں زندگی کی تلخیوں سے دو چار ہوتا ہے اور بالخصوص غلط دواؤں کے استعمال کا شکار ہوتا ہے تو یہ میازم ظاہر ہوتے ہیں اور پھر تیز رفتاری سے ایک پریشان کن شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ ہانمین کے بقول ان سے نجات حاصل کرنے کی واحد شکل صحیح منتخب شدہ مماثل دوا کا استعمال ہے، ظاہر ہے کہ صحیح مماثل دوا منتخب کرنے کے لئے ہمیں ایک جانب تو دواؤں کی تاثیر سے واقف ہونا ضروری اور دوسری جانب سورا، سفلس اور سائیکوسس کی امتیازی اور خصوصی علامات سے واقفیت ضروری ہے...... جہاں تک دواؤں کی تاثیر سے واقفیت کا تعلق ہے تو اس کا علم کم وبیش ہر معالج کے پاس ہوتا ہے اور اگر کہیں کوئی الجھن ہو تو اس کے لئے میٹیریا میڈیکا کی انتہائی معتبر اور متنوع کتب دستیاب ہیں، مگر کرانک میازم کی تشخیص و تفریق کے لئے کوئی جامع اور مختصر فارمولا نہیں ہے، جس کی مدد سے تشخیص و تفریق کا کام کیا جا سکے...... قبل اس کے کہ ایسے کسی طریقے پر غور کیا جائے۔ مناسب ہے کہ پہلے سورا، سفلس اور سائیکوسس کے بارے میں کچھ ابتدائی معلومات فراہم کر کے ان کی متعلقہ علامات کو ذہن نشین کر لیا جائے تاکہ کسی مریض کا معائنہ کرنے کے بعد اس پر حاوی میازم کا اندازہ کیا جا سکے۔

سورا Psora

سورا نسل انسانی کا ایک ایسا خاصہ ہے جو غیر جنسی بیماریوں کے ایک وسیع تر حلقے کو انسانی جسم میں مستحکم کر کے امراض کو مزمن بنانے کا ذمہ دار ہے ہانمین کے نقطہ نگاہ کے مطابق فطرت نے انسان کو صحت مند اور امراض سے پاک تخلیق کیا ہے، مگر اس کے عزم وفہم میں کجی یا خرابی پیدا ہونے سے مرض اس میں داخل ہوتا ہے، اور سب سے پہلے سورا جوام الامراض ہے، محض معمولی سے مس یا ہلکے سے رابطہ سے فرد میں داخل اور اس پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کی جلد اور بلغمی جھلیوں پر اثر کرتا ہے، اور ان کی

معرفت فرد میں داخل ہو کر اس کی قوت حیات پر حملہ کرتا ہے۔ قوت حیات اسے باہر نکال پھینکنے کی کوشش کرتی ہے، جس کے نتیجہ میں وہ جلد پر ظاہر ہوتا ہے اور بالعموم اس کی ابتدائی شکل خارش یا خارش دار چھوٹے دانوں کی ہوتی ہے جسے ہزار نام دیے جا سکتے ہیں، مگر ہم اسے صرف جلدی اظہار کہتے ہیں۔ کبھی کبھی یہ بلغمی جھلیوں کی معرفت بھی خارج ہوتا ہے تو یا تو نزلہ، زکام اور ریزش کی شکل اختیار کرتا ہے یا دستوں کی شکل میں اس کا اخراج ہو سکتا ہے اسی لئے مناسب ہے کہ اگر کسی صحت مند فرد کو اچانک زکام ہو جائے یا دست آ جائیں یا جلد پر خارش نمودار ہو، تو اسے غلط دوا سے تیزی کے ساتھ دبانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں اچانک رونما ہونے والے بخار کو بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے اس لئے کہ خارش، نزلہ، دست، اور بخار کے اچانک دب جانے سے پیچیدہ امراض جنم لیتے ہیں۔ اس بیان میں خارش کی حد تک تو ہانمین نے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے، مگر بعد کی جدید تحقیقات کی روشنی میں دیگر بیان کردہ عوامل کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

ہانمین کے مطابق جلدی مرض کی شکل میں ظاہر شدہ سورائی زہر کو اگر غلط معالجہ سے دبا دیا جائے تو یہ جلد سے ہٹ کر پورے فرد میں جاں گزیں ہو جاتا ہے اور اس طرح "کھال تو بچ جاتی ہے، مگر حال خراب ہو جاتا ہے" اور یہ سورا کی ثانوی حالت ہے جس میں خارش کے بدلے اب اس کا اظہار خوف، اضطراب اور تشویش یا اختلاج یا دیگر اہم ذہنی اور جسمانی امراض کی شکل میں ہوتا ہے اور ان کا اگر وقتی سکون بخش علاج کر بھی دیا جائے، تو بظاہر صحت مند فرد اندر سے بیمار ہونے کے سبب کھوکھلا ہوتا رہتا ہے" اور قوت حیات اور سورا میں سرد جنگ جاری رہتی ہے" اور جب تک اینٹی سورک مماثل طاقتور دواؤں سے علاج نہ کیا جائے۔ مریض ہرگز ٹھیک نہیں ہوتا، بلکہ سورا کی ثانوی علامات اس کے مزاج اور شخصیت کا حصہ بن کر اس کی نفسیاتی مطابقت

اور سماجی حیثیت پر منفی اثرات ڈالنے لگتی ہیں اور فطرت و مزاج کا حصہ تصور ہوتی ہیں اور فرد خود بھی ان کا عادی ہو کر انہیں اپنا مقسوم تصور کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس صورت حال کے ساتھ جب کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہوتا ہے تو محض اس عارضہ کی علامات دور کر دینے سے مریض کا علاج نہیں ہوتا، بلکہ علامات اپنی شکل بدل کر مزید پیچیدہ ہو جاتی ہیں چنانچہ ایسے مریضوں کے ضمن میں جن کے معمولی امراض ٹھیک نہ ہوتے ہوں لوٹ لوٹ کر اور شکل بدل بدل کے ظاہر ہوتے ہوں معالج کو پس پردہ میازم کے حوالے سے علاج کرنا چاہئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ معالج پس پردہ میازم کی عمومی علامات سے واقفیت رکھتا ہو، اور سورا، سفلس اور سائیکوسس کی علامات میں تمیز کر سکتا ہو۔ یہ شعور پیدا کرنے کے لئے ان علامات کی نوعیت سے واقفیت ضروری ہے بالعموم سورا کی علامات حسب ذیل نوعیت کی ہوتی ہیں۔

نمبر۱:۔ سورا کا مریض اپنی چال ڈھال اور طور طریق میں فعال اور تیز طرار ہوتا ہے اس میں چستی اور پھرتی ہوتی ہے۔

نمبر۲:۔ اس میں خوف کا غلبہ ہوتا ہے، بیماری کا خوف، موت کا خوف، بیماری ٹھیک نہ ہونے کا خیال اور متعدد خدشات اس کی شخصیت کا حصہ بن جاتے ہیں۔

نمبر۳:۔ اس میں دہشت زدہ ہونے کا میلان اور بزدلی بھی موجود ہوتی ہے۔

نمبر۴:۔ بے چینی، اضطراب اور تشویش نمایاں ہوتی ہے۔

نمبر۵:۔ وہ جسمانی اور ذہنی ہر قسم کی محنت سے گھبراتا ہے۔

نمبر۶:۔ اس کا حافظہ کمزور ہوتا ہے خاص کر لوگوں کے نام بھول جاتا ہے۔

نمبر۷:۔ وقت کے ادراک اور اندازے میں اس سے غلطی ہوتی ہے وقت یا تو جلدی گزرتا محسوس ہوتا ہے یا معلوم ہوتا ہے کہ وقت آہستہ گزر رہا ہے۔

نمبر۸:۔گاہے گاہے خیالات کا سلسلہ ٹوٹ ٹوٹ جاتا ہے اور فرد بالکل خالی الذہن ہو جاتا ہے۔

نمبر۹:۔اچانک تشویش کا حملہ اور دل کی تیز دھڑکن بالخصوص معدہ اور جگر کی تکالیف میں مبتلا مریضوں کے لئے لازماً سورا کی علامت ہے۔

نمبر۱۰:۔مایوسی اور ناامیدی کے ساتھ تجارت اور پیشہ میں ناکامیابی کا خوف۔

نمبر۱۱:۔ ہیجانی اور جذباتی صورت حال میں کپکپی طاری ہو جانا بھی سورا کی علامت ہے۔

نمبر۱۲:۔ پسینہ پیشاب اور اسہال سے حالت میں بہتری سورائی علامت ہے۔

نمبر۱۳:۔دوران سر اور چکر کبھی کبھی خون کی کمی سے یہ کیفیت پیدا ہونا یا دوران سر کے ساتھ نشہ جیسی حالت۔

نمبر۱۴:۔بالوں کا خشک اور بے آب ہونا، سر میں خارش بالوں کا الجھنا اور ٹوٹ کر گرنا۔

نمبر۱۵:۔بال اس قدر خشک کہ انہیں نم کئے بغیر کنگھا کرنا ناممکن ہو۔

نمبر۱۶:۔آنکھ میں دھوپ کا چبھنا اور تیز روشنی کی عدم برداشت۔

نمبر۱۷:۔ پپوٹوں اور ہونٹوں کا بہت سرخ ہونا، ساتھ ساتھ چہرے پر زردی، اور آنکھوں کے گرد نیلے حلقے۔

نمبر۱۸:۔بھوک زیادہ مگر چندنوالے کھانے سے سیری، اور کھانے کے بعد پھر بھوک کا احساس۔

نمبر۱۹:۔مٹھائی اور نمکین دونوں کی خواہش یا تلی ہوئی چیزوں کی خواہش اور پیٹ میں ریاح کی کثرت۔

نمبر۲۰:۔ بولنے سے سینہ میں کمزوری کا احساس پوری سانس اندر لینا مشکل۔

نمبر ۲۱:۔ نیند اچٹتی ہوئی، بھرپور گہری نیند ناپید، سوتے میں رال بہنا۔ دانت کڑکڑانا، سراونچا رکھ کر سونا، سورج نکلے سوتے رہنا۔

نمبر ۲۲:۔ قبض انتہائی شدید اور پرانا، اجابت بالعموم سخت اور خشک، کبھی کبھی مینگنیوں کی طرح۔

نمبر ۲۳:۔ بچوں میں "کیڑے اور مقعد میں خارش"۔

نمبر ۲۴:۔ خواتین کو حیض کی تکالیف کم یا زیادہ، مگر دردانگیز اور بدبودار

نمبر ۲۵:۔ سورا کا مریض زود حس ہوتا ہے اس میں برداشت بہت کم ہوتی ہے ذرا سی تکلیف کو بھی بہت زیادہ سمجھتا ہے اور موت کے خوف میں طویل عمر گزارتا ہے۔

سفلس Syphilis

عرف عام میں سفلس جسے آتشک کہتے ہیں ایک جنسی مرض ہے جو بالعموم بازاری عورتوں سے مجامعت کرنے سے مرد میں منتقل ہوتا ہے یہاں بھی منتقلی کا وسیلہ یا میڈیم جلد ہی ہے، مگر اس کی منتقلی یا انفیکشن کی دو شرائط ہیں۔

پہلی یہ کہ سفلس کا انفیکشن سورا کے برخلاف محض لمس سے نہیں ہوتا، بلکہ رگڑ سے ہوتا ہے۔

دوسری شرط یہ کہ یہ رگڑ بھی عام جلد کی نہیں، بلکہ "نرم نازک مقامات کی رگڑ" جہاں حساس اعصاب اور آ غدے کثرت سے ہوں یا پھر متاثر ہونے والا حصہ زخمی ہو۔ یا اگر ایک نرم و نازک حصہ جسم اس سے متاثر ہوا اور وہ صحت مند فرد کے نرم و نازک جلد والے حصہ سے رگڑ کھائے تو صحت مند فرد میں بھی اس کا انفیکیشن ہو جاتا ہے۔ اسی لئے بازاری عورتوں سے مجامعت سفلس انفیکشن کا بڑا ذریعہ تصور کی جاتی ہے۔ اس انفیکشن کا اثر متاثرہ حصہ جلد پر فوراً ظاہر نہیں ہوتا بلکہ یہ زہریلا مادہ اندر جسم میں

پیوست ہو جاتا ہے اور قوت حیات پر جب یہ حملہ آور ہوتا ہے تو وہ اسے باہر نکال پھینکنے کی کوشش کرتی ہے اور پھر یہ جنسی عضو پر ایک زخم کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اس سفلسی زخم کو اصطلاحاً شینکر Chancre کہتے ہیں۔ یہ بالعموم انفیکشن کے ۵ یا ۷ دن بعد اور بعض شکلوں میں تین، چار یا پانچ ہفتہ بعد ظاہر ہوتا ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہئے کہ کبھی کبھی ایسا زخم ''کرانک میازم'' کے بغیر بھی رونما ہوتا ہے اس غیر میازمی زخم کو شینکر Chancre نہیں، بلکہ شینکر وائیڈ Chancroid کہتے ہیں یہ ایک عام زخم کی سی حیثیت رکھتا ہے، مگر اصل سفلسی زخم یعنی شینکر اگر کسی مرہم یا لیپ یا دیگر کسی خارجی دوا یا پاؤڈر سے دب جائے تو تباہ کن ثابت ہوتا ہے اور پوری جسمانی و ذہنی صحت کو تباہ کر کے چھوڑتا ہے اور اگر اس کا علاج کسی مناسب مماثل آزمودہ دوا سے اس طرح کیا جائے کہ وہ دوا اس زہر کو اندر سے بھی ختم کر دے، اور باہر سے بھی زخم ٹھیک ہو جائے تو پھر صحت بحال ہو جاتی ہے۔

ہانمین نے Merc Sol کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ اس نے مرک سول کی ایک خوراک سے یہ سفلسی زخم بارہا ٹھیک کیئے ہیں شاید یہ پہلی مثال ہے جہاں کینٹ نے لکھا ہے کہ یہ ہانمین کی غلط فہمی تھی۔

Hahnemann made the mistake...and many homoepaths have done like wise, of not distinguishing between chancroid and chancre. Which fact accounts for some of the reports of cases cured very speedily. with Merc 30. The distinction between chancroid and chancre had not been made in Hahnemann's days. The cures with a dose of Mercury are not cures of Syphilitic miasm. (P.371 Lesser writings)

کینٹ کے مطابق سفلس کا زہر درج ذیل مدارج کی ترتیب سے گزرتا ہے۔

پہلا درجہ
- ......شینکر... جنسی عضو کا زخم
- ......بوبو......جنگھاسوں کے غدود متورم

دوسرا درجہ
- ......جلدی امراض داغ اور دانے
- ......گلے کا زخم۔
- ......بالوں کا گرنا (تمام جسم، بھوؤں تک کے بال)

تیسرا درجہ
- ......اعصاب متاثر......جنکے سبب ذہنی امراض
- ......ہڈیاں......سڑنے گلنے لگتی ہیں۔ پھوڑے نکلتے ہیں۔

مندرجہ بالا مدارج میں سے اگر کسی بھی درجہ پر سفلس کو......دواؤں سے دبا دیا گیا ہو تو مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خاص کر جب علامات مبہم یا غائب ہو جائیں اور کسی دوا کی واضح نشاندہی نہ کریں تو مرض لاعلاج ہو جاتا ہے اگر ایسی شکل میں معالج بصیرت سے کام لے اور کوئی ایسی دافع سفلس دوا تلاش کر سکے، جو ایلوپیتھک دواؤں کے اثر کو ختم کر کے مرض کو اپنی اصل اور واضح حالت پر لے آئے تو پھر مرض جس درجہ پر دبایا گیا تھا وہاں سے دوبارہ شروع ہو کر اگلے مدارج کی جھلکیاں دکھاتا ہوا اپنا ''کورس'' پورا کر کے ختم ہو جائے گا۔

اگلے مدارج کی جھلکیاں دکھا کر مرض کے ختم ہونے سے متعلق کینٹ کا بیان ہانمین کے بیان سے مختلف ہے ہانمین اپنی کتاب ''کرانک ڈزیزیز'' کے نظری حصہ کے پہلے باب میں ان امراض کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر اس مرض کے آغاز میں مماثل اندرونی اثر رکھنے والی (یعنی ہومیوپیتھک) دوا کھلا دی جائے تو شینکر

طور پر ختم ہو جائے گا اور مریض صحت مند ہو جائے گا جبکہ کینٹ نے لیسر رائٹنگ میں ''سفلس بطور میازم'' کے زیر عنوان لکھا ہے کہ سفلس کے پہلے درجہ میں بھی اگر مریض ہومیو پیتھک علاج کروائے تو مریض اگلے درجہ کے خدوخال سے گزرے بغیر ٹھیک نہیں ہوتا۔ اور اگر مماثل اینٹی سفلٹک دواؤں کے بغیر غلط معالجہ سے یہ مریض بالکل دب جائے اور اس کی تمام علامات فوراً ختم ہو جائیں تو پھر جسمانی سطح کے بجائے یہ مرض ذہنی سطح پر فعال ہو جاتا ہے، پھر نسل در نسل بھی منتقل ہوتا ہے اور اس ثانوی روپ میں واضح کیس ٹیکنگ کے بغیر اس کی شناخت بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ اس وقت پر قابو پانے کے لئے درج ذیل علامات پر نظر رکھنی چاہئے یہ علامات دبے ہوئے سفلسی زہر کا پتہ دیتی ہیں یا یوں کہیے کہ اگر کسی مریض میں درج ذیل قسم کی علامات نظر آئیں تو ان کا علاج اینٹی سفلیٹک دواؤں سے اسی طرح کرنا چاہئے۔ جیسے معالج نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مریض میں سفلس کا دبا ہوا زہر موجود ہے۔ چند اہم علامات ذیل میں درج ہیں۔

نمبر۱:۔ ذہنی علامات میں سفلس کی پہچان منفعل حالت آہستگی اور حُمق ہیں سورا سے موازنہ کی خاطر یاد رکھنا چاہئے کہ سورا زیادہ فعال over active اور سفلس کاہل under active ہے...... سورا چست اور تیز ہے جبکہ سفلس ست ہے۔ سورا ذہین ہے اور سفلس احمق ہے۔

نمبر۲:۔ زندگی سے بیزاری اور خودکشی کا میلان سفلس کی اہم ترین علامات ہے۔ جبکہ سورا میں موت کا خوف ہے۔

نمبر۳:۔ سفلس میں برداشت اور تحمل بہت ہے جبکہ سورا بے صبرا ہے۔

نمبر۴:۔ سفلس خاموش اور کم گو ہے، جبکہ سورا باتونی ہے۔

نمبر۵:۔ سفلس خلوت پسند ہے جبکہ سوارا انجمن آرا ہے۔

نمبر۶:۔ سفلس کی موت اچانک اور غیر متوقع ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس میں مرض خاموشی سے پلتا ہے جبکہ سورا کا حال یہ ہے کہ موت آتی ہے پر نہیں آتی! وہ موت کے خوف میں مرتا رہتا ہے اسی لئے کہتے ہیں کہ

Psoric Persons die many a lives before their death.

نمبر۷:۔ سفلس کی تمام تکالیف میں رات کو اضافہ ہوتا ہے وہ سورج کے ساتھ نسبتاً بہتر رہتا ہے (جبکہ سورا اس کی ضد ہے) اس لئے سفلس رات سے گھبراتا ہے۔

موت کا روپ دھار کر آئے گی رات آج بھی
آج بھی دن گزر گیا آج بھی شام ہوگئی

نمبر۸:۔ سفلس کی تکالیف میں اخراج سے کوئی آرام نہیں آتا، جبکہ سورا پیشاب، پاخانے، پسینہ اور حیض وغیرہ کے اخراج سے بہتر ہوتا ہے اور آرام محسوس کرتا ہے۔

نمبر۹:۔ سفلس ٹشو کو زخمی کر کے ضائع کرتا ہے اس لئے کہ اس کا آغاز ہی زخم سے ہے یہ زخمی حالت جلد اور غدود تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ ہڈیاں بھی اور اندرونی اعضاء بھی زخمی ہوتے ہیں۔

نمبر۱۰:۔ منہ کے اندر حلق زبان اور مسوڑھے خاص کر سفلس کا نشانہ بنتے ہیں اسی لئے مسوڑھے زخمی ہوتے ہیں ان سے خون اور بدبو آتی ہے۔

نمبر۱۱:۔ سفلس کے منہ سے رال زیادہ بہتی ہے منہ میں تھوک رہتا ہے۔

نمبر۱۲:۔ تانبے کے رنگ کے داغ اور دانے سلفسی ہوتے ہیں اور زخم ٹھیک ہونے کے بعد نشان بالعموم سیاہ ہوتا ہے جو آسانی سے نہیں جاتا۔

نمبر ۱۳:۔ سفلس بالعلوم گوشت نہیں کھاتا۔

نمبر ۱۴:۔ بالعموم پہاڑ پر بہتر محسوس کرتا ہے۔

نمبر ۱۵:۔ چہرے سے شناخت کے لئے ہونٹوں پر خراشیں، ناک کی ہڈیاں غارت، خوشبو یا بدبو کی حس ختم، کان میں عضوی خامیاں+ گردے اور جگر کی اکثر خرابیاں اور تقریباً ۴۰ سال کی عمر میں ہلاکت خیز بیماریوں کا آغاز سفلس کی خصوصیات ہیں۔

سائیکوسس Sycosis

ہانمین کے کرانک میازم میں تیسرا اور کم تشریح شدہ میازم سائیکوسس ہے یہ زہر دراصل سوزاکی امراض کی مقامی علامات یا اخراجِ مواد کے غلط دواؤں کے ذریعہ دب جانے سے مسّوں اور پھوڑوں، پھنسیوں یعنی بافتوں کی غیر ضروری مَرضیاتی افزائش growth کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ نسوانی اور مردانہ دونوں شکلوں میں یہ جنسی اعضاء پر رونما ہونے والے تکلیف دہ ایسے مسّوں کی شکل میں رونما ہوتا ہے جن سے مواد رِستا رہتا ہے اور جن کا علاج داخلی طور سے دیئے جانے والی طاقتور دوا تھوجا کی اعلیٰ پوٹینسی سے کیا جاتا ہے اور اگر مسّوں کی رِسنے والی حالت بہت تکلیف دہ ہو، تو اس پر تھوجا سے کشیدہ عرق مساوی الکوہل میں آمیزہ بنا کر لگایا بھی جا سکتا ہے اس طرح تھوجا کے بیک وقت داخلی و خارجی استعمال سے اس موذی مرض کا علاج ہو سکتا ہے ہومیوپیتھی میں اندر سے کسی زہریلے مواد کے اخراج کے بغیر اسے مقامی طور سے کسی لیپ یا مرہم کے ذریعہ دبا دینا طبّی گناہ تصور کیا جاتا ہے، اسی لئے کسی بھی جلدی مرض میں دوا کا ''لوکل ایپلی کیشن'' ناجائز ہے سوائے اس کے کہ وہی دوا جو اندرونی علاج کے لئے مطلوب ہو وہی جلد پر بھی قابل استعمال ہو تو کوئی پابندی نہیں ہے جیسے

بند چوٹ میں آرنیکا کھلانے کے ساتھ لگائی بھی جاسکتی ہے، مگر یہ صرف شدید تکلیف کی شکل میں مناسب ہے اور اسی لئے سوزا کی تکالیف میں تھوجا کا دوھرا استعمال تجویز کیا گیا ہے۔

جہاں تک سوزا کی زہر کے دب جانے کے بعد ثانوی حالتوں میں پورے فرد پر اس کے مرتبات وعلامات کا تعلق ہے تو ہانمین نے تو اس کی تفصیلات سورا اور سفلس کی طرح بیان نہیں کی ہیں مگر دیگر شارحین نے اس کی وضاحتیں کی ہیں، جن کی بنیاد پر ہم سائیکوسس کی ذہنی اور عمومی علامات کا تعین کر سکتے ہیں۔ ایسی علامات میں دیگر میازم سے تفریق وتمیز کے لئے درج ذیل کو خاص کر ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

نمبرا:۔ سائیکوسس کی سب سے اہم ذہنی علامت یہ ہے کہ یہ میازم فرد کو ذہنی حوالے سے ''غلط کار'' بنا دیتا ہے یہاں غلط کاری کا اشارہ جنسی افعال کی طرف نہیں ہے بلکہ پوری زندگی میں فرد ''اچھے سے برے''...... ''صحیح سے غلط''...... ''نیک سے بد''...... ''خیر سے شر'' کی طرف آ جاتا ہے۔ یعنی سائیکوسس ''طبی دنیا کا شیطان'' ہے اس میں ہر قسم کا فریب، مکر، شر، شک، جرم اور فساد پایا جاتا ہے انگریزی میں کہہ سکتے ہیں کہ

Psora makes the mind over active ------ Syphilis under active ------ and Sycosis mal ------active.

نمبر۲:۔ سائیکوسس کو سورا اور سفلس سے متمیز کرنے کے لئے ایک اور بات بھی ذہن نشین کرنی چاہئے وہ یہ کہ...... ''سورا ذہین''...... ''سفلس احمق''...... اور ''سائیکوسس فتنہ'' ہے۔

نمبر۳:۔ ایک اہم فرق یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ''سورا موت سے ڈرتا ہے''...... ''سفلس موت کی آرزو کرتا ہے''...... جبکہ ''سائیکوسس قاتل ہے'' خواہ وہ

خود انتقامی میں اپنے آپ کو ہی قتل کرے اور وہ خودکشی نظر آئے، مگر دراصل وہ قاتل کا ہی عمل ہے۔

نمبر۴:۔ سائیکوسس کی ایک اور نمایاں ذہنی علامت بدخو اور مشتعل ہونے والا مزاج ہے۔

نمبر۵:۔ سائیکوسس کو اپنے اظہار میں بڑی دقت ہوتی ہے اسے صحیح الفاظ نہیں ملتے اور جو کچھ وہ کہتا ہے، اس پر مطمئن نہیں ہوتا، اسی لئے بات کو بار بار دھراتا ہے، جبکہ نفسیاتی حقیقت یہ ہے کہ اس کی داخلی خلفشار کی حالت نا قابل بیان ہے اسی لئے اس کو موزوں الفاظ دستیاب ہی نہیں ہوتے۔ ''یعنی بدی نا قابل بیان ہونے کے سبب قابل بیان نہیں ہوتی''۔

نمبر۶:۔ سائیکوسس میں بے اعتمادی بہت ہوتی ہے وہ لوگوں سے مشکوک رہتا ہے اسی لئے راز داری کرتا ہے، مگر ''یہ راز داری مجرمانہ نوعیت کی'' ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مرض تک کو دوسروں سے چھپاتا ہے۔

نمبر۷:۔ سائیکوسس اپنے مرض کو چھپانے اور دوسروں پر شک کرنے کے سبب اپنے معالج سے بھی مطمئن نہیں ہوتا ہے۔ اسی لئے ڈاکٹر بدلتا رہتا ہے۔

نمبر۸:۔ سائیکوسس مشکوک ہونے اور ''قصور بیان'' کے سبب ایک ہی بات بار بار دھراتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دوسرے اس کی بات سمجھتے نہیں، وہ خود بھی اپنی سمجھ سے بھی مطمئن نہیں ہوتا، اسی لئے سیدھی سادھی بات بھی بار بار پوچھتا ہے اور اس کی تصدیق در تصدیق چاہتا ہے۔

نمبر۹:۔ سائیکوسس کا حافظہ ہر چند کہ کمزور ہوتا ہے، مگر وہ علالت سے قبل کے واقعات پوری تفصیل اور جزئیات کے ساتھ یاد رکھتا ہے۔

نمبر۱۰:۔ سائیکوسس اپنی شفایابی سے مایوس ہوتا ہے، جبکہ سنفلس میں شفایابی کی آرزو کم ہوتی ہے۔

نمبر ۱۱:۔ غیر حاضر دماغی اس کی خصوصیت ہے بے سبب رونا اور بار بار ہاتھ دھونا بھی اس کی امتیازی علامات ہیں۔

نمبر ۱۲:۔ اس میں ایک میلان کی حیثیت سے جرم پسندی پائی جاتی ہے اسی لیے اکثر نفسیاتی سائیکوٹک Psychotic مریض ہومیو پیتھک Sycotic سائیکوٹک ہوتے ہیں۔

نمبر ۱۳:۔ انسانی ہمدردی اور اخلاقیات اس کے لئے اجنبی تصورات ہیں وہ "بے درد" اور "بداخلاق" ہوتا ہے یہ اس کا مرض ہے۔

نمبر ۱۴:۔ مسّوں کی ہی طرح اہم مظاہر کی حیثیت گھٹیا کو بھی حاصل ہے۔ بالعموم "جوڑ درد" کے مریض سائیکوسسِ کے زہریلے اثر میں ہوتے ہیں اسی طرح بواسیر کے پس پردہ بھی یہی زہر ہوتا ہے۔

نمبر ۱۵:۔ سوزاک کا "سوز" ذہن تک محدود نہیں، بلکہ مختلف اعضاء کی اور مختلف مدارج کی سوزشیں سائیکوسسِ کا ہی حصہ میں + گروں کی سوزش پیشاب کی نالی کی سوزش + جنگھاسوں کے غدود کی سوزش پراسٹیٹ گلینڈ کی سوزش + فوطوں کی سوزش + اوو ری کی سوزش غرضکہ "زیر ناف سوزشیں" سوزا کی زہر کا ہی نتیجہ ہوتی ہیں۔ پیڑو اور رحم کے امراض بھی حتیٰ کہ کینسر بھی اسی حوالے سے قابل بیان ہے۔

نمبر ۱۶:۔ اور آخری بات یہ کہ سائیکوسسِ کا زہر مریض کو بہت "حساس بیرومیٹر" بنادیتا ہے موسمی تبدیلیاں اس پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہیں، یعنی اسکے امراض میں اضافہ کا موجب ہوتی ہیں ہر تکلیف بدلتے ہوئے موسم سے بڑھ جاتی ہے یا اس میں پیدا ہوتی ہے۔

میازمی تقابلی علامات

سورا سفلس اور سائیکوسس کی علامات کا جدا جدا جائزہ لینے کے بعد آیئے اب بعض عنوانات قائم کر کے ہر عنوان یا موضوع سے متعلق سورا سفلس اور سائیکوسس کے رویہ اور ردعمل کا تقابلی جائزہ لیں کہ اس طرح مریض میں کار فرما کراتک میازم کی تشخیص و شناخت باآسانی ہوسکتی ہے جہاں تک ان میازم کی علامات کے تقابلی جائزہ کا تعلق ہے تو تمام علامات کا تو ایک دوسرے سے موازنہ یا مقابلہ ممکن نہیں ہے۔ اس کی شکل صرف یہی ہے کہ بعض ایسے عنوانات منتخب کئے جائیں، جن کے لئے میازمی تفریقی جوابات قابل موازنہ ہوں مثلاً زندگی کے لئے تین مریضانہ رویہ ہوسکتے ہیں ایک موت کا حد سے بڑھا خوف، دوسرے موت کی آرزو، تیسرے قتل و غارت گری کی خواہش، ایسی جو علامات قابل موازنہ ہیں ان کے لئے درج ذیل آٹھ (۸) عنوانات متعین کئے گئے ہیں۔

نمبر۱:۔ زندگی کے لئے مریض کا رویہ

نمبر۲:۔ مزاجی خصوصیت

نمبر۳:۔ شخصیتی قسم

نمبر۴:۔ طریق گفتار

نمبر۵:۔ مرضیاتی شکل

نمبر۶:۔ مرض کے مقامات اظہار

نمبر۷:۔ تکالیف میں اضافہ کے اوقات

نمبر۸:۔ رطوبتی اخراج کا اثر

سرخیل یا......شاہ دوائیں

متعلقہ نوسوڈ

درجہ اوّل کی دوائیں۔

زندگی کے لئے مریض کا رویّہ ATTITUDE TOWARDS LIFE

خوف اور بے خوفی، رغبت و بیزاری، غم و مسرت، ترحّم و تظلّم، خلوت و جلوت اور خموشی و گویائی کی چڑھتی، اترتی لہریں معمول کی زندگی کا خاصہ ہیں، مگر ان میں سے کسی ایک کا مستقل مسلط ہو جانا اور دوسرے عنصر کا معدوم ہونا مرضیاتی علامت ہے، کوئی بھی فرد ہر دو میں سے کسی ایک کے غلبہ میں رہ کر زندگی نہیں گزار سکتا، اگر کسی آدمی میں یہ بات ملتی ہے، تو ہمیں ہومیوپیتھی کے طالب علم کی حیثیت سے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کس کیفیت کا غلبہ یا تسلط کون سے کرانک میازم کی علامت ہے، چنانچہ زندگی کے حوالے سے ہم فرد کے تین رویّے مقرر کر سکتے ہیں۔

نمبر۱:۔ موت کے خوف کا غلبہ

نمبر۲:۔ زندگی سے بیزاری کا غلبہ

نمبر۳:۔ قتل و غارتگری کے میلان کا غلبہ

مندرجہ بالا میں نمبر۱ سورا کی نمبر۲ سفلس کی اور نمبر۳ سائیکوسس کی علامت ہے۔ یعنی سورا موت کے خوف میں پریشان...... سفلس موت کی آرزو میں مبتلا اور زندگی سے بیزار ہوتا ہے...... جبکہ سائیکوسس میں جرم و ظلم کا رویّہ ملتا ہے، بعض جگہ سورا موت کے خوف کے بجائے بیماری کے خوف سے وابستہ نظر آتا ہے تو یہ خوف بھی دراصل بیماری کا نہیں مہلک بیماری یعنی ہلاکت اور موت کا ہی خوف ہے۔ سفلس کے

مریض میں زندگی سے بیزاری غالب ہوتی ہے، یعنی وہ موت کا طلب گار ہوتا ہے۔
اسی لئے اس میں خودکشی کا میلان پایا جاتا ہے جبکہ سائیکوسس میں زندگی کے لیئے ظالمانہ رویہ ملتا ہے۔ وہ بوجہ تظلم پسندی، مجرمانہ انداز میں ہلاکت خیز ہوتا ہے خواہ وہ دوسروں کے قتل کا خواہاں ہو یا اپنے ہی قتل کا...... اپنا قتل ظاہر ہے کہ خودکشی کی تعریف میں آتا ہے جسے ہم نے سفلس کی علامت قرار دیا ہے تو ان دونوں میں نازک فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیئے وہ یہ کہ سفلس زندگی سے بیزاری کے سبب خودکشی کرتا ہے۔ جبکہ سائیکوسس جنون، قتل وغارت اور جرم پسندی کے غلبہ میں خود کو بھی ہلاک کر لیتا ہے۔
آپ اخبارات میں اکثر دو قسم کی خبریں پڑھتے ہیں، ایک یہ کہ فلاں نے بند کمرے میں کنپٹی پر ریوالور رکھ کر یا گلے میں پھندہ ڈال کر زیادہ مقدار میں خواب آور گولیاں کھا کر خودکشی کر لی...... دوسری خبر ایسی ہوتی ہے...... کہ ایک شخص نے اپنے بیوی، بچوں کو قتل کر کے خودکشی کر لی، اس میں پہلی قسم زندگی سے بیزاری یعنی سفلسی خودکشی ہے اور دوسری قسم مجرمانہ تظلم کا اظہار ہے اور اگر آپ بنظر غائر دیکھیں تو ہر قاتل اپنی زندگی کی قیمت پر بھی دوسرے کی جان لینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ چنانچہ سائیکوٹک کی خودکشی بھی زندگی سے بیزاری نہیں، بلکہ ''جرم وتظلم'' کا مظہر ہے۔

مزاجی خصوصیت TEMPERAMENTAL CHARACTER

مزاجی خصوصیت کا عنوان اپنی وسیع حدود میں تو بہت سے عوامل سے متعین ہوتا ہے مگر یہاں ایک خاص عنوان سے زیر بحث لایا جا رہا ہے اور وہ حوالہ ہے اطمینان......
اطمینان ایک صحت مند ذہنی رویہ یا مزاجی خصوصیت ہے بشرطیکہ یہ بے حسی کی حد تک نہ بڑھ جائے۔ اسی لئے صحت مند اطمینان کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں تھوڑی سی بے اطمینانی بھی ضرور ہوتی ہے، مگر یہ بے اطمینانی حد سے بڑھ جانا یا بالکل ختم ہو جانا یا اس کے بدلے تذبذب اور شک کا پیدا ہو جانا مرضیاتی علامات ہیں۔ جنہیں حسب

ذیل بیان کر سکتے ہیں۔

نمبرا:۔ بے چینی اور تشویش

نمبر۲:۔ حد سے بڑھی ہوئی برداشت

نمبر۳:۔ تشکیک اور تذبذب

مندرجہ بالا میں نمبرا علامت سورا، نمبر۲ سفلس اور نمبر۳ سائیکوسس کی پہچان ہے۔

یعنی یہ کہ سورا کا مریض ہر وقت یا اکثر اوقات ایک بے چینی یا تشویش میں مبتلا دکھائی دیتا ہے، بلکہ اکثر وہ اپنی اس بے چینی کا اظہار معالج اور احباب سے بھی کرتا ہے، بلکہ کبھی کبھی تو محض اس بے چینی اور تشویش کے علاج کے لئے ہی ڈاکٹر سے رجوع کرتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ قدرے دبی ہوئی ہوتی ہے جو اصولی طور پر کیس ٹیکنگ سے نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے یہ بے چینی اور تشویش سورا کے فعال ہونے کی ایک علامت ہے یہاں پر دو باتیں ذہن میں واضح رکھنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ معمولی یا عارضی بے چینی اور تشویش تو معمول کی زندگی کا حصہ ہے لیکن جب یہ معمول سے بڑھ جائے اور مستقلاً عام زندگی کے روزانہ کے کاروبار میں مداخلت پیدا کرنے لگے، تو اسے مرضیاتی علامت شمار کیا جانا چاہئے۔ دوم یہ کہ تشویش اور خوف میں فرق کو واضح طور پر ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ خوف اور تشویش کے نفسیاتی عوامل کی گہرائیوں کو چھوڑ کر معالجاتی تعبیر و تشخیص کے لئے صرف اتنا سمجھنا کافی ہے کہ خوف وہ حالت ہے جس کی وجہ واضح ہوتی ہے یعنی وہ کسی ایک صورت حال یا موضوع سے وابستہ ہوتا ہے۔ مثلاً موت کا خوف، بیماری کا خوف، مجمع کا خوف، بلندی کا خوف، تاریکی کا خوف، برخلاف اس کے تشویش کسی ایک موضوع سے وابستہ نہیں ہوتی، بلکہ یہ مریض کی اپنی انتشاری کیفیت ہے، یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ خوف ذہنی بے چینی کا نام

ہے جو جسم کے ذریعہ اظہار نہیں پاتی، جبکہ تشویش اور بے چینی جسم سے بھی ظاہر ہوتی ہے جس میں ''کسی کل آرام نہیں آتا'' جیسے رہس ٹاکس Rhus Tox کی بے چینی میں مریض کروٹیں اور جسمانی پوزیشن بدلتا رہتا ہے Arsenic کی بے چینی میں جگہ بدلتا رہتا ہے۔ Tarentula اور فاسفورس میں یہ جسمانی بے چینی شدید تر ہو جاتی ہے۔ Aconite میں مریض لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور Chamomilla میں پر سکون نہیں رہ سکتا۔ اور ذہنی اور جسمانی دونوں سطحوں پر ظاہر ہونے والی کیفیت یعنی بے چینی اور تشویش بیک وقت دونوں Arsenic میں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں اسی لئے Arsenic کو اینٹی سورک دواؤں میں درجہ اول کی دوا قرار دیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا کے برخلاف سفلس کا مریض ظاہری سکون، برداشت اور تحمل کی تصویر نظر آتا ہے وہ اپنے مرض کو بھی ظاہر نہیں کرتا، شاید اسی لئے کہ وہ موت کا خواہاں ہوتا ہے اور در پردہ گھلتے رہنے سے اس کی آرزو پوری ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کی مثال جلتے ہوئے اس چراغ کی سی ہے جو جلتے جلتے اچانک بجھ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سفلس کے مریضوں کی موت اچانک اور غیر متوقع ہوتی ہے جبکہ سورا کا مریض مرنے سے پہلے ہزار بار مرتا ہے یعنی دونوں میں فرق یہ ہے کہ سورا بے چینی اور تشویش کے باعث اپنی معمولی سے تکلیف کو بھی برداشت نہیں کرتا اور

جینے کی آرزو میں مرے جارہے ہو تم
مرنے کی آرزو میں جئے جارہے ہیں ہم

یاد رکھئے کہ پہلا مصرع سورا ہے اور دوسرا سفلس برخلاف اس کے سائیکوسس کا حال یہ ہے کہ

کشت و فساد و غارت وقتل وستم کے بعد
اب بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ حسرت ہنوز ہے

سو را ہنگامہ بپا کر کے رکھ دیتا ہے شاید یہ وہی لوگ ہیں جو کارڈیو ویسکولر سے یہ کہہ کر واپس کر دیے جاتے ہیں کہ یہ عضلاتی درد یا ہاضمہ کی تکلیف تھی۔ جبکہ بعض کے لئے لوگ کہتے ہیں کہ کل تک اچھے خاصے تھے کبھی بیمار نہیں ہوئے۔ آج صبح اچانک انتقال کر گئے ان کے مرض کی تشخیص شاید موت کے بعد بعض ایلوپیتھ کر سکتے ہوں ہم کہیں گے کہ وہ سفلسی مزاج کے مریض ہوتے ہیں۔ جبکہ سائیکوسس کے مزاج میں تشویش اور تحمل دونوں نہیں ہوتے۔ وہ "شکی" ہوتا ہے دوا سے پہلے بار بار شیشی کا لیبل پڑھے گا کہ کہیں غلط شیشی تو نہیں اٹھالی ہے۔ ڈاکٹر سے دوا کے استعمال کے ضمن میں بار بار ترکیب استعمال پوچھے گا اور اسی خیال میں مبتلا رہے گا کہ ڈاکٹر صاحب میرے مرض کو شاید سمجھ نہیں پائے۔ انہوں نے معلوم نہیں پوری طرح میری بات سمجھی تھی یا نہیں۔ کہیں کمپونڈر نے دوا غلط تو نہیں بنا دی۔ وہ کلینک سے باہر جانے کے بعد پھر ڈاکٹر سے آ کر کچھ پوچھے گا قطعی طور سے پوری تسلی کر کے چلا جائے گا راستے میں اسے پھر شک پیدا ہوگا، وہ دوسروں پر اعتماد کبھی نہیں کرتا۔ اپنے راز دوسروں سے چھپا کر رکھتا ہے۔ حد سے بڑھا ہوا شک اس میں بدمزاجی اور بدخواہی پیدا کر دیتا ہے اور وہ انسان دشمنی کی حد میں داخل ہو جاتا ہے جو موت سے متعلق رویہ کے ضمن میں بیان کی گئی ہے چنانچہ حد سے بڑھے ہوئے شک اور شبہ کی حالت کو جو بدمزاجی اور بے اعتمادی سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے سائیکوسس کی مزاجی کیفیت قرار دیا جا سکتا ہے۔

شخصیتی قسم PERSONALITY TYPE

یہ عنوان نفسیات میں شخصیت کے مطالعوں سے متعلق ایک نظریہ سے اخذ شدہ ہے جسے Jung کی اصناف شخصیت کے نام سے بیان کیا جاتا ہے اس کے مطابق افراد تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(الف) Extrovert یہ شخصیت کی وہ قسم ہے جس کے حامل افراد کی نفسیاتی توانائیوں کا رخ خارج کی جانب ہوتا ہے۔ وہ سماجی معاملات میں دخیل انجمن آراء، انجمن ساز، جماعتوں اور کلبوں کے رکن، محفل کی جان، سماجی، خدمتی اداروں اور دیگر تنظیموں کے نمایاں کارکن ہوتے ہیں۔ یعنی ان کے اور ماحول کے درمیان باہمی روابط بہت محکم ہوتے ہیں وہ اثر اندازی اور اثر پذیری دونوں میں فعال ہوتے ہیں یعنی ایسے فرد کا یہ حال ہے کہ "موج دریا میں ہے اور بیرون دریا کچھ نہیں" یہ جدوجہد کرنے والے، سعی و عمل کرنے والے، حقوق حاصل کرنے والے، فرائض ادا کرنے والے، جماعت پسند یا گروہ پسند ارکان ہوتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے یہ عالم فانی باقی ہے، مگر جب یہی خصوصیت مرضیاتی حد تک بڑھ جائے اور فرد کی اپنی ذات بکھر کر فریب انجمن آرائی سے اپنی بقاء کو سہارے دینے لگے تو یہ سورا کی مرضیاتی علامت کا اظہار بن جاتی ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم ہر Extrovert کو سورا کا مریض کہنے لگیں۔ ہاں اسے سورا کی شخصیت کہنے میں باک نہیں۔ جو صحت یابی کے عالم میں بھی قابل شناخت ہے۔

(ب) Introvent وہ لوگ ہیں جن کی نفسیاتی توانائیوں کا رُخ داخلیت کی جانب ہوتا ہے۔ انہیں باہر کے ہنگاموں سے بیزاری اور اندر کے سکوت سے محبت ہوتی ہے یہ چاہتے ہیں کہ

جی ڈھونڈتا ہے گھر کوئی دونوں جہاں سے دور
اس آپ کی زمیں سے الگ آسماں سے دور

یا

رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم نفس کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو

بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہئے
کوئی ہمسایہ نہ ہو او پاسباں کوئی نہ ہو

یعنی ماحول سے معاملت اور ارتباط میں یہ لوگ سورا کے الٹ ہوتے ہیں۔ گوشہ نشینی، خلوت پسندی، فرار و گریز، ویرانگی، خموشی، سکوت، سکون، پست ہمتی، کم حوصلگی، قناعت پسندی، عدم طلب، عدم مشارکت ان کا خاصہ ہوتا ہے، مگر یہ لازمی نہیں کہ یہ سب مرضیاتی علامات تصور کی جائیں۔ یہ لوگ الگ تھلگ رہ کر بھی صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔ ہاں جب یہ حالت مرض کی شکل اختیار کرے تو سفلس کا مظہر ہے۔ ورنہ ''تنہائی پسندی'' ایک شخصیتی میلان یا قسم ہے۔ ہومیو پیتھک معالج کو اس شخصیتی قسم سے متعارف ہونا چاہئے کہ جب ایسا کوئی بھی شخص کسی بھی مرض کی شکایت لے کر اس کے پاس آئے تو وہ اس کے مرض کو اس کے شخصیتی میلان کے پس منظر میں کر انک میازم کی نسبت سے صحیح تعبیر کر کے دوا کے انتخاب میں اعتبار پیدا کر سکے اور Introversion کی خصوصیات والی شخصیت کو Syphilitic میازم کی روشنی میں دیکھ کر اس کے لئے مماثل دوا کے انتخاب کو آسان بنا سکے۔

(ج) Ambiversion یہ تیسری شخصیتی قسم ہے، مگر یہ سائیکوسس کی علامت نہیں ہے Jung کے مطابق اس میں اوپر بیان کردہ دونوں عوامل کم و بیش برابر ہوتے ہیں اس لئے یہ بالعموم اوسط درجہ کے عام لوگ ہوتے ہیں۔ جبکہ سائیکوسس بدگمانی، بدمزاجی، بے اعتمادی، ظلم پسندی، تشدد و جرم کے عوامل کا آئینہ دار ہے۔ اس لئے شخصیتی لحاظ سے سائیکوسس کا مریض اپنی ذات میں بند نہیں رہ سکتا، وہ دوسروں سے مربوط و ملزوم ہوتا ہے۔ مگر اس کے اس ربط میں ظلم و جرم اور تشکیک و بے اعتمادی کے عوامل مل کر اسے Extrovert تو رکھتے ہیں، مگر قانون شکن اور اخلاق سوز...... ''بروں بیں''...... Immoral Extrovert بنا دیتے ہیں جسے ہم سائیکوسس کی شخصی قسم قرار دے سکتے ہیں۔

طرز گفتار:- COMMUNICATION STYLE

دنیا بھر میں ہر قسم کے انتخاب کے لئے انٹرویو کا طریقہ اسی لئے رائج ہے کہ آدمی اپنے طرز گفتار سے پہچانا جاتا ہے۔تو یہ بات ہومیو پیتھک کرانک میازم کی شناخت میں کیوں پیش نظر نہ رکھی جائے، اور یہاں طرز گفتار کی اہمیت کو کیوں نظر انداز کیا جائے، اگر تجربہ کار معالج سے پوچھیں تو وہ بتائے گا کہ کرانک مریضوں کا انداز گفتار صحت مند افراد سے مختلف ہوجاتا ہے اب اگر اس اختلاف کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو اس کی بنیاد پر بھی طبّی تجربہ کی روشنی میں کرانک میازم کی شناخت ممکن ہے۔

(الف) بسیار گوئی کے لفظی معنی زیادہ بولنے کے ہیں اور ہر معالج صبح وشام دیکھتا ہے کہ اس کے مطب میں آنے والے بعض مریض زیادہ بولنے والے ہوتے ہیں اور بعض کم گو ہوتے ہیں اور بعض ایک ہی بات کو بار بار دہراتے ہیں ان میں نمبرا سورا، نمبر۲ سفلس، نمبر۳ سائیکوسس کے مریض ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو شخص زندگی کی طرف سے مضطرب اور پریشان ہو، تشویش اور بے چینی میں مبتلا ہو، موت اور بیماری کے خوف سے لرزہ براندام ہو، اور اس کے ساتھ اس میں ایکسٹروورژن کی خصوصیت بھی موجود ہو، وہ یقیناً باتونی ہوگا ڈاکٹر کے کان کھائے گا اور بمشکل خاموش رہے گا۔ یہ زیادہ بولنا، بسیار گوئی سورا کے طرز ابلاغ و اظہار کی ایک معتبر پہچان ہے۔

(ب) کم گوئی کے معنی نہ بولنے یا بہت کم بولنے کے ہیں بعض مریضوں میں یہ کم سخنی بہت نمایاں ہوتی ہے۔ وہ اپنے مرض کی کیفیات خود بیان کرنے کے بجائے کسی تیمار دار سے یہ خدمت لیتے ہیں اوّل تو علاج کے لئے ہی خود نہیں آتے، لائے جاتے ہیں، پھر لانے والے کی ذمہ داری بن جاتے ہیں کہ وہ ہی ان کا حال بیان

کرے، وہ بخوبی بولنے کے لائق ہونے کے باوجود اندر سے ''خاموش رہنے'' کا میلان رکھتے ہیں یعنی ''منہ بند'' ہوتے ہیں۔ جب ڈاکٹر ان سے استفسار کرتا ہے تو وہ ہوں یا ہاں اور نہیں سے بڑھ کر جواب نہیں دیتے، بلکہ اکثر ٹالنے کے لئے پتہ نہیں، معلوم نہیں، غور نہیں کیا، قسم کے جواب دیتے ہیں یا چپ رہتے ہیں۔ یہ کم گوئی دراصل سفلس کے میازم کی علامت ہے۔

(ج) تکرار گوئی یعنی ایک ہی بات کو بار بار دوھرانا سائیکوسس کی علامت ہے۔ یہ مریض اپنی مشکوک طبعی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر نے ان کی بات غور سے نہیں سنی۔ چنانچہ وہ ایک ہی بات کو بار بار دوھراتے ہیں بار بار سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ساتھ ہی بار بار سمجھنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ڈاکٹر ان سے یہ کہے کہ چائے پینا کم کر دیجئے تو وہ جواب میں ''اچھا'' یا ''ٹھیک ہے'' نہیں کہیں گے بلکہ کہیں گے کہ ''اچھا چائے پینا کم کر دوں'' ڈاکٹر کہے گا۔ صبح کو ایک پیالی پی لیا کریں تو کہیں گے ''اچھا صبح کو ایک پیالی پی لیا کروں''۔ یہ غیر ضروری تکرار جو بے اعتقادی، شک اور غیر متوازن، ایکسٹروژن کا نتیجہ ہے سائیکوسس کے مریض کی پہچان بن سکتا ہے۔

اب آیئے ان ذہنی مزاجی اور شخصی علامات سے ہٹ کر جسمانی بنیاد پر سورا، سفلس اور سائیکوسس کے میازم میں تفریق و تشخیص کی کوشش کریں۔

ہیئت مرض

FORM OF DISORDER

ہیئت مرض کے ضمن میں دو باتیں اہم ہیں میازم کے مرضیاتی اظہار کی جسمانی ہیئت اور دوسرے مرضیاتی مظاہرے کے لئے جسم کے خاص حصوں کی وابستگی تو اول الذکر کو ہم ہیئت مرض کے عنوان سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس لحاظ سے مرض

تین شکلوں میں ظاہر ہوسکتا ہے۔

نمبر۱:۔ کسی عضو جسم یا نظام کا فعلی خلل Functional Disorder

نمبر۲:۔ زخم یا جسمانی ٹشو کا ضیاع Ulcerative Disorder

نمبر۳:۔ مستے یا کسی قسم کی غیر معمولی افزائش Abnormal Growth

اس میں پہلی شکل سورا کی دوسری سفلس کی اور تیسری سائیکوسس کی پہچان ہے۔ یعنی سورا کے مریض کا پورا طبی معائینہ کرا لیجئے اس میں (جلدی خارش کی ابتدائی علامت کے سوا) اکثر و بیشتر کسی عضو جسم میں یا کسی نظام جسم میں ساخت کی خرابیاں نہیں ملیں گی، بلکہ ان کے افعال میں خرابی ہوگی، یعنی ایلوپیتھی کی زبان میں ''گراس پیتھولوجی'' نہیں ملے گی فنکشنل خرابی ہوگی۔ برخلاف اس کے سفلس میں زخم کسی نہ کسی شکل میں موجود ہوں گے یا ٹشو ضائع ہوں گے اور سائیکوسس میں مختلف اقسام کی غیر ضروری افزائشیں ہوں گی خواہ ان کی شکل مسّوں کی ہو، بواسیر کی یا پھوڑوں کی...... مگر پھوٹ کر زخم بن کر باقی رہنے والے اور ٹھیک ہو کر سیاہ دھبّے چھوڑنے والے زخم سفلس کے میازم سے مختص ہیں۔ اس مرضیاتی ہیت سے قطع نظر ان تینوں کرانک میازم کی جسم کے مختلف حصّوں سے وابستگی بھی تسلیم شدہ ہے جسے ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔

مرض کے مقامات اظہار POINTS OF MANIFESTATION

یوں تو کرانک میازم ہی نہیں، بلکہ ہر مرض حتی کے پھانس تک لگ جانے سے پورا فرد تکلیف محسوس کرتا ہے اور متاثر ہوتا ہے، مگر سالہا سال کے تجربات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سورا، سفلس اور سائیکوسس اپنے اظہار کے لئے جسم کے بعض نظاموں اور حصّوں سے خاص وابستگی رکھتے ہیں۔

نمبر۱:۔ اعصاب کا نظام ہے اس میں دماغ، حرام مغز اور محیطی اعصاب شامل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ آٹونامک نروس سسٹم اور اس کے ملحقہ اندرونی اخراج کے غدود کا نظام بھی شامل ہے۔ جس میں پچوٹری گلینڈ، تھائیرائڈ گلینڈ، اڈرینل گلینڈ اور گونیڈس خاص اہمیت کے حامل ہیں اور ان سے خارج ہونے والے ہارمون S.T.H,LH,FSH,M.S.H.,ACTH اور ان کے علاوہ تھراکسین، ایڈرینلین، کورٹیزون وغیرہ جو اعضاء کی فعلیت یا کارکردگی پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں سب کے سب سورا سے متاثر ہوتے ہیں اسی لئے سورک امراض سب سے اہم امراض گنے جاتے ہیں۔

نمبر۲:۔ زبان، حلق، غدود اور ہڈیاں۔ یہ وہ اعضاء ہیں جو سفلس کے مقامات ظہور کہے جا سکتے ہیں۔ یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ سورا کے ضمن میں جن غدود کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ بے نلکی یا درافرازی Endocrine یا Ductless ہیں جبکہ سفلس سے متاثر ہونے والے نلکی دار لمفیٹک غدود وغیرہ ہیں علاوہ ازیں رطوبتی جھلیاں بالخصوص گردن اور اس سے اوپر حلق و زبان وغیرہ نیز جسم کی ہڈیاں سفلس سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔ اور یاد رکھنے کے لئے یوں کہیئے کہ متاثر نہیں، بلکہ زخمی ہوتی ہیں۔ خواہ زخم نظر آئے یا نہ آئے اور یہ بات ظاہر ہے کہ نظر آنے والے زخم تو جلد پُر ہو سکتے ہیں، مگر سفلس کے زخم بظاہر نظر نہ آنے والے بھی ہوتے ہیں۔ جس سے غدود پلپلے اور ہڈیاں نرم ہو جاتی ہیں یا گلنے لگتی ہیں نیز اسی طرح سفلس کا مرض حلق و زبان کو زخمی کر کے فرد کے لئے آزار بن جاتا ہے اسی لئے سفلسی امراض کو دونوں معنی میں ''دردہن'' کہا جا سکتا ہے چونکہ زخمی زبان و حلق اپنے زخموں کو بیان بھی نہیں کرتے۔

نمبر۳:۔ جگر اور اس کے متعلقہ اعضاء سائیکوسس کے اظہار کے لئے مخصوص ہیں۔

یعنی مثانہ، رحم اور پیڑو، غرض زیر ناف اعضاء پر سائیکوسس مسلط ہے اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ سفلس اور سورا کا ظہور اس حصہ میں ممکن نہیں ہے، ظاہر ہے کہ سفلس اصلاً جنسی مرض ہے۔ جو زیر ناف ہی شروع ہوتا ہے۔ اور سورائی خارش کے لئے بھی یہ علاقہ ممنوع نہیں ہے، مگر اکثر و بیشتر غلط علاج شدہ سوزاک کے دب جانے سے ثانوی حیثیت میں رونما ہونے والے امراض کے اظہار جنہیں ہم سائیکوسس کے امراض کہتے ہیں۔ وہ پیڑو اور اس کے متعلقہ اعضاء کی حدود کو خاص کر متاثر کرتے ہیں۔ مقامات اظہار کے بعد کرانک میازم کی شناخت کا ساتواں عنواں تکالیف میں اضافے کے اوقات ہیں۔

تکالیف میں اضافے کے وقت AGGRAVATION TIME

یوں تو ہر کرانک مریض ہر وقت ہی آزار و کرب کا شکار رہتا ہے، مگر ماہرین کے طویل تجربات نے یہ اشارہ دیا ہے کہ مختلف میازم کے امراض میں تکالیف کا اضافہ خاص اوقات میں ہوتا ہے۔ یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ سورائی امراض دن میں سفلسی امراض رات میں اور سائیکوسسی امراض کی تکالیف بدلتے موسم میں زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ جن معالجین کے ذہن میں اوقات کا یہ تصور واضح نہ ہو۔ انہیں دوا کے انتخاب میں دقت پیش آتی ہے اکثر اوقات یہ معلومات دوا کے انتخاب کو آسان بنا دیتی ہیں۔

اگر مجھ سے کہیئے تو میں اس کی نہ تو کوئی تشریح کر سکتا ہوں اور نہ ہی کوئی سائنسی جواز پیش کر سکتا ہوں کہ سورا کا دن سے سفلس کا رات سے اور سائیکوسس کا تبدیلی موسم سے تعلق کیوں ہے، مگر یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ایسے میازمیٹک امراض میں اضافہ اسی حساب سے ہوتا ہے۔ اس لئے میں اسے مفروضہ نہیں مسلمہ سمجھتا ہوں۔ اور

مسلمہ وہ ہے جسے تسلیم کر لیا گیا ہو، اس کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بقول ہانمین آزما کر دیکھئے اگر آپ کا تجربہ تصدیق کرے تو آپ بھی تسلیم کر لیجئے۔ مندرجہ بالا کے علاوہ سورا، سفلس اور سائیکوسس کی تفریق و تشخیص کے لئے رطوبتی اخراج کے اثرات کو آخری اور آٹھواں عنوان مقرر کیا ہے۔

رطوبتی اخراج کے اثرات:۔ DISCHARGES EFFECTS

اس عنوان کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے پہلے تو اس تصور کو ذہن میں رکھنا ہوگا کہ انسان کے جسم سے جیسی رطوبتیں مختلف راستوں سے روزمرہ خارج ہوتی ہیں ان کا رک جانا یا انہیں روک دینا دونوں مضر ہیں۔ اور بیماری کی حالت میں جب ان کا اخراج بڑھ جائے تو اس وقت ان کا روک دینا بہت ہی مضر ہے۔ میں نے اکثر دیکھا ہے کہ بلڈ پریشر کے مریضوں میں اچانک دبائے ہوئے نزلاوی اخراج کی تاریخ ملتی ہے اور پھر نزلہ کا اخراج شروع ہو جانے سے بلڈ پریشر میں کمی آ جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں دستوں کو اچانک روک دینے سے جوڑوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ حیض کے رک جانے سے سر درد کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ غرض یہ کہ رطوبتوں کا خارج ہونا یا بند ہونا صحت پر اثر ضرور ڈالتا ہے اور ان رطوبتوں کے اخراج کا کرانک میازم سے بھی ایک خاص ربط ہے۔ جس کی تفصیلات میں جائے بغیر اختصار سے اسے بیان کر کے عنوان کو ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ المختصر یہ کہ رطوبتوں کے اخراج کا کرانک میازم سے درج ذیل تعلق ہے۔

نمبر۱:۔ روزمرہ معمول کی رطوبتوں کے اخراج سے افاقہ ......سورا

نمبر۲:۔ روزمرہ معمول کی رطوبتوں کے اخراج سے نہ افاقہ نہ اضافہ...... سفلس

نمبر۳:۔ رطوبتوں کے غیر معمولی اخراج سے افاقہ......سائیکوسس

یعنی یہ کہ سورا کے مریض پسینہ، بلغم یا ناک کی رطوبت کے اخراج، یا ایک دو دست آ جانے سے، پیشاب زیادہ ہونے سے اپنی تکالیف میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ سفلس کے مریض پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

Merc Sol پسینہ میں شرابور رہتا ہے، مگر اسے کوئی آرام نہیں آتا، جبکہ سائیکوسس کے مریض کو غیر معمولی اخراج مثلاً سوزا کی مادّے کے اخراج سے آرام آتا ہے۔ اسے روزمرہ کے معمولی اخراج سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا عوامل کو اگر ذہن میں رکھا جائے تو میازم کی شناخت اور تشخیص باآسانی ہوسکتی ہے۔

میازمی تقابل کا چارٹ

اگر اوپر کی تمام مباحث کو ایک چارٹ کی شکل میں یکجا کر دیا جائے تو اس کی ہیت کے سہارے میازمی علامات اور واضح ہو جاتی ہیں اس لئے ان علامات کے خلاصہ کے طور پر منسلکہ چارٹ تیار کیا گیا ہے اس کے عنوانات و مشتملات انگریزی میں لکھے گئے ہیں ہر چند کہ ایسا کوئی چارٹ اردو، انگریزی یا جرمن یا فرانسیسی زبان کی کتاب میں موجود نہیں ہے تاہم میں نے اسے انگریزی میں ہی ترتیب دینا اس لئے مناسب سمجھا کہ زیر نظر اردو تحریر نہ پڑھنے والے بھی اس سے استفادہ کر سکیں اور وہ لوگ جنہیں انگریزی پر پوری طرح عبور نہیں ہے اس قدر انگریزی یقیناً جانتے ہیں کہ اُردو میں پیش کردہ تفصیلات پڑھنے کے بعد وہ انگریزی چارٹ سے بھی بخوبی استفادہ کر سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ ذیل میں اس انگریزی چارٹ کی صراحت بھی کی جارہی ہے اس کے پہلے عمودی خانہ میں نمبر سلسلہ یعنی سیریل نمبر ہے جو ایک سے گیارہ تک ہے۔ دوسرے خانے میں وہ عنوانات درج ہیں جن کی بنیاد پر میازمی

موازنہ یا تقابل کیا گیا ہے تیسرے خانے میں سورا کی تفصیلات چوتھے خانے میں سفلس کی اور پانچویں میں سائیکوسس کی تفصیلات درج ہیں۔

مثال کے طور پر نمبر ایک خانے کو لیجئے اور بائیں سے دائیں دیکھئے دوسرے خانے میں عنوان Attitude towards life ہے یعنی زندگی کے لئے مریض کا رویہ اس کے تحت افقی خانوں میں دیکھیں تو تیسرے میں سورا کے مریض کا جواب درج ہے۔ Fear of death and disease یعنی موت اور بیماری کا خوف برخلاف اس کے اگلے افقی خانے نمبر ۴ میں سفلس کے مریض کا رویہ یعنی "موت سے محبت" یا خودکشی کا میلان "Love of Death" درج ہے۔ جبکہ اگلے افقی خانے نمبر ۵ میں سائیکوسس کے زیرعنوان ظلم و جرم اور قتل یعنی Cruelty, Criminality and Murder درج ہے اسی طرح اگلے عنوان مزاجی کیفیت یعنی Temperamental Character کے لحاظ سے بھی تینوں میازم کے اختلافی جوابات یا علامات درج ہیں۔ سورا کا جواب "Rest lessness" ...... سفلس کا جواب "Tolerance" ...... اور سائیکوسس کا جواب "Suspicion" ہے...... تیسرے عمودی خانے کا عنوان Personality Type ہے اس میں... سورا کا جواب Extrovert ...... سفلس کا جواب Introvert ...... اور سائیکوسس کا جواب Malicious extrovert ہے...... چوتھے خانے کا عنوان Communication Style ہے اس میں سورا کا جواب Talkative ...... سفلس کا جواب Cloused Mouth ...... اور سائیکوسس کا جواب Repeater ہے...... پانچویں خانے کا عنوان Nature of Disorder ہے اس میں سورا کا جواب Functional ہے...... سفلس کا جواب Ulcerative ...... اور سائیکوسس کا جواب Abnormal growth ہے...... چھٹے خانے میں Points of Mani festation کا عنوان ہے اس میں سورا کا جواب C.N.S, اور Endocrine Glands ہے...... سفلس کا جواب Meninges, Throat, Bones and Skin

ہے...... سائیکوسس کا جواب Pelvic Organs ہے...... ساتویں خانے میں اضافے کے اوقات Aggravation کے زیرِ عنوان درج ہیں ان میں سورا کا جواب Day...... سفلس کا جواب Night...... اور سائیکوسس کا جواب Change of weather مندرج ہے...... آٹھویں خانے میں رطوبتوں کے اخراج کا اثر Discharge effects تحریر ہے اس میں سورا کا جواب Amilioration ہے...... سفلس کا جواب No amilioration...... اور سائکوسس کا جواب Amilioration (Abnormal Discharges) درج ہے نویں خانے میں شاہ دوا King Remedy کا اندراج ہے سورا کی شاہ دوا Sulphur و Cal.carb. ہے...... سفلس کی شاہ دوا Merc.Sol اور...... اور سائیکوسس کی شاہ دوا Thuja کا اندراج ہے...... دسویں خانے میں سورا کا نوسوڈ Psorinum...... سفلس کا نوسوڈ Syphilinum...... اور سائیکوسس کا نوسوڈ Medorrhinum مندرج ہیں......

آخری اور گیارہویں خانے میں تینوں میازم کی درجۂ اول کی دوائیں درج ہیں۔ سفلس اور سائیکوسس کی درجۂ اول کی دوائیں وہ ہیں جنہیں کینٹ نے اپنی ریپرٹری میں درجۂ اول دیا ہے اور سورا میں درجۂ اول کی دوائیں بوئنگازن کی پچاس Anti Psorics میں صرف وہ دوائیں منتخب کی گئی ہیں جن کی پروونگ میں علامات 500 سے زیادہ درج ہیں البتہ Sarsaparilla کی علامات پانچ سو سے آٹھ کم یعنی 492 ہیں۔

MIASMATIC DIFFERENTIALS

Designed by Prof.Dr.Muhammed Faiq

S. NO.	COMPARISON HEADS	PSORA	SYPHILIS	SYCOSIS
1	Attitude towards Life	Fear of Death	Love of Death	Murder & Cruelty
2	Temperamental character	Restlessness	Tolerance	Suspicion
3	Personality Type	Extrovert	Introvert	Malicious Extroversion
4	Communication Style	Talkative	Close Mouthed	Repeater
5	Nature of Disorder	Functional	Ulcerative	Abnormal Growth
6	Points of Manifestation	C.N.S+ Endocr. Glands	Meninges, Throat, Bones,Skin	Pelvic organs
7	Aggravation	Day	Night	Changing Weather
8	Discharges Effects	Amelioration	No Amelioration	Amelioration (Abnormal Discharge)
9	King Remedy	Sulphur+Cal. Carb.	Merc.Sol.	Thuja
10	Nosode	Psorinum	Syphilinum	Medorrhinum
11	Grade I Remedies	Alumina + Ammonium Carb +Ars.Baryta C. Bell. +Bov.+ Calc Carb. +Carbo veg. + Caust. +Con.+Digs.+ Graph.+Iod.+Kali.c.+ Lyco.-Mag.C.+Mag.m. +Mez.+Nat.mur. +Nat. carb.+Nit. acid. +Petr. +PHOS.+Phos.acid.+Rhod. +Sars.+Sepia.+sil.+ stann.+Sulph.+ Zinc. Note:-noly those re'medies have been given which have more than 500 proved symptoms (sars.492)	Ars.iod. Aur.Met.+ Aurum Mur+Aurum. m.n.+Kali iod+Kali Sulph+Merc. +Merc.c.+ Me[illegible] Mer[illegible]od.r.+Nit Acid[illegible] Phyto. Sil.+Still.	Arg.Met. Argt Nit.+Kali Sulph.Nat. Sulph+Nit. Acid+Sepia +Staph.Thuja

مندرجہ بالا دواؤں میں متعلقہ میازم کے علاج کے لئے وہ دوا استعمال کرنی چاہیئے جو مریض کی حالت سے بہ لحاظ علامات قریب ترین ہو...... مماثل دواؤں کے دوران متعلقہ نوسوڈ کی ایک خوراک ۲۰۰ یا اس سے بڑی طاقت میں درمیانی دوا کی حیثیت سے دی جاسکتی ہے...... یہ بات ملحوظ رہے کہ شاہ دوا اگر نباتی یا جماداتی اقلیم سے ہے تو وہ نوسوڈ سے زیادہ دیرپا ہوگی اسے بہت زیادہ تکرار سے استعمال نہیں کرنا چاہیئے......اگر مریض کی طبی تاریخ میں ٹائیفائیڈ موجود ہے اور اسکے بعد پیچش پھر دائمی قبض ہے تو Carbo-vege کا استعمال ضروری ہے...... یرقان کے مابعد اثرات کے لئے Chlonanthus...... ویکسن یا ویکسینوسس کے لئے تھوجا...... نیم علاج شدہ نمونیہ کے لئے لائیکو اور c.v کا استعمال بھی ضروری ہے۔

اگر کسی فرد میں تینوں میازم کارفرما ہیں تو اسکے لئے ''نائٹرک ایسڈ'' ......سورا اور سفلس کی ملاوٹ کے لئے ''سلیشیا'' اور سفلس سائکوسس کی ملاوٹ کے لئے ''سیپیا'' اکثر درکار ہوتی ہیں...... ہر میازم کے لئے درجۂ اول کی دواؤں کی اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

تینوں میازم کی مشترک دوا ACID.NIT.

اس دوا کا خصوصی الحاق جسم کے ان مقامات سے ہے جہاں جلد اور رطوبتی جھلیاں آپس میں ملتی ہیں مثلاً ہونٹ......ناک......مقعد......فرج اور جسم کے دیگر سوراخوں کے لئے یہ بے حد سودمند دوا ہے ان مقامات کے فشر کے لئے بہترین ہے۔

جے۔ایچ کلارک طبی تجربہ کی بنیاد پر اسے درج ذیل امراض کے لئے کارگر قرار دیتا ہے۔

○......مقعد کے فشر (نواسیر)

O......بغل سے بدبودار پسینہ

O......مثانہ کی رطوبتی جھلیوں کی سوزش

O......سانس میں بدبو...... پکا نزلہ

O......سانس کی نالیوں کی سوزش......کالی کھانسی

O......سفلسی زخم اور بوبو

O......قبض......کھانسی......پیچش

O......جلدی مسے......گھٹے......گوکھرو اور "ہرپیز" وغیرہ

O......غدود کا ورم

O......مسوڑھوں کے زخم......زبان کے زخم

O......پولی پس وارٹس...... پراسٹیٹ

O......سفلس اور شینکر

OO...... جہاں تک نائٹرک ایسڈ کی اہم علامات کا تعلق ہے تو انمیں سے چند حسب ذیل ہیں۔

O......پیشاب میں گھوڑے کے سے پیشاب کی بدبو

O......موسم کی تبدیلی سے پیدا ہونے والے امراض

O......ٹھنڈ لگنے سے ٹانگوں کا درد...... جوڑوں کا چٹخنا

O......غدود کی سوزش اور پکنا

○......شبینہ درد...... ہڈیوں کا سفلسی درد جو اچانک شروع اور اچانک ختم ہو......
ہڈیوں کے زخم

○......سر کے گرد ایک بند بندھے ہونے کا احساس

○......ٹوپی کے بوجھ سے سر درد

○......گاڑی میں سفر کرنے سے افاقہ خاصکر بہرے پن میں

○......سفلسی زخم......زخموں سے خون کا اجراء......ٹیڑھے بھیڑے زخم

○......سائیکوسس کی افزائشیں......مسّے اور ٹیومر وغیرہ

○......مقعد سے اجرائے خون......اجابت کے ساتھ درد۔فشر

○......کالرا کا شدید خوف......منہ سے بدبو......باچھیں پھٹی ہوئی

○......فرج کی خارش خاص کر مجامعت کے بعد یا بوجہ لیکوریا

○......ولادت اسقاط یا D & C کے بعد مسلسل خون۔

''نائٹرک ایسڈ'' کا مریض چونکہ تینوں میازم کے لئے قبولیت رکھتا ہے اس لئے اس کے جسم کی حرارت ضائع ہو چکی ہوتی ہے اور اسے ڈھکنے اوڑھنے اور گرم مالش یا لیپ سے آرام ملتا ہے۔

سورا اور سفلس کی مشترک دوا SILICEA

یہ دوا سورا اور سفلس دونوں میازم میں درجۂ اول کی حامل ہے اگر کسی مریض میں دونوں میازم کارفرما نظر آئیں تو سب سے پہلے سلیشیا پر غور کرنا چاہئے۔ یہ ایک بڑی ہومیو پیتھک دوا ہونے کے ساتھ ،ساتھ ٹشو سالٹ بھی ہے...... اسکی بہت سی

علامات شسلر کے نام سے وابستہ کی جاتی ہیں۔۔۔۔ مگر بقول کلارک شسلر بایوکیمسٹ بعد میں ہوا پہلے ہومیوپیتھ تھا اس لئے اس نے ہانمیں کی ہی بتائی ہوئی علامت کو بایوکیمسٹری میں بیان کیا ہے۔۔۔۔ یہ درج ذیل امراض کے حامل مریضوں کے لئے انتہائی مفید ہے۔

- کمزوری۔۔۔۔ خون کی کمی۔۔۔۔ کمزور مخنے۔۔۔۔ پھوڑے۔۔۔۔ کمر کمزور
- ہڈیوں کا سڑنا گلنا۔۔۔۔ کینسر۔۔۔۔ کاربنکل۔۔۔۔ کیٹرکٹ
- سُست دوران خون۔۔۔۔ کمزوری۔۔۔۔ کھانسی۔۔۔۔ پسینہ بدبودار
- دانت نکلنا۔۔۔۔ شکر کی شکایت۔۔۔۔ مرگی۔۔۔۔ ناسور
- ہڈی ٹوٹنا۔۔۔۔ غدود کی سوزش اور ورم۔۔۔۔
- جبڑے کے زخم۔۔۔۔ دماغی جھلیوں کی سوزش۔۔۔۔ اسقاط
- رسولیاں۔۔۔۔ ناخن کی بیماریاں۔۔۔۔ ناک کی نوک کی سرخی
- جسم کا پکنا۔۔۔۔ سوکھیا۔۔۔۔ جریان۔۔۔۔ عقل داڑھ کی تکلیف
- پیشاب کی نالی کی سکڑن۔۔۔۔ ویکسین کے مضر اثرات

مندرجہ بالا امراض میں سلیشیا کو طبی تجربہ کی بناء پر کارگر پایا گیا ہے ویسے یہ ان مریضوں کی دوا ہے جو سورائی اور سفلسی امراض کے لئے قبولیت رکھتے ہوں اور ان دونوں عفونتوں کے زیر اثر کمزور ہو جاتے ہیں پسینہ کا زبردست اخراج انمیں حیاتی حرارت کو مزید کمزور کر دیتا ہے اس لئے سردی زدہ ہوتے ہیں ان کا نظام عصبی۔۔۔۔ لمفی نظام غدود اور ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

○......غذا کے اِنجذابی عمل کی خرابی جو فرد میں فزوں حساسیت اور نفسیاتی تکان پیدا کردیتی ہے۔

○......کمزور غش میں آنے والا دل......تشویش......اور ضد

○......بھوک سے سردرد......اوپر دیکھنے سے چکر......سر پر زیادہ پسینہ جو گردن تک بہہ کر آئے

○......آنسوؤں کی نالی کا ورم......کان میں شور......نکسیر

○......زبان پر بال کے ہونے کا احساس......ٹانسلز میں پن کی سی چبھن...... گلسوئے متورم......گرم کھانا اور گوشت ناپسند

○......مقعد کا ناسور......قبض......فضلہ خارج ہوتے ہوتے واپس ہو جانا......حیض کے دوران کا قبض

○......گاڑھے پیلے بلغم کے ساتھ شدید کھانسی خاصکر لیٹنے سے

○......خواب خرامی......پیروں پر ٹھنڈا پسینہ بدبودار......ناخن پر سفید داغ......

○......پھوڑے......پُھنسیاں اور زخم......کسی بیرونی شئے کو جسم سے باہر پھکنا (پیپ کے ذریعہ)

○......نئے چاند پر اور سردی سے اضافہ

سورا اور سائیکوسس کی مشترک دوا SEPIA

بوئنگا زن کی منتخب کردہ پچاس اینٹی سورک دواؤں میں حیوانی اقلیم کی واحد دوا سیپا ہے اور کینٹ نے اسے سائیکوسس کی درجہ اول کی دواؤں میں بھی شمار کیا ہے......

اسکا مخصوصی تعلق چونکہ پیڑو اور اسکے ملحقات سے ہے اس لئے یہ سائکوسس کی اکثر شکایات میں بالخصوص خواتین کے لئے انتہائی مفید ہے اور جب سائیکوسس کی تکالیف فعال سورائی تکالیف یا علامات کے ساتھ ہوں تو سیپیا کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اسکی سورائی شکایات ذہنی سطح پر جذبات کے حوالے سے بہت اہم ہیں...... اسکو جنسی امراض میں طبی تجربہ کی رو سے مفید پایا گیا ہے ان میں سے چند اہم حسب ذیل ہیں۔

- ...... سن یاس کے عوارض...... حیض کی بے ضابطگیاں...... لیکوریا...... حمل کے عوارض...... جریان...... رحم کا لٹکاؤ...... پیشاب کی عدم برداشت
- ...... محبوبین...... خاندان...... شوہر...... بچوں اور مجامعت سے بیزاری
- ...... بھوک کا بگڑا ہوا نظام...... کینسر...... ایگزیما...... ناخن کے اندر درد اور دیگر عوارض...... سوزاک۔
- ...... دانت کا درد...... چہرے پر زردی...... ناک کے دونوسمت زین جیسا زرد داغ...... آنکھ کے نیلے حلقے...... آنکھ بے رونق...... جلدی داغ...... خارش...... مستے...... سر کی خشکی۔

مندرجہ بالا امراض کے علاوہ سیپیا ان امراض کے لئے بھی مفید ہے جو درج ذیل اسباب سے پیدا ہوئے ہوں۔

- ...... غصہ...... زندگی کی اذیتیں...... گرنے اور گھونسے یا پتھر کی چوٹ...... زیادہ وزن اٹھانے سے بدہضمی...... تمباکو سے اعصابی درد...... ابلے ہوئے دودھ سے ڈائریا...... شراب...... کپڑے دھونے اور پانی میں بھیگنے سے عوارض...... برفانی ہوا...... دیگر اہم علامات درج ذیل ہیں۔

- ○......جن سے بہت زیادہ محبت ہے ان سے ہی بے رغبتی
- ○...... پیشہ ورانہ کام اور خاندان سے بیزاری
- ○......غم زدہ...... خلوت پسند
- ○......سر درد شدید جھٹکوں والا دوران حیض
- ○......ناک سے گاڑھی سبز رطوبت کا اخراج...... ناک کے طرفین ایک زرد داغ (گھوڑے کی زین جیسا)
- ○......کانوں کے پیچھے اور گردن پر خارش کے آبلے (Herpes)
- ○...... پیٹ میں ''ڈوبنے'' (Gonenees) کا احساس جو کھانے سے ختم ہو...... تمباکو سے بدہضمی...... صبح ناشتہ سے قبل متلی
- ○...... پیٹ میں ریاح کا زور...... دردسر کے ساتھ...... جگر میں دکھن اور درد جو دائیں سمت لیٹ کر بہتر ہو...... بڑی انت کے نچلے سرے میں گولا پھنسے ہونے کا احساس...... مقعد سے مسلسل رساؤ...... اوپر چڑھتا ہوا درد
- ○...... پیشاب میں چپکنے والی سرخ ریت...... پہلی نیند میں پیشاب خطا ہونا
- ○......خواتین میں نیچے دباؤ والے درد جیسے سب باہر آ جائے گا
- ○......حیض تاخیر سے اور کم...... یا...... قبل از وقت اور افراط سے
- ○......رحم کا لٹکاؤ (جو نظر بھی آئے)...... فرج میں مجامعت سے درد
- ○......ٹانگو میں بے چینی...... گول گول آبلے جیسے دانے خارش کے ساتھ...... کھلی ہوا سے پتی اچھلنا...... پیر اور انگوٹھوں سے بدبودار پسینہ

سفلس اور سائیکوسس کی مشترک دوا KALI. SULPH.

شاذونادر ہی ایسا ہوسکتا ہے کہ سفلس اور سائیکوسس بغیر سورا کے یکجا ہوں ...... مگر یہ ضرور ہے کہ بعض شکلوں میں سورا خوابیدہ رہے اور سفلس اور سائیکوسس دونوں فعال ہو جائیں ایسی شکل میں بہترین دوا ''کالی سلف'' ہے ..... یہ ایک نمک سالٹ بھی ہے اور اس حیثیت میں تیسرے درجہ کی سوزش کے لئے بہترین ہے...... چونکہ سفلس اور سائیکوسس کی اکثر بیماریوں میں بھی شدید سوزشی حالت پائی جاتی ہے شاید اسی لئے یہ سفلس اور سائیکوسس کی درجہ اول کی واحد دوا ہے...... ویسے اسے ایک چھوٹی دوا تصور کیا جاتا ہے مگر کینٹ نے اسے دونوں امراض کیلئے اول درجہ دیا ہے۔

کینٹ کے مطابق یہ دوا دو گہرے اثر والی اہم دواؤں یعنی پوٹیشیم اور سلفر سے مرکب ہے اس لئے خود بھی عمیق الاثر ہے۔ اسی لئے سفلس اور سائیکوسس جیسی عفونتوں پر کام کرتی ہے مگر سورا کی گہرائی کو نہیں پہنچتی کینٹ اسے ''پلسٹیلا'' سے مشابہہ بلکہ ''شدید تر'' قرار دیتا ہے...... اس میں کھلی ٹھنڈی ہوا کی خواہش...... گرمی سے بیزاری ...... جگہ بدلتے ہوئے درد پلسٹیلا کے مشابہہ ہیں مگر اس کا مزاج اس سے مختلف ہے یہ جلدی غصہ میں بھر جانے والے ضدی مریضوں کی دوا ہے...... اس میں رطوبتی اخراج پتلے اور زرد ہیں...... کلارک اسے گرم جسم کو ٹھنڈک لگ جانے سے پیدا ہونے والے امراض کے لئے کارگر بتاتا ہے نیز چوٹ...... زخم اور جراحت کے مابعد اثرات کے لئے بھی مفید ہے...... عام طور سے ادنیٰ طاقتوں میں اسے استعمال کیا جاتا ہے مگر اعلیٰ طاقتوں میں اسکے بہت سے چھپے ہوئے جوہر ظاہر ہوتے ہیں۔ اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

○...... سوزش کے آخری مدارج کے لئے مفید

○......غلافی اور رطوبتی جھلیوں سے زرد اخراج

○......پیشاب میں کیلشم آگزی لیٹس کی افراط

○......سر میں خشکی اور...... بالخورہ

○......استا کی نلی کا بہرہ پن...... کان سے زرد مواد کا بہاؤ

○......ناک اور حلق کی بلغمی جھلیوں کا بھراؤ...... ناک بند...... زرد بلغم اور نزلہ۔

○......بواسیر کے ساتھ قبض یا پیلے چیپ دار دست

○......سینے میں بلغم کی خرخراہٹ...... دمہ...... کھانسی...... جگہ بدلتے ہوئے درد (Wandering)

○......سوریائسس...... ایکزیما...... خارش کے دانے

○......سر پر اور داڑھی میں "گول داد" چھلکے اترتے ہوئے

سورا کی دو شاہ دوائیں KING REMEDIES

کسی بھی مرض، میں جو دوا سب سے زیادہ مماثل اور اکثر مطلوب نظر آتی ہے اسے "شاہ دوا" کہتے ہیں سورائی امراض کے لئے اکثر ماہرین "سلفر" کو شاہ دوا کہتے ہیں اور بعض "کیلکیر یا کارب" کو یہ مقام دیتے ہیں...... راقم کے نزدیک گرم خون والوں کے لئے سلفر اور سرد خون والوں کے لئے کیلکیر یا کارب شاہ دوا ہے...... ذیل میں علیحدہ علیحدہ دونوں کی تفصیلات درج ہیں۔

سلفر SULPHUR

ہمارے میٹریا میڈیکا کی تمام دواؤں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی...... ایکوٹ اور کرانک دونوں امراض میں اکثر مطلوب...... معصوم اور بے خطر

دوا ہے...... اوا خر عمر میں احتیاط سے دینی چاہیے...... کبھی کبھی شدید کمزوری پیدا کر دیتی ہے...... بعض معالجین کے متعلق سنا ہے کہ وہ ہر مریض کو سلفر کی ایک خوراک ضرور کھلاتے تھے...... کلارک کے مطابق بطور دوا اس کا استعمال پچھلے دو ہزار سال سے ہے...... ہاسین کے مطابق خارش کے لئے مخصوص طاقتور دوا کی حیثیت اس کا استعمال قدیم ہے...... کینٹ کے مطابق مبتدی کو سلفر میں تمام امراض کی شبیہ نظر آتی ہے...... مگر اسے بغیر امتیاز استعمال نہیں کرنا چاہیے...... ویسے کم نظر معالج لاعلمی میں اور صاحب بصیرت معالج سوچ سمجھ کر سلفر کو اکثر استعمال کرتے ہیں...... بورک کے مطابق اسکا قریبی الحاق جلد سے ہے جہاں یہ گرمی اور جلن کے ساتھ خارش پیدا کرتی ہے...... تمام دواؤں میں اس کا کانسٹی ٹیوشن بہت واضح اور منفرد ہے...... کانسٹی ٹیوشن سے مراد فرد کی وضع قطع اور مزاج...... جسمانی اور ذہنی ساخت یعنی فرد کی خلقی خصوصیات ہیں......اس حوالے سلفر کا مریض...... ڈبلا...... پتلا...... سوکھا...... بھوکا...... کندھے جھکا...... خراب ہاضمے والا فرد ہے''...... مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ موٹے تازے گول مٹول مریضوں کو نہیں دی جاسکتی بات صرف یہ ہے کہ بیان کردہ ساخت کے مریضوں پر یہ بہتر کام کرتی ہے...... اسکے مریض کا چہرہ بے رونق مرجھایا ہوا اور سرخی مائل ہوتا ہے...... اسکی جلد سرخی مائل اور غلیظ نظر آتی ہے...... کتنا بھی دھوئے گندگی کا تاثر ختم نہیں ہوتا...... ہیرنگ کے نزدیک اس کا مریض بے ڈھنگا اور بے تکا فلسفی ہوتا ہے...... عالم...... موجد...... کتابوں اور مطالعہ میں غرق...... پھٹے کپڑے...... میلی ٹوپی بکھری ہوئی کتابیں...... گندی جلد بد بودار......اپنے خیالوں میں مست پھوہڑ...... نہانے سے گریزاں...... پانی سے فرار...... کھڑا ہونا دشوار کولہے کے گلوٹیل عضلات کمزور''......اس ساخت میں جب مرض ٹھیک ہو کر نہ دیتے ہوں اور مماثل دوا بھی کارگر نہ ہو تو سلفر درکار ہوتی ہے...... یہ بے شمار امراض میں مطلوب ہے اس کے امراض کی فہرست بنانی مشکل ہے تاہم چند اہم امراض حسب ذیل

ہیں..... انمیں سے اکثر طبّی مشاہدے اور طبی تجربہ سے حاصل شدہ ہیں یہ اس لئے کہ پروونگ میں مرض تو آتا نہیں علامات آتی ہیں ہانمین کے میٹریا میڈیکا پیورا میں اسکی علامات 814 ہیں..... کرانک ڈزیز میں 1969 ء علامات ہیں..... ہیرنگ کے ''گائڈنگ سیمٹمز'' میں اسے اسکیما کے 48 عنوانات کے تحت 98 صفحات میں بیان کیا گیا ہے..... کلارک نے اسے جن امراض کے لئے کارگر بتایا ہے انمیں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

- مہاسے..... ناک کے اندرونی غدود..... نشہ بازی کی عادت
- حیض کا تعطل..... دمہ..... صفراویت..... پھوڑے پھنسی
- انجماد دماغ..... سانس کی نالیوں کی سوزش (کھانسی)
- نزلہ..... سینہ کا درد..... ٹھنڈ لگنے کا اثر
- قبض..... دق..... کھانسی..... دست..... پیچش
- ایکزیما..... گرمی دانے..... ڈکاریں..... غشی..... پیر کے تلوں کی جلن
- بخار..... گٹھیا..... بواسیر..... سردرد..... دماغ کا استسقاء
- سینہ کا استسقاء..... انفلوئینزا..... خارش..... لیکوریا
- حنجرے کی سوزش..... جگر کے عوارض..... کمر درد..... خسرہ
- حافظے کی کمزوری..... حیض کی خرابیاں..... اسقاط..... عصبی درد
- نکسیر..... پلوریسی..... نمونیہ..... حمل کی بے ضابطگیاں
- رہیومیٹک بخار..... سوزاک..... گول داد..... بے خوابی

○ ...... خوشبو اور ذائقہ کے التباسات ...... گلے میں بلغم ...... شدید پیاس

○ ...... زخم ...... پتی ...... چکر ...... متلے ...... پیٹ کے کیڑے ...... جمائیاں۔

امراض کی مندرجہ بالا فہرست کو کسی بھی طرح مکمل نہیں کہا جا سکتا، اسکے علاوہ اور بھی بہت سے امراض میں سلفر انتہائی کارآمد دوا ہے بلکہ اپنے کانسٹی ٹیوشن والے مریض کے ہر مرض میں اساسی طور سے مطلوب ہے ...... پروونگ سے جو علامات ثابت شدہ اور طبی تجربہ سے تصدیق شدہ ہیں انکی تعداد دو ہزار کے قریب ہے اس لئے اسکی تمام علامات کا بیان بھی وقت طلب اور دِقّت طلب ہے ...... ذیل میں اسکی صرف وہ علامات بیان کی جارہی ہیں جو انتہائی اہم اور دوا سے تصدیق شدہ تعلق رکھتی ہیں۔

○ ...... سلفر کی علامات میں جلد کے الحاق کے علاوہ ہر جگہ مقامی سے زیادہ اہم عمومی علامات ہیں ...... عمومی علامات سے مراد وہ علامتیں ہیں جو کسی مخصوص حصہ جسم یا نظام سے متعلق نہ ہوں بلکہ پورے فرد سے تعلق رکھتی ہوں ایسی علامات کبھی کبھی ذہنی نوعیت کی ہوتی ہیں اور کبھی مرض میں اضافے یا افاقہ سے تعلق رکھتی ہیں یا پھر کانسٹی ٹیوشن سے متعلق ہوتی ہیں اور کانسٹی ٹیوشن سے مماثلت رکھنے والی دوائیں اکیوٹ سے زیادہ کرانک میازمی امراض میں کارگر ہوتی ہیں اسی بنیاد پر سلفر کو عمیق الاثر ...... دیرپا ...... اور اینٹی سورک دواؤں میں شاہ دوا کہا جاتا ہے۔

○ ...... کانسٹی ٹیوشن کی مناسبت اور جلد کی نسبت کے بعد اسکی انتہائی اہم علامت جس پر دوا کبھی ناکام نہیں ہوئی جسم کے تمام سوراخوں کے دہانے کی سرخی ہے بالخصوص ہونٹ ایسے سرخ جیسے کسی نے گہرا سرخ پینٹ کر دیا ہو۔

○ ...... ذہنی علامات میں خود غرضی ...... دوسروں کے احترام سے بے نیازی ......

کاروبار سے بے رغبتی...... چڑچڑاپن اور غمگینی اہم ہیں سلفر کا مریض حافظے کی کمزوری کے باوجود ذہین اور خردمند اور خود اپنی سوچ کا فلسفی ہوتا ہے۔

○......سر کی علامتوں میں چاند کی گرمی......کھوپڑی کی خشکی اور بال گرنا اہم ہیں کنپٹیوں کے بھاری پن کے باوجود سر درد میں کم ہی درکار ہوتی ہے۔

○......آنکھوں میں جلن اور نزلاوی بہرہ پن بھی اسکی علامت ہے

○......ناک کی علامات میں کہنہ خشک نزلہ......خشک پپڑیاں اور خون کا اخراج اہم ہیں۔

○......ذائقہ ترش......حلق سرخ اور دکھتا ہوا

○......ہاضمہ کی علامات میں کم کھانا زیادہ پینا......دودھ ناموافق ترش ڈکاریں اور تیزابیت......دن گیارہ بجے غشی طاری کردینے والی شدید بھوک......ہاضمہ کے دوران متلی۔

○......مقعد کے اردگرد سرخی......صبح کا ڈایریا بغیر درد مگر بستر سے اٹھادینے والا۔

○......پیشاب کی کثرت......نالی میں جلن پیشاب کے ساتھ اور بعد تک......مقدار زیادہ اور بے رنگ پیشاب جس کے لئے عجلت کرنی پڑے

○......فرج میں جلن اور خارش......حیض کم اور دیر میں ...... سیاہی مائل......لیکوریا جھلن پیدا کرنے والا اور گرم...... پستانوں کی بھٹنیاں پھٹی ہوئی تکلیف دہ

○......سانس دقت والی......دروازے کھڑکی کھولنا چاہے

○......بلغم کا سینہ میں بولنا......سینہ پر بوجھ......تنگی نفس......نبض صبح کے مقابلے میں شام کو زیادہ تیز۔

o...... ہاتھ پسیجے ہوئے گرم پسینہ...... رات کو ہاتھوں اور تلوؤں میں جلن...... کندھے جھکے ہوئے۔

o...... بخار میں گرمی کے بھپکے...... پورے جسم میں گرمی۔

o...... غیر صحت مند...... خشک...... بھوسی جھڑتی ہوئی جلد...... معمولی سی چوٹ کا پک جانا...... جلن اور خارش کھجانے اور پانی لگنے سے اضافہ

o...... بستر کی گرمی...... آرام اور کھڑے رہنے سے اضافہ۔

کیلکیریا کارب CALCAREA CARB.

یہ اینٹی سورک دواؤں کی سرخیل ہے مگر سلفر کے مقابلے میں اس کا کانسٹی ٹیوشن بالکل مختلف ہے اس کا مریض ''گورا چٹا...... گول مٹول...... پلپلا...... ڈرپوک اور جلدی غش ہو جانے والا ہے''...... ہڈیوں سے قریبی وابستگی رکھتی ہے اور انکی صحت مند نشوونما کے لئے درکار ہے ہڈیوں کی بے تکی افزائش اور گھلن دونوں کو ٹھیک کرتی ہے Necrosis of Exostosis دونوں کی دوا ہے...... کینٹ کے مطابق جب کیلشیم خرابیٔ ہضم کے سبب جسم کے خلیوں میں ٹھیک طرح جذب نہیں ہوتی تو اس سے ہڈیوں...... دانت...... ناخن اور بالوں کی نشوونما بری طرح متاثر ہوتی ہے...... یہ جسم میں کیلشیم کی کمی کا نتیجہ ہے مگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کیلشیم کی گولیاں کھلانا مزید حماقت ہے جسم کو کیلشیم کی ضرورت ہرگز نہیں وہ تو غذا...... انڈے اور دودھ وغیرہ کے ذریعہ جسم میں پہنچتی رہتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکے ''ہضم و انجذابی عمل'' کو درست کیا جائے اس کے لئے اعلیٰ طاقت میں کیلشیم کی ایک خوراک کافی ہے جس کے زیر اثر تیز رفتار صحت مندی حیرت انگیز ہوتی ہے...... کیلشیم صحیح طرح جذب نہ ہونے سے ہڈیوں ناخنوں دانتوں اور بالوں کی خرابیوں کے علاوہ جسم کے ٹشو پر براثر

پڑتا ہے...... جلد چٹی...... نشوموٹا اور پلپلا ہو کر کمزور ہو جاتا ہے جس سے غشی اور خوف کا میلان پیدا ہوتا ہے رات کو سر پر پسینہ جو تکیہ پر نشان ڈالدے نکلنے لگتا ہے...... پیٹ باہر کو نکل آتا ہے اور یہی کیلکیر یا کا کانسٹی ٹیوشن ہے۔

بورک کے مطابق یہ ہانمین کی عظیم اینٹی سورک خلقی (Constitutional) دوا ہے...... اس کا عمل خاصکر نشو و نما پر مرکوز ہے جسکی کلیدی علامت تغذیہ کے عمل کا ناکارہ ہو جانا ہے اسکے نتیجہ میں غدود...... ہڈیاں اور جلد بری طرح متاثر ہوتی ہے مقامی اور عمومی پسینہ غدود کا ورم...... سوکھے کی بیماریاں اور خنازیری علامات اسکے حلقۂ اثر میں ہیں...... کھانسی...... سینہ کا درد...... متلی...... تیزابیت اور چکنائی کی ناپسندیدگی کے لئے مفید ہے...... سانس کا جلد ہی پھولنا...... کثرت کار کے سبب ذہن و جسم کی تھکی ہوئی حالت...... اندرونی عضلات کے پھوڑے...... بد گوشت اور ہڈیوں کا غیر ضروری بڑھنا اسکے حلقہ اثر میں ہیں اسکے عمیق الاثر ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوگا کہ یہ "پچوٹری اور تھائیرائیڈ گلینڈ" کی خرابیوں کو ٹھیک کرتی ہے۔

کلارک نے طبی تجربہ کی بنیاد پر ترتیب شدہ جن امراض کے لئے کیلکیر یا کو شافی پایا ہے انمیں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

- ...... بڑی توند...... تیزابیت...... خون کی کمی...... کمزور ٹخنے...... بگڑی بھوک...... ہڈیوں کے سقائم و عوارض...... دکھتے ہوئے پستان۔
- ...... پتھریاں...... ٹھنڈ...... کیٹرکٹ...... حلق کے ورم سے کھانسی...... دق...... نقاہت...... دانت نکلنے کی تکالیف...... استسقاء...... بدہضمی...... مرگی...... غدود کا ورم...... تھائیرائیڈ کا بڑھنا۔
- ...... ہرنیا...... دماغ کا استسقاء...... غشی کے عوارض...... دودھ پلانے کی تکالیف...... غدود کے عوارض کے ساتھ خون میں سفید ذرات کی زیادتی......

لیکوریا...... حیض کی خرابیاں...... اسقاط حمل...... پیٹ کی سوزش......
پسینہ......ناک کا بدگوشت......حمل کے عوارض

- ......جوڑوں کا درد......گول داد......سنگ تراشوں کی دق......دانتوں کے زخم......
دانت کا درد...... رسولیاں...... رحم کی بیماریاں...... چکر......دیر سے چلنا
(ہڈیوں کی کمزوری کے سبب)......مسّے اور پیٹ کے کیڑے

مندرجہ بالا امراض کے علاوہ کلارک نے درج ذیل وہ اسباب بیان کئے ہیں جن کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امراض کے لئے کیلکیریا کارگر ہے......وہ اسباب حسب ذیل ہیں۔

- ......الکوہل......ٹھنڈ......مرطوب ہوائیں......کثرت مجامعت اور جنس زدگی......
جلق......نچلی ریڑھ کی ضرب......زیادہ وزن اٹھانا......دباؤ (Strain) ذہنی اور جسمانی...... سیال مادّوں کا زیاں...... دبا ہوا پسینہ...... دبی ہوئی خارش......دبا ہوا حیض......دہشت......خوف۔

جہاں تک کیلکیریا کی علامات کا تعلق ہے تو ذیل میں وہ علامات درج ہیں جنہیں مختلف اکابر معالجین نے کیلکیریا کے لئے مخصوص قرار دیا ہے یہ "ایڈلف وان لپّے کی ترتیب شدہ اور بعض خود اسکی اپنی بیان کردہ ہیں جو پرونگ اور طبی تجربہ سے مشترکہ طور پر حاصل ہوئی ہیں۔

- ......ڈیوی کے مطابق زینہ چڑھتے وقت سانس کا پھولنا اور پیس آمیز بلغم۔
- ......نیش کے مطابق بچہ کا بڑا سر اور کھوپڑی کے جوڑ کھلے ہوئے اور سر پر کافی مقدار میں پسینہ

○......''بوگر'' کے مطابق خراب غذا و ہضم Malnutrition اور پیشاب سخت بدبودار...... سفید ریت شامل

○......''لیپے'' کے مطابق اندرونی اعضا میں ٹھنڈک کا احساس

○......''نیش'' کے مطابق مرطوب موسم یا بھیگنے کے بعد قرنیہ اور پپوٹے کی سوزش۔

○......''گریزے'' کے مطابق دھندلائی ہوئی نظر۔

○......''لیپے'' کے مطابق چہرہ اور جسم پھولا ہوا......بچوں میں خاصکر پھولا ہوا پیٹ۔

○......''کینٹ'' کے مطابق سونے میں جبڑوں کی ایسی حرکت جیسے کچھ چوسا جا رہا ہو

○......''لیپے'' کے مطابق جوڑوں کی پھٹن (Tearing) اور غدود کا دردانگیز ورم۔

○......بورک کے مطابق بلغم آمیز مواد کے ساتھ کان کا بہنا۔

○......''گریزے'' کے مطابق قصر سماعت

○......ایلن کے مطابق غذای راستے کی تیزابیت......کھٹی ڈکاریں اور کڑوی الٹی...... انڈوں کی شدید خواہش

○......''بوگر'' کے مطابق گاڑھا دودھیہ بھل سے نکلنے والا لیکوریا......رحم کی رسولیاں۔

○......''لپے''......حیض جلدی اور زیادہ مقدار میں۔

○......''ڈیوی'' کے مطابق چھوٹی لڑکیوں کا لیکوریا

○......''ایلن'' کے مطابق دانت نکلنا مشکل

O..... "کینٹ" کے مطابق سونے میں دانت کڑکڑانا

O..... "جارج رواِئل" کے مطابق ناک کا بڑھا ہوا بد گوشت

O..... "گریزے" کے مطابق سفید چاک جیسا فضلہ

O..... "ہیوجیز" کے مطابق پرانا ڈائریا۔

O..... "ڈیوی" کے مطابق..... معصوم بچوں کا ڈائیریا دودھ ناموافق..... سبز دست، شام کو زیادہ۔

سورا کا نوسوڈ..... سورینم PSORINUM

یونانی زبان میں "نوسوس" Nosos کے معنیٰ مرض کے ہیں اور "نوسوڈ" اُس ہومیوپیتھک دوا کو کہتے ہیں جو کسی مرضیاتی مادّے سے طاقت رسانی (Potentisation) کے ذریعہ تیار کی جائے..... جبکہ صحت مند جسمانی مادّوں سے تیار شدہ ایسی دوائیں "سارکوڈ" کہلاتی ہیں..... ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا میں نوسوڈز کی تعداد کافی ہے..... انمیں چار نوسوڈن خاصکر معروف ہیں انمیں پہلا نوسوڈ سورینم ہے جو سورا سے (یعنی خارش زدہ جلد سے حاصل شدہ مواد) Scabies Vesicle سے تیار کیا گیا ہے..... دوسرا نوسوڈ سفلسی مواد سے تیار شدہ Syphilinum سفلینم ہے..... سوزا کی مواد سے تیار کردہ یعنی سائیکوسس کا نوسوڈ "میڈ ہورینم" ہے..... اور چوتھا معروف نوسوڈ ٹیوبرکولینم (Tubercolinum) ہے جس کی آٹھ، دس ذیلی اقسام ہیں..... فی الوقت موضوع بحث سورا کا نوسوڈ سورینم ہے..... نوسوڈ کے استعمال میں اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ عام پریکٹس میں اسے ایک عام دوا کی حیثیت سے یہ خیال کئے بغیر کہ اس کا ماخذ کیا ہے اصولِ مماثلت کی بنیاد پر استعمال کرنا چاہیئے..... البتہ یہ ملحوظ رہے کہ عام امراض میں اسے زیادہ تکرار کے ساتھ استعمال نہیں کرتے.....

میازمی نوسوڈز کو کبھی کبھی ایک عام دوا کی طرح نہیں بلکہ خصوصی انداز میں ایک نوسوڈ کی حیثیت سے بھی استعمال کیا جاتا ہے یہ استعمال مرضیاتی علامات کی بنیاد پر نہیں بلکہ میازمی علامات کی بنیاد پر ہونا چاہیئے یعنی یہ کہ مریض پر جب مماثل دوائیں کام نہ کر رہی ہوں بلکہ میازمی شاہ دوا بھی کارگر نہو تو ایسی شکل میں کسی خاص مرض کی علامات پر نہیں بلکہ ''میازمی علامات'' کی بنیاد پر اعلیٰ طاقت میں متعلقہ نوسوڈ کی ایک دو خوراکیں استعمال کی جا سکتی ہیں، ایسی شکل میں متعلقہ نوسوڈ مریض میں مماثل دوا کی قبولیت پیدا کر کے قوت حیات کا ردعمل بیدار کردے گا......اور شفایابی کا عمل شروع ہو جائے گا......
ویسے ہر معالج کے ذہن میں ہر نوسوڈ کی شبیہ بطور دوا واضح ہونی چاہیئے یعنی معالج نوسوڈ کی علامات...... جہات......عمومیات......شاذ علامات...... اسبابِ مرض اور نوعیت مرض سے پوری طرح واقف ہو......ذیل میں ایسے چند امراض کی ایک نامکمل فہرست پیش کی جا رہی ہے جن میں سورینم کو بطور دوا طبی تجربہ کی بنیاد پر کارگر پایا گیا ہے۔

- ......ناک کے ورم زدہ اندرونی غدود......نقاہت...... ڈفتھیر یا کے مابعد اثرات ......کاہی بخار یا'' ہے فیور''......انفلوئنزا......خارش......جسم سے بدبو...... زخمی ناک اور رطوبت......ناک کا بدگوشت......حلق کی تکالیف۔

مندرجہ بالا امراض کی فہرست مختصر اس لئے ہے کہ سورینم کا استعمال اس وقت کارگر ہوتا ہے جب کسی بھی مرض کے ساتھ اسکی دو عمومیات موجود ہوں یعنی مریض ''سردی زدہ ہو اور جسمانی رطوبتوں اور اخراج میں بدبو'' موجود ہو ان عمومیات کے بغیر سورینم بطور دوا شاذ ہی اثر انگیز ہوتی ہے......علاوہ ازیں جن ''اسباب مرض'' کی بنیاد پر اسے بطور دوا استعمال کیا جا سکتا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

- ...... ہیجانی انتشار و اشتعال...... بھاری بوجھ اٹھانے کے اثرات......ذہنی مشقت کے اثرات......دبی ہوئی جلدی بیماری...... طوفانی موسم...... زخم...... چوٹ......موچ......جوڑ اترنے کے بعد۔

مندرجہ بالا اسباب کے بعد ذیل میں سورینیم کی اہم علامت مندرج ہیں جن سے ہر معالج کو بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔

- ......یہ ایک ٹھنڈی دوا ہے اس کا مریض خود کو گرم رکھنا چاہتا ہے
- ......وہ سردی کے لئے بہت زود حس ہے
- ......گرمی میں بھی گرم کپڑے پہنتا ہے اور سردی میں دوہرے سوٹر اور کوٹ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔
- ......اسمیں حیاتی حرارت کی کمی کے سبب دوا کے لئے ردعمل نہیں ملتا یعنی دوا کام نہیں کرتی۔
- ......یہ دوا مریض میں دوا کے لئے قبولیت پیدا کرتی ہے
- ......اسکی ایک بڑی اور اہم پہچان بدبو ہے
- ......جسم سے بھی بو کے خراب بھبکے نکلتے ہیں
- ......تمام ریزشیں اور اخراج شدید بدبودار ہوتے ہیں
- ......بدبو سڑی ہوئی لاش کی سی ہوتی ہے
- ......ذہنی لحاظ سے غمزدگی مریض میں نمایاں ہوتی ہے
- ......یہ دوا کاہی بخار اور بار بار ہونے والی گلے کی تکالیف کے لئے اکسیر ہے
- ......اسکی جلدی علامتیں بہت اہم ہیں......ناقابل برداشت خارش ہے
- ......ناخنوں کے گرد بھی خارش کے دانے ہوتے ہیں

- ......چھلکے اترنے والے اور بھوسی جھڑنے والے جلدی دانے گرمی میں ٹھیک ہوکر سردی میں عود کر آتے ہیں۔
- ......سر درد کے دوران شدید بھوک لگتی ہے جبکہ سلیشیا میں بھوک سے سر درد ہوتا ہے
- ......وہ آدھی رات کو اٹھکر کچھ کھاتا ہے
- ......قبض...... کمر درد اور حمل کی الٹیوں میں مفید ہے
- ......لیکوریا کے لوتھڑوں میں نا قابل برداشت بدبو ہوتی ہے
- ......ہمہ اقسام ''کیل اور مہاسوں'' کے لئے کارگر ہے
- ......کھانسی ہر سردی میں عود کر آتی ہے
- ......پسینہ سے تمام امراض میں افاقہ ہوتا ہے
- ......سلفر اور ٹیوبرکولینم کی معاون دوا ہے

سفلس کی شاہ دوا MERC.SOL.

سفلس دوسرا بڑا میازم ہے اسکی خصوصیت زخم پیدا کرنا ہے...... جبکہ سورا میں نہ ٹشو زخمی ہوتا ہے اور نہ اسمیں غیر معمولی افزائش ہوتی ہے...... سورا صرف وظیفی (Functional) خرابی ہے اسی لئے وہ بالعموم نباتیاتی اقلیم کی دواؤں یا ان جمادات سے ٹھیک ہوجاتا ہے جو زمین کی بالائی سطح کے قریب ملتی ہیں اور ان کا ''ایٹمی وزن'' کم ہے یہ دوائیں سفلس کے لئے مفید نہیں ہیں اس لئے کہ وہ ''زخمی حالت'' سے تعلق رکھتی ہے اور زخم پیدا کرنے والی ''زیادہ ایٹمی وزن'' والی دوائیں اسمیں مفید ہیں...... جن میں جسم کو پکا دینے اور زخم پیدا کرنے کی صلاحیت ہے معروف پچاس عناصر میں

سب سے ہلکا عنصر ہائیڈروجن ہے جسکا ایٹمی وزن ایک اعشارہ صفر صفر آٹھ (1.008) ہے جبکہ انمیں سب سے زیادہ ایٹمی وزن کا عنصر یورینیم ہے جس کا ایٹمی وزن 238 ہے مرکری کا ایٹمی وزن 200 اور سونے (Aurum) کا وزن 197 ہے یہ دونوں دوائیں سفلس کی اعلیٰ ترین دوائیں ہیں سونا اور اسکے مرکبات سفلس کے لئے انتہائی مفید ہیں اور مرکری یعنی ''مرک سال'' اسکی شاہ دوا ہے جبکہ اسکے درجۂ اول کی دواؤں میں نباتی اقلیم کی دوا صرف ''فائٹیو'' ہے اور حیوانی اقلیم کی کوئی نہیں ہے۔

سفلسی میازم کی دو خصوصیات کو دوا کے انتخاب میں ملحوظ رکھنا چاہیئے انمیں ایک علامات تو زخم پیدا کرنے کی صلاحیت ہے اور دوسری ''رات'' میں اضافہ علاوہ ازیں پسینہ وغیرہ کے اخراج سے اضافہ نہونا...... موت کی خواہش...... خودکشی کا میلان...... غیر معمولی صبر و تحمل اور برداشت...... دروں بینی...... خموشی اور سکوت...... حلق...... ہڈیوں اور جلد کی زخمی حالت...... رات کو اضافۂ تکالیف...... سفلس کی خصوصیات ہیں یا اس کی ثانوی حالت کی علامات ہیں مطلب یہ ہے کہ جب سفلس کی اکیوٹ تکالیف کا صحیح علاج نہو اور اسے غلط دواؤں سے دبا دیا جائے تو مرض فرد کی داخلیت پر مسلط ہو کر جس حالت میں ظاہر ہوتا ہے وہ سفلس کی ثانوی صورت ہے جس کو ''میازم'' کا نام دیا جاتا ہے...... ویسے اپنی اکیوٹ حالت میں سفلس تین مدارج سے گزرتا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

- ...... نمبر ا:۔
- ...... ابتدائی درجہ پر
- ...... الف ...... شینکر
- ...... ب ...... بوبو

O......نمبر۲:۔

O......دوسرے درجہ پر

O......ج......جلدی امراض اور بدرنگی

O......د......حلق کا زخم

O......ہ......بالوں کا گر جانا

O......نمبر۳:۔

O......تیسرے درجہ پر

O......و......اعصاب اور ہڈیوں کے عوارض

مندرجہ بالا کسی بھی درجہ پر اگر سفلس کو غلط معالجہ سے دبا دیا جائے تو وہ ثانوی شکل میں میازمی علامات کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور اگر اسکی دافع سفلس دواؤں سے صحیح علاج نہ کیا جائے تو وہ کبھی ختم نہیں ہوتا بلکہ یہ "اسپر ماٹوزوون" اور...... "اُودم" کو بھی متاثر کرتا ہے جس کے سبب بعد میں پیدا ہونے والے بچے اس عفونت یا میازم کو ورثہ میں لیکر پیدا ہوتے ہیں اور تقریباً جوانی گزرنے کے بعد اس کے مضر اثرات کا شکار ہو جاتے ہیں بعض بچوں میں آغاز سے ہی اسکی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں...... ان علامت کی شاہ دوا "مرک سال" ......Merc.Sol ہے...... یہ ہانمین کی تیار کردہ ہے اور عام دوا کی حیثیت سے درج ذیل امراض میں کارگر ہے۔

O......پھوڑے (پکا کر پھوڑنے کے عمل کو تیز کرتی ہے) Balanitis یعنی حشفہ (حشوہ) یا سُپاری کی سوزش...... ہڈیوں کی بیماریاں...... دماغ کی سوزش...... سانس کی نالیوں کی سوزش...... سانس میں بدبو...... بوبو (Bubo)

○ ...... نزلہ...... چکن بوکس...... ٹھنڈ لگنا...... کھانسی...... دانت نکلنے کی تکالیف...... ڈاریا...... بدہضمی...... پیپ والے دانے۔

○ ...... ایکزیما...... جلد کی چھلن...... غدود کا ورم...... گٹھیا...... مسوڑھے کے زخم...... دل کی بیماریاں...... ''ہرپیز''۔

○ ...... یرقان...... جوڑوں کی تکالیف...... جگر کے عوارض...... کمر درد...... خسرہ...... غمزدگی...... لبلبے کی سوزش...... پسینہ کی افراط۔

○ ...... جوڑوں کا درد...... تھوک کی افراط...... اسمال پاکس...... جسم کا پکنا...... سفلس...... گلے کی تکالیف...... دانت کا درد۔

مندرجہ بالا امراض کے علاوہ پروونگ میں آنے والی ''مرک سال کی علامات بھی بے حد اہم ہیں...... اہم ترین ذیل میں پیش کی جارہی ہیں۔

○ ...... کوئی بھی بیماری جس میں رات کو اضافہ ہوتا ہو مرک کی زد میں ہے

○ ...... جب جسم پسینہ سے شرابور ہو اور افاقہ نہ ہوتا ہو تو یہ مرک کی علامت ہے۔

○ ...... رات میں نیند کے دوران اور کھانسی سے نکسیر

○ ...... سوزاک میں سبز اخراج

○ ...... پیٹھ کے بل لیٹنے سے چکر...... جیسے سر کے گرد کچھ بندھا ہوا ہے...... سر پر چکنا پسینہ...... آنکھوں میں جلن اور تند اخراج...... قرنیہ کی سوزش۔

○ ...... کان سے زرد مواد کا اخراج...... کان کا درد...... دھوپ سے چھکیں...... نتھنے زخمی...... ناک کی ہڈی کا ورم اور زخم۔

○......منہ میں تھوک کی افراط......رال ٹپکنا...... پلپلے مسوڑھے......منہ سے بدبو......
زبان پر نشانات......زبان موٹی اور زرد۔

○......حلق زخمی...... حلق کی جلن اور دکھن۔

○......ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس......بھوک مسلسل......ہچکیاں۔

○......اجابت میں آ ؤں کی آمیزش......آنتوں میں مروڑ......پیچش......دماغ کی جھلیوں کی سوزش......زبان پر دانتوں کے نشانات اجابت خون آمیز مروڑ کے ساتھ۔

مندرجہ بالا علامات کے علاوہ لِپّے نے درج ذیل علامات کو اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔

○......رات کو پھٹن والے درد پسینہ کے ساتھ

○......بچوں کے غدودی اور خنازیری عوارض

○......تر زبان مگر شدید پیاس

○......اجابت کے بعد شدید مروڑ اور احساس اجابت

○......خشک خارش جسے کھجانے کے بعد خون چھنک آئے

○......ابتدائی شینکر سرخ کناروں کے ساتھ

○......دیگر سفلسی عوارض۔

سفلس کا نوسوڈ SYPHILINUM

یہ سفلسی زخم کے مواد سے تیار کردہ ہومیوپیتھی کی ایک طاقتور اور مشہور و معروف دوا ہے...... یورپ اور امریکہ میں اسکی مقبولیت کی وجہ وہاں کے معاشرے کی جنسی

آزادی اور بازاری عورتوں سے غیر پاکیزہ مجامعت ہے...... جسکے نتیجہ میں سفلس کا خبیث مرض پیدا ہوتا ہے...... وہاں اس دوا نے بہت نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں جنکا ذکر کلارک نے اپنی ڈکشنری میں نہایت سلیقے سے کیا ہے اس نے سفلینم سے شفا پانے والے بہت سے مریضوں کی علامات بیان کی ہیں جو ایک قسم کی طبی پروونگ کی حیثیت رکھتی ہیں...... اس نے علامات کی تشریح میں تین خواص کو اہم ترین قرار دیا ہے۔

- ......نمبر ا:۔ تکالیف میں شبینہ اضافہ...... شام کے دھندلکے سے صبح کے اجالے تک درد...... جاگنے پر تھکان کی شدت کے سبب رات کا شدید خوف......
- ......نمبر ۲:۔ زخم اور زخمی حالتیں...... ناک، منہ، حلق، جلد اور اعضائے تناسل کے زخم اور کانوں سے بدبودار مواد کا اخراج
- ......نمبر ۳:۔ پھوڑے یکے بعد دیگرے بدبودار مواد والے۔

ایلن نے سفلینم کی پانچ علامتوں کو نمایاں کیا ہے۔

- ......نمبر ا:۔ درد شام سے صبح تک رات بھر جو آہستہ آہستہ بڑھیں اور رفتہ رفتہ کم ہوں
- ......نمبر ۲:۔ تمام امراض کی تکالیف میں رات کو اضافہ
- ......نمبر ۳:۔ وافر لیکوریا جو نیپ کن میں جذب ہو کر ایڑیوں تک آئے۔
- ......نمبر ۴:۔ بالوں کا گرنا ہر حصہ ٔجسم ہے۔
- ......نمبر ۵:۔ شراب کی طلب...... موروثی میلانِ طلب کے ساتھ۔

لپّے نے بعض علامات حسب ذیل نمایاں طور سے بیان کی ہیں۔

- ......سڑے ہوئے زخم...... ریڑھ کی زخم خوردہ حالت

O...... ی ہڈیوں میں شدید درد

O......بالوں کا گرنا

O......سفلسی سردرد

O......دوھری بصارت

O......تاب ترسی (یعنی روشنی سے خوف)

O......کان کا بہنا

O......تانبے کے رنگ کے سرخ......سلیٹی دانے تمام جسم پر اور انمیں بدبو

O......دردوں میں بتدریج اضافہ وافاقہ

O......ناک سے گاڑھی سبزی مائل زرد رطوبت کا اخراج

O...... پورے جسم کی شدید نقاہت اور سوکھے کی سی حالت

O......مسوڑھوں کے کناروں پر ٹوٹے پھوٹے دانت

O......مقعد اور ریکٹم کے شگاف

O......گاڑھا زرد اور بدبودار لیکوریا

O......دائمی قبض۔

O......جیسے وہ پاگل ہو جائے گا یا اسے فالج ہونے والا ہے۔

O......شفایابی سے مایوسی

O......بار بار ہاتھ دھونے کا خبط

O......دن میں اور نہانے سے افاقہ......رات کو اور سخت موسم میں اضافہ...... پورے چاند پر اضافہ

سائیکوسس کی شاہ دوا THUJA

تھوجا سائیکوسس کی شاہ دوا ہے اور سائیکوسس جیسا کہ گزشتہ اوراق میں بیان کیا گیا ہے ایک کرانک میازم یعنی زہریلی عفونت ہے جو سوزاک یا گنوریا کے غلط علاج سے دب جانے سے جسم میں پیدا ہوکر پورے فرد پر اثر انداز ہوتی ہے اور اپنی ثانوی حالت میں علامات بدل کر متعدد امراض کی شکل اختیار کرتی ہے......سوزاک ایک انتہائی تکلیف دہ جنسی بیماری ہے جو غیر پاکیزہ مجامعت کے ذریعہ منتقل ہوتی ہے......خیال یہ ہے کہ یہ بازاری عورتوں سے لگنے والی بیماری ہے جو ''گونوکوکس جرم'' Gonococcus Germ کے انفیکشن سے پیدا ہوتی ہے......وہ عورتیں جو ایک ہی زمانے میں مختلف مردوں سے مجامعت کرواتی ہیں انکی فرج اور جنسی ٹریکٹ کی بلغمی جھلیوں میں مختلف مردوں کی مَنی کے مشترکہ اثر سے گنوریائی جرثومہ کے لئے قبولیت پیدا ہوتی ہے پھر ان سے یہ بیماری مجامعت کرنے والے مردوں میں منتقل ہوجاتی ہے جس کے نتیجہ میں جنسی عضو اور پیشاب کی نالی سے شدید سوزش اور درد کے ساتھ پیپ ملا ہوا مواد خارج ہوتا ہے......اگر اس ابتدائی حالت کو غلط دواؤں سے دبا دیا جائے تو یہ پورے فرد میں جانگزیں ہوکر سائیکوسس کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے...... یہ مرض بھی مغربی ممالک میں جہاں جنسی بے راہ روی عام ہے کثرت سے ملتا ہے مگر مشرق بھی اس موذی مرض سے پاک نہیں ہے......سوزاک یا گنوریا کی ثانوی حالت یعنی سائکوسس کی شاہ دوا ''تھوجا'' Thuja ہے۔

چاروں کرانک امراض کی شاہ دواؤں میں یہ واحد دوا ہے جسکا تعلق نباتیاتی اقلیم سے ہے ورنہ دیگر سب جماداتی اقلیم سے ہیں......سائیکوسس کی درجۂ اول کی دوائیں تھوجا اور اسٹیفی سیگریا نباتاتی اقلیم سے اور سیپیا حیوانی اقلیم سے ہے ورنہ دیگر سب جمادیاتی ہیں جنمیں چاندی اور اسکے مرکبات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے...... جیسے سونا

سلفس کے لئے ہے چاندی سائکوسس کے لئے ہے۔۔۔۔۔کلارک نے تھوجا کو جن امراض کے لئے مفید بتایا ہے انمیں سے چند درج ذیل ہیں۔

○۔۔۔۔۔پیٹ پھولنا۔۔۔۔۔کینسر۔۔۔۔۔ پلپلے مسے۔۔۔۔۔کان کے پولی پس۔۔۔۔۔آنکھ کے گومڑ۔۔۔۔۔مسوڑھوں کے گومڑ۔۔۔۔۔ چربی کے گومڑ۔۔۔۔۔سوزاک۔۔۔۔۔ بالوں کی بیماریاں اور خشکی۔۔۔۔۔جلد سے بھوسی جھڑنا۔

○۔۔۔۔۔جبڑے کی غیر ضروری مرضیاتی افزائش (growth) جانگھوں اور پنڈلیوں کا کھچاؤ اور سکڑن ۔۔۔۔۔ناک کے پولی پس ۔۔۔۔۔ پراسٹیٹ گلینڈ کی سوزش اور بڑھوار۔۔۔۔۔جوڑوں کا درد سوزاکی۔۔۔۔۔ سلفس اور ویکسین کے اثرات بد۔

مندرجہ بالا کے علاوہ برنیٹ نے تھوجا کو ایسے تمام امراض کے نتیجہ میں شافی پایا ہے جو ویکسین کے اثرات بد کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔راقم نے ویکسین زدہ بچوں کے جن عوارض کا مشاہدہ کیا ہے اور جن امراض میں تھوجا کو مفید پایا ہے ان میں سب سے اہم قبل از بلوغ جسم کی نشوونما رک جانا ہے نیز ویکسین زدہ بچوں کی بھوک بھی ماری جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ پڑھنے لکھنے میں بھی سست ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔اسکول کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔۔۔۔۔حافظہ بھی متاثر ہوتا ہے دماغی محنت سے تھک جاتے ہیں ان سب امراض میں تھوجا ۳۰ سے ایک ہزار تک کی طاقت میں درمیانی دوا Intercurrent Remedy کی حیثیت سے بہترین کام کرتی ہے۔

جن اسباب سے پیدا ہونے والے امراض میں کلارک نے تھوجا کو مفید پایا ہے انمیں ویکسی نوسس ایک اہم سبب قرار دیا ہے دیگر اسباب امراض میں۔۔۔۔۔غلط علاج شدہ سوزاک۔۔۔۔۔لولگنا۔۔۔۔۔جنسی افراط۔۔۔۔۔ چائے۔۔۔۔۔ کافی۔۔۔۔۔شراب مٹھایاں۔۔۔۔۔ تمباکو۔۔۔۔۔ چربی والا گوشت۔۔۔۔۔ پیاز اور کچی کندھک اور پارے کے مضر اثرات ہیں۔

تھوجا کی اہم علامات حسب ذیل ہیں۔

- ...... یہ احساس کہ کوئی اجنبی یا عجیب وغریب قسم کا آدمی ساتھ ہے ...... پیچھا کر رہا ہے۔
- ...... یہ کہ جیسے روح جسم سے جدا ہوگئی ہے۔
- ...... یہ کہ جیسے پورا جسم اور خاصکر ٹانگیں شیشے کی بنی ہوئی ہیں جو جلدی ٹوٹ جائینگی۔
- ...... یہ کہ جیسے کوئی زندہ جانور پیٹ کے اندر ہے جو حرکت کر رہا ہے۔
- ...... یہ کہ جسم کا باہم ربط اور تسلسل ٹوٹ جائے گا۔
- ...... یہ کہ وہ کسی بڑی طاقت کے تابع ہے۔
- ...... یہ کہ وہ حاملہ ہے اور پیٹ کے اندر بچہ اپنا بازو اِدھر اُدھر اڑا رہا ہے۔
- ...... دبے ہوئے گنوریا (یعنی سوزاک) سے پیدا ہونے والی شکایات کے لئے مفید ہے (نیش)
- ...... ویکسین کے اثرات بد
- ...... بال گرنا اور آہستہ بڑھنا اور نوک کا دولخت ہونا
- ...... آنکھیں بند کر کے چکر
- ...... جیسے کہ آنکھوں میں ٹھنڈی ہوا گھس رہی ہے
- ...... دانت پہلے جڑیں ٹوٹی ہوئی اوپر سے سالم
- ...... چائے پینے سے دانت کے درد میں اضافہ
- ...... بھوک غائب ...... پیاس زیادہ ...... اور غذا کی نالی میں ایسی آواز جیسے پانی نگلنے میں ہوتی ہے۔

O......مقعد کا ناسور......اور شگاف یا ملائم مسّے

O......بواسیر ورم زدہ...... بیٹھنے سے تکلیف میں اضافہ

O......کھانسی صرف دن میں رات کو غائب

O......اوڑھنی ہٹانے سے تھرتھری

O......سونے میں پسینہ جاگنے سے ختم

O......درد بڑھنے کے ساتھ پیشاب کی زیادتی

O......پیشاب کی دھار پھٹی ہوئی...... اختتام پر کاٹنے والا درداور یہ احساس کہ پیشاب کی نالی میں پیشاب گاڑھا ہو گیا ہے۔

O......سائیکوسس کے مریضوں میں پیشاب کی نالی کی سوزش

O......سوزاک کے بعد بھی مواد کا اخراج جاری

O......سوزاک کے دوران ہرے رنگ کا اخراج

O......فرج کی زود حسی کے سبب مجامعت بے مزہ

O......ناخن پھٹے ہوئے اور خشک

O......کھلے حصۂ جسم پر پسینہ......اور ڈھکے ہوئے جسم کے حصے خشک۔

O......جلد پر مسّے......بعض نم اور پکنے والے

سائیکوکوسس کا نوسوڈ MEDORRHINUM

یہ سوزاکی مواد سے تیار شدہ نوسوڈ ہے......سوزاکی مواد سے "گونوکوکس وائرس" Gonococcus Virus لیکر پوٹینسی تیار کی گئی ہے......اعلیٰ طاقتوں میں استعمال ہوتا ہے اس کا ایک استعمال تو عام ہومیوپیتھک دوا کی طرح ان علامات پر ہے جو اکی

پروونگ میں آئی ہیں دوسرا استعمال ان امراض میں ہے۔ جن میں طبی تجربہ کی رو سے یہ بطور دوا کامیاب ہے...... تیسرا استعمال اسکا بحیثیت نوسوڈ ہے یعنی جب مریض میں سائیکوسس کی علامتیں مل رہی ہوں اور ان پر کوئی دوا کارگر نہ ہوتی ہو۔ ایسی شکل میں اسے اعلیٰ طاقت میں ایک انٹر کرینٹ دوا کے طور بھی بغیر تکرار کے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ مریض میں مماثل دوا کے لئے قبولیت پیدا کر دیتا ہے بحیثیت نوسوڈ اُس مریض کو دیتے ہیں جس میں کسی مرض کی نہیں بلکہ میازم کی علامات موجود ہوں...... اُسمیں نہ موت کا خوف ہو اور نہ ہی موت کی آورزو بلکہ یہ زندگی کا دشمن ہو یعنی "قاتل اور مجرم" جو دوسروں کو تو کجا خود کو بھی قتل کرنے کے لئے تیار ہو اسکی خودکشی بھی دراصل "قتل خود ہے" وہ قاتل ہے اس میں نہ تو سورا جیسا اضطراب ہے نہ سفلس جیسا صبر و تحمل بلکہ وہ "شکی وجود" ہے دوسروں سے بھی مشکوک اور خود سے بھی...... اس میں شک اس قدر شدید ہے کہ اگر دروازہ مقفل کر کے آئے گا تو دوبارہ جا کر دیکھے گا کہ دروازہ بند بھی کیا ہے یا نہیں بلکہ دیکھ کر بھی اسکی "تشکیک" ختم نہ ہوگی ہاتھ سے چھو کر ہلا جلا کر تصدیق مزید کرے گا...... وہ کلینک آ کر اپنا حال کہہ کر بھی مشکوک رہتا ہے کہ "ڈاکٹر نے میرا حال سمجھا نہیں میری بات پوری طرح سنی نہیں" اس لئے وہ ایک بات بار بار دوھرائے گا...... شک اس قدر ہے کہ اگر ڈاکٹر اس سے کہے کہ دوا صبح نہار منہ کھائیے تو "اچھا" نہیں کہے گا بلکہ پورا جملہ دوھرائے گا کہ "دوا صبح نہار منہ کھاؤں" یہ تکرار خود اپنی فہم سے مشکوک ہونے کے سبب ہے...... اسی شک کی بنیاد پر وہ "تکرار گو" (Repeater) بن جاتا ہے۔

اس کی شخصیت دروں بین یعنی مرکوز بالذات نہیں ہوتی بلکہ وہ انجمن آرا "جلوت پسند" ہوتا ہے مگر تخریبی میلانات اور تخریب کاری کے ساتھ...... یہ اس کی ذہنی ساخت اور مزاج ہے جس کے لئے میڈورہنم بحیثیت نوسوڈ استعمال کی جاسکتی

ہے..... جسمانی علامات میں ٹشو کی غیر معمولی افزائش (Abnormal Growth) اور پٹرو کی بیماریاں اہم ہیں اسے میں غیر معمولی اخراج سے افاقہ اور بدلتے موسم سے اضافہ ہوتا ہے کلارک نے دن کو بھی اضافہ تحریر کیا ہے طبی تجربہ کی بنیاد پر یہ درج ذیل امراض میں کارگر ہے۔

- ..... دمہ..... گوکھرو..... شکر..... دردانگیز حیض..... مرگی..... دبا ہوا سوزاک..... سوزاکی جوڑ درد..... جگر کے پھوڑے..... جلق
- ..... اعصابی سردرد..... اووری کا درد..... پیٹرو کی خلیائی سوزش..... پولی پس..... سوریاسس..... پپوٹے کا فالجی لٹکاؤ..... عرق النساء..... پتی..... اور مسّے۔

جہاں تک اسباب مرض کا تعلق ہے تو اس میں دو ہی اہم ہیں ایک سوزاک کا دب جانا اور دوسرے سائیکوسسی ورثہ..... آخرالذکر کے ضمن میں کلارک نے اکابر معالجین کے اور خود اپنے ایسے کامیاب معالجات کا حوالہ دیا ہے جہاں بچوں میں سائیکوسس کے زہر کو کارفرما دیکھ کر ان کے مختلف النوع امراض میں میڈورہینم سے کامیابی حاصل ہوئی ہے..... یہ بات ہر معالج کو ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ جب چھوٹے بچوں میں نہ ٹھیک ہونے والے امراض پائے جائیں تو ان کے میازمی ورثہ کی طرف ضرور دھیان دیا جائے..... کینٹ نے اپنے لیکچر میں ایسے متعدد امراض کا تذکرہ کیا ہے جو بچہ کو ورثہ میں ملتے ہیں یا ایسے شوہروں سے بیویوں میں منتقل ہوتے ہیں جنمیں سوزاک دبی ہوئی شکل میں موجود ہے..... بحیثیت دوا اسکی پرونگ میں آنے والی اور طبی تجربہ سے تصدیق پانے والی علامات کی فہرست طویل ہے انمیں سے چند اہم حسب ذیل ہیں۔

ایلن نے اپنے "کی نوٹس" میں درج ذیل علامات ترچھے حروف میں تحریر کی ہیں۔

- ..... *تمام جسم کی کپکپی جو مریض کو محسوس ہو۔*

O......نزع جیسی حالت......اور تازہ ہوا درکار۔

O......روئے بغیر بات کرنا محال

O......ٹانگوں اور پیروں کی شدید بے چینی

O......تکالیف کے خیال سے اضافہ

O......سمندر کے کنارے افاقہ

O......انمیں "الف" سلفیورک ایسڈ کی ......"ب" کاربوریج کی......"ج" پلس کی ......"د" زنکم کی ......"ہ" آ گزیلک ایسڈ جیسی بڑی دواؤں کی اساسی علامات ہیں جو میڈورینم میں یکجا ہیں......ان کے علاوہ "پلٹے" نے درج ذیل علامات کو "موٹے حروف" میں بیان کیا ہے۔

O......ہاتھوں اور پیروں کی جلن جنہیں مریض کھلا رکھنا چاہئے اور تازہ ہوا کا طالب ہو۔

O......رات میں پیشاب خطا ہونا

O......پیشاب کی نالی میں شدید جلن اور سوزا کی مواد کا اخراج

O......پستان اور گھٹنیوں کی دکھن اور لمس کے لئے زود حسی۔

O......دمہ جسے چہرے کے بل زبان نکال کر لیٹنے سے افاقہ ہو

ترچھے حروف میں تحریر شدہ علامات حسب ذیل ہیں

O......خواتین کے پیڑو کی وہ بیماریاں جنکی تاریخ سابقہ سوزا کی انفیکشن سے ملتی ہے۔

O......شدید "نروس نیس" اور تھکان

O......حمل کے دوران شدید الٹیاں

O......کھانے کے فوراً بعد پھر شدید بھوک

- ......نمک......مٹھائیاں......برف......نارنگی......تازہ سبز پھل اور تیزابی اشیاء پسند
- ......بچوں کا سوکھیا......سُستی اور کمزوری
- ......جلد سرد مگر اوڑھنا ناگوار......ٹھنڈے پسنہ میں شرابور۔
- ......عجلت پسندی اور تیز رفتاری سے کام کرنا جو تھکان پیدا کردے
- ......گفتگو کا تسلسل ٹوٹنا
- ......شفایابی سے مایوسی۔
- ......وقت کا آہستہ گزرنا۔
- ......دیوانگی کا خوف......غمگینی۔
- ......حلق میں مستقل گاڑھا سلیٹی بلغم یا خونی بلغم جو ناک کے پچھلے حصہ سے آئے۔
- ......اخراج براز کے اعضا کی ناطاقتی اور بے حرکتی......فضلہ گولیوں جیسا۔
- ......پیشاب کا اخراج سست رفتاری سے
- ......حیض بدبودار......زیادہ......اور لوتھڑوں والا
- ......نسوانی جنسی عضو پر سائیکوسی مسّے۔
- ......سانس کی تنگی......سانس اندر لینا آسان مگر باہر نکالنا تکلیف دہ۔
- ......رات کو نہ رکنے والی خشک کھانسی
- ......پیٹ کے بل لیٹنے سے کھانسی میں افاقہ

اگلے صفحہ پر میازمی شاہ دواؤں اور نوسوڈ کی مدت اثر یا دورانیہ اور انکی خوراکوں کے دوہرانے یا نہ دوہرانے سے متعلق معلومات کو ایک چارٹ کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اس کے بعد تینوں میازم کی درجۂ اول کی دواؤں کے مختصر اشارات بیان کیے گئے

ہیں جو میری ہی کتاب ''ہومیو پیتھی کے جواہر'' سے منقول ہیں۔

بڑی دواؤں کا دورانیہ اور خوراکیں

نمبر سلسلہ	دوا کا نام	مدت	اثر انگیزی	طاقت اور خوراکیں
۱	سلفر	۴۰ تا ۶۰ یوم	عمیق الاثر	کرانک امراض میں واحد خوراک حسب ضرورت تکرار ۳۰ یا زاید
۲	کیلکیر یا کارب	۶۰ یوم	عمیق الاثر	تکرار طاقت بدلکر ۳۰ اور زاید
۳	سورینم	۳۰ تا ۴۰ یوم	عمیق الاثر	اعلیٰ طاقت اصولاً واحد خوراک اور حسب ضرورت بھی ۲۰۰ یا اعلیٰ طاقت
۴	مرک سول	۱ تا ۳۰ یوم	ہلکے اثر والی	پیچش میں تکرار سے ۳۰ کی طاقت
۵	سفلینم	۷ یوم	معتدل	تکرار گوارا ۲۰۰ کی یا زاید طاقت
۶	تھوجا	۶۰ یوم	عمیق الاثر	ادنیٰ طاقت میں تکرار سے اعلیٰ میں واحد خوراک
۷	میڈورینم	غیر معین مگر طویل	عمیق الاثر	اصولاً واحد خوراک ۲۰۰ یا زاید طاقت میں

درجۂ اول کی اینٹی سورک دواؤں کے اشارے

۱۔ الیومینا ALUMINA

○......اسے مزمن امراض کی ایکونائٹ کہتے ہیں (مراد یہ ہے کہ یہ مزمن امراض میں اس کثرت سے درکار ہوتی ہے جیسے حاد امراض میں ایکونائٹ)...... بوتل کا دودھ پینے والے بچوں کے امراض میں مفید ہے...... (خواہ وہ کسی عمر کے

ہوں)...... مقعد کی نیم فالجی حالت...... شدید قبض جس میں بہت زور لگانا پڑے...... شدید لیکوریا جوایڑی تک بہہ کرآئے...... خواتین میں چاک "مٹی" "کوئلہ" کچے چاول وغیرہ کھانے کی شدید خواہش...... آلو کھانے سے اضافہ۔

۲۔امونیم کارب AMMONIUM CARB.

○...... خون کے سرخ ذرات کی تباہی...... سیلان خون کا میلان...... منہ دھوتے میں نکسیر...... رات کو ناک کا بند ہو جانا...... آغاز حیض پر کالرا جیسی حالت...... حرکت سے دھڑکن...... ناک کی نوک پر پھوڑا۔

۳۔آرسینکم ARSENICUM ALB.

○...... کسی بھی مرض میں اچانک شدید کمزوری...... ضعف کے ساتھ اور ویسے بھی تشویش اور خوف...... بے چینی سے بے قراری اور جگہ بدلنا...... جلد گرم اور گرمی یا اوڑھنے سے آرام مگر سر کو ٹھنڈک درکار...... بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پینے کی خواہش...... فوڈ پوائزننگ...... نصف شب کے بعد اضافہ۔

۴۔بیرائٹا کارب BARYTA CARB.

○...... معصوم بچوں اور بوڑھے لوگوں کے لئے زیادہ مفید...... غدود سے قریبی تعلق...... غدود کا ورم خاص کر ٹانسلز...... جنگھاسوں اور جبڑے کے غدود...... پست اور سست ذہنی و جسمانی نشوونما...... پاؤں کا پسینہ دبنے کے بعد حلق کی تکالیف...... وریدوں کے گومڑ......

۵۔بیلاڈونا BELLADONNA

○...... انگریزی لفظ Birds علامات کی نمائندگی کرتا ہے جس میں B سے Burning جلن...... I سے Inflammation سوزش...... R سے Redness سرخی۔ D سے Delirium ہذیان...... اور S سے Spasms تشنج، سوزش

Inflammatory مراد ہے...... ہذیان شدید......درد اچانک شروع ہوکر اچانک ختم ہو جانا......سوزشی تشنج...... چہرہ اور آنکھیں اور جلد سرخ......گول بافتوں سے خاص تعلق......تپکن (Throbbing)......جلد شدید گرم...... رہگیر کو قتل کر دینے کا وہم۔

۶۔بووسٹا BOVISTA

O ......ہکلانے والے بچوں کے لئے مفید ہے...... چہرے کے دانے جو کاسمیٹکس کے استعمال کے نتیجے میں نکلتے ہوں......بغل کے پسینہ میں پیاز کی سی بو...... ڈمچی کی نا قابل برداشت خارش......جلد پر دباؤ سے نشانات پڑنا۔

۷۔کاربوویج CARBO VEGE.

O ......وہ لوگ جو کسی سابقہ بیماری اور اس کے اثرات سے ٹھیک نہ ہوئے ہوں...... بالخصوص ٹائیفائڈ کی تاریخ رکھنے والے مریض...... کالی، کھانسی یا خسرہ کے دب جانے سے دمہ کی تکالیف......شراب کی کثرت سے بدہضمی......پنکھے کی ہوا درکار گھٹن دور کرنے کے لئے......معدے کا بھاری پن ڈکاریں اور ریاح خاص کر بالائی شکم پر بوجھ......نزع جیسی نقاہت ٹھنڈک کے ساتھ......سابقہ نمونیہ کے مابعد اثرات۔

۸۔کاسٹیکم CAUSTICUM

O ......یہ دوا مقامی عضلات کے فالج کی بہترین دوا ہے...... ہوا لگنے سے لقوہ ......صوتی آلات کا فالج......مثانے کا فالج اور پیشاب پر کنٹرول ختم...... یا پیشاب کا عدم اخراج......بافتوں کی سکڑن کے سبب ہاتھ یا پیر کا ٹیڑھا ہو جانا ......گردن کی اکڑن...... جلنے کے مابعد اثرات۔

۹۔کونیم
CONIUM

O ......فالجی کیفیت نیچے سے اوپر کی طرف ......کمزور ٹانگیں ......چکر ...... بالعموم بڑھاپے میں مفید...... جنسی کمزوری مردانہ......جنسی محرومی اور افراط دونوں کے اثرات بد...... بڑی عمر میں شادی کرنے والوں کے عوارض...... غدود میں چوٹ کے بعد کینسر...... چوٹ لگنے کے بعد سختی Induration بیوہ خواتین کی تکالیف...... ریڑھ کے مہروں اور حرام مغز کے عوارض...... پیشاب رک رک کر دو یا زاید دھاریں......رحم اور پراسٹیٹ کے امراض خاص کر بڑھاپے میں...... سر یا آنکھوں کی حرکت یا گردن گھمانے سے شدید چکر...... نیند آتے ہی بلکہ آنکھ بند کرتے ہی پسینہ...... ماہواری کے دوران پستانوں کا بھاری پن۔

۱۰۔ڈجی ٹیلس
DIGITALIS

O ......دل کے عوارض کے لئے اکثر مطلوب...... خاص کر دل کے "والو" کی خرابیاں...... یہ احساس کہ ہلنے جُلنے سے دل بند ہو جائے گا......تیسری پانچویں یا ساتویں دھڑکن رک جاتی ہے ...... نیلا یرقان...... دماغی صدمات کا اثر معدے پر (Aethusa)...... بصارت سبز اور زرد...... چاک جیسی سفید اور چپک والی اجابت......آنکھ لگتے ہی جھٹکے......(یعنی ایگاری کس کے برخلاف)۔

۱۱۔گریفائٹس
GRAPHITES

O......بڑی گہرے اثر والی اینٹی سورک دوا......جلد کے کہنہ امراض ......موٹی خواتین میں قبض حیض کا تعطل...... کھجلی اور جلن والا لیکوریا......جلد کے دانوں سے پتلے شفاف اور چمکدار مواد کا رساؤ......خواتین میں مجامعت سے

بیزاری......کان کے پیچھے رساؤ والے دانے اور شگاف...... گرم مشروب راس نہیں مگر پیٹ درد کے لئے وقتی طور سے آرام دہ......انگلیوں کے سروں پر شگاف اور پھٹاؤ......

۱۲۔ ایوڈینم IODIUM

O......آیوڈین ملا نمک کھانے والے مریض اکثر اس دوا کی علامت لیکر آتے ہیں ان کو آیوڈین ملا نمک ترک کروانا کافی ہے اور اگر ضروری ہو تو آیوڈین کو اینٹی ڈوٹ کردیں......اس دوا میں غصہ اور گرمی ہے...... بھوک کی عدم برداشت ہے...... ٹہلنے کا رجحان ہے ......غدود بلکہ تھائرائیڈ کا بڑھنا...... نزلہ کی قبولیت......معقول غذا کے باوجود جسم گھلنا...... پستانوں کا سکڑاو......رحم کا کینسر......زینہ چڑھنے پر سانس پھولنا خاص علامت ہے...... ہائی بلڈ پریشر کا ناک پر دباؤ......اووری سے رحم تک درد۔

۱۳۔ کالی کارب KALI CARB.

O......بڑی اور اہم دوا......کمزوری...... کمر درد...... پسینہ ساتھ ساتھ......اوپر والے پپوٹوں کا ورم سے ڈھلک جانا...... تین چار بجے آخر شب اضافہ......ٹھنڈا موسم ناگوار...... تشویش کا احساس پیٹ میں...... پیٹ جیسے پانی سے بھر گیا ہو......نو عمر لڑکیوں میں حیض کا معطل ہونا...... ولادت کے بعد کی تکالیف...... کوے کے لٹک جانے سے کھانسی...... کمر اور ٹانگیں کمزور......تلوے زود حس......کولہے سے گھٹنوں تک درد۔

۱۴۔ لائیکوپوڈیم LYCOPODIUM

O......تکالیف میں شام چار سے آٹھ بجے تک اضافہ......مردانہ جنسی کمزوری......

دائیں جانب کا ہرنیا...... زیریں شکم میں ریاح کا زور...... جگر کے وظائف کی خرابی...... گرم کھانا اور مشروب پسند...... سینہ اور کمر پر بندش یا کپڑے کی گرمی ناگوار...... دائیں جانب کے امراض اور درد جو بائیں جانب جائیں...... دایاں پیر گرم بایاں ٹھنڈا...... نمونیہ کے غلط علاج یا نظراندازی کے مابعد اثرات...... پیشاب میں سرخ ریت...... ناک بند نتھنوں کا پنکھے کی طرح چلنا...... بچہ تمام دن روئے تمام رات سوئے (اس کے برخلاف Jalapa ہے) تنہائی کا خوف...... دوسرے کمرے میں کسی کی موجودگی وجہ قرار۔

۱۵۔ نیٹرم کارب

NATRUM CARB.

O...... ذہنی مشقت دھوپ اور گیس لائٹ سے سر درد...... نزلہ کہنہ جس میں گرمی سے اضافہ ہو...... دودھ سے ڈائریا...... حلق میں رطوبت گرنا...... گرمی میں ٹھنڈے مشروب سے تکلیف...... ٹخنے کی موچ۔

۱۶۔ نیٹرم میور

NATRUM MUR.

O...... جسم میں نمک کے جذب ہونے کا عمل ناقص...... نمک کی شدید خواہش...... شکر کی بھی خواہش...... غمزدگی...... گریہ...... اضمحلال...... تسلی دینے سے اضافہ...... بچہ دبلا پتلا...... گردن پتلی...... سر درد...... اسکول کی طالبات کا سر درد...... حملہ دس گیارہ بجے دن...... کھانسنے سے پیشاب نکل جانا...... کھانسی کے ساتھ آنسو...... زبان پر بال کی حس...... بغیر کھائے پیئے بھی عام لوگوں کی طرح ٹھیک ٹھاک...... اور کھانے کے باوجود جسم کا گھلنا...... سر کی چوٹ کے بعد جسمانی اثرات وعلامات...... خون کی کمی...... آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی پانی بھرا ہوا۔

۱۷۔ پیٹرولیم PETROLEUM

O ...... بلغمی جھلیوں کی نزلاوی حالت...... نتھنے زخمی اور پھٹے ہوئے سر میں ٹھنڈی ہوا کا احساس...... ڈائریا جو رات میں رک جائے...... انگلیوں کے پورے جاڑے میں پھٹ جائیں...... جلد پھٹی ہوئی حساس اور چڑے جیسی...... جلدی زخموں پر موٹے سبز کھرنڈ یا چھلکے...... جلن، خارش، سرخی اور کچاپن...... کان پر اور اس کے پیچھے ایگزیما...... نزلے کے سبب آنکھ ناک، کان، مقعد اور فرج میں شدید خارش...... پولن الرجی...... یہ وہم کہ کوئی شخص بستر پر ساتھ میں لیٹا ہے...... یہ کہ موت قریب ہے۔

۱۸۔ فاسفورک ایسڈ PHOSPHORIC ACID

O ...... نوعمری میں قد تیزی سے بڑھنے کے ساتھ تکالیف...... بال گرنا...... پتلے پانی جیسے دست بغیر کمزوری کے...... احتلام بار بار...... مردانہ کمزوری۔

۱۹۔ فاسفورس PHOSPHORUS

O ...... ہومیوپیتھک میٹیر یا میڈیکا کی سب سے بڑی دوا...... 1915 علامات...... پیٹ کی جلن کے سبب مریض برف چبائے...... سیلان خون...... پورے جسم کی بے قراری...... دبلے پتلے لمبے مریضوں کے لئے مفید...... مردانہ کمزوری...... کولائٹس میں خون کا اخراج ریاح کے ساتھ۔

۲۰۔ رہوڈوڈینڈران RHODODENDRON

O ...... رہیومیٹزم اور گٹھیا کے درد...... گرج چمک اور بارش سے قبل یا دوران تکالیف میں اضافہ...... بجلی کی گرج سے خوف...... خصیوں کی سوزش اور ان میں پانی بھرنا...... پاؤں کے انگوٹھے کی گٹھیاوی سوزش...... جوڑ ورم زدہ...... چہرے کا اعصابی درد جو دانتوں کے اعصاب اور جبڑے پر بھی اثر انداز ہو...... فوطوں میں خاص کر بائیں طرف اینٹھن والا درد۔

۲۱۔ سارساپریلا SARSAPARILLA

O ......نظام بول سے متعلق...... پیشاب کے اختتام پر شدید درد...... پوریز میں پتھر ......مثانہ کی شدید مروڑ...... کے۔ یو۔ بی کی تکالیف میں مفید...... سوکھیا کا مرض گردن کی کھال شکنوں والی بچپن میں لٹکتی ہوئی...... اوپر کے ہونٹ پردانے...... منہ میں چھالے...... تھوک زیادہ...... قولنج اور کمر درد ساتھ ساتھ...... بیٹھے بیٹھے پیشاب کے قطرے نکل جانا۔

۲۲۔ اسٹینم میٹ STANNUM MET.

O ......سینہ میں کمزوری کا احساس...... زینہ اترنے میں نقاہت اورغشی کی حد تک کمزوری...... بلغم کبھی نمکیں کبھی میٹھا...... کان یا گدیا چھدنے کے بعد "بندے یا جھالے پہننے سے، زخم"...... کمزوری کے ساتھ لیکوریا اور حیض جلد اور بکثرت...... ہنسنے' گانے' بات کرنے سے کھانسی۔

۲۳۔ زنکم میٹ ZINCUM MET.

O ...... اس دوا کی مخصوص اور نمایاں علامت پیروں کی بے چینی اور بے قراری ہے...... اس میں دماغی ڈپریشن نمایاں ہے...... جلدی دانے یا رطوبتیں دب جانے سے پیدا ہونے والے عوارض کے لئے بہترین ہے...... دبے ہوئے زہر کو باہر نکال پھینکتی ہے...... اخراج سے آرام ہے...... حیض کا آغاز بوجہ کمزوری تاخیر سے...... ٹھوڑی کی سرخی اور خارش والے دانے اہم علامت ہے...... جو بات کہی جائے اسے دھرائے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ...... کیلکیر یا کارب...... نائٹرک ایسڈ...... سورینیم...... سیپیا...... سلیشیا...... اور سلفر تفصیلاً بیان ہو چکی ہیں۔

درجۂ اول کی اینٹی سفلٹک دواؤں کے اشارات

۱۔ آرسینک ایوڈائیڈ ARSENIC. IOD.

یہ ایک چھوٹی دوا ہے مگر سفلسی میازم کے علاج میں اہمیت رکھتی ہے...... یہ گلا دینے والے سوزشی اخراج کی دوا ہے...... ناک کا پرانا نزلہ...... ''ہے فیور'' یا کاہی بخار ...... دق کی ابتدائی حالت...... ڈائریا کا میلان...... پرانا نمونیہ...... چکر...... گلے کی سوزش...... چھیکیں...... ورم زدہ ٹانسلز...... ڈفتھیریا...... نرخرے کی کہنہ سوزش...... ورم زدہ غدود...... جنسی بو یعنی گلٹیاں...... شدید پسینہ...... سوریاسس اور داڑھی کا ایگزیما اسکے حلقۂ اثر میں ہے۔

۲۔ آرم میٹ AURUM MET.

O...... دنیا سے بیزاری...... موت کی خواہش موت کے خوف کے ساتھ...... نجات آخرت سے مایوسی...... ہڈیوں کا گلنا سڑنا اور ناسور (ناصور)...... اشیاء کے صرف نچلے نصف حصہ کی بصارت۔

۳۔ آرم میور AURUM MUR.

یہ ایک چھوٹی دوا ہے مگر سونے کا ایک مرکب ہونے کی حیثیت سے سفلسی حالتوں میں مفید ہے...... جلن والا زرد اور تند لیکوریا...... دل کی علامات...... غدود کے امراض زبان اور جنسی اعضا پر مستے...... سن یاس کے وقت اخراج خون...... کام سے بیزاری...... کینسر اور کام سے بیزاری کے لئے مفید ہے...... بورک نے اسے سائیکوسس کی دوا کہا ہے مگر کینٹ کے مطابق یہ اینٹی سفلٹک ہے...... اسکے مطابق یہ ہڈیوں کے شبانہ درد...... پرانے سفلسی نزلے...... سفلسی جوڑ درد...... سفلسی بنیاد پر

گوشت گھلنے اور غدود کے عوارض...... غدود کے کینسر...... سفلسی مریضوں کی غمگینی اور کاہلی اور سستی کی دوا ہے...... رحم کی سختی اور بڑھنا...... رحم اور اووری کی سوزش...... رحم کے منہ کی سختی...... دل کی دھڑکن اور اشتعال سے بے خوابی اسکے حلقۂ اثر میں ہیں۔

۴۔ آرم میور نیٹ

AURUM MUR. NAT.

یہ سونے اور سوڈیم کی دوہری کلورائڈ ہونے کے سبب سفلسی امراض سے قریبی تعلق رکھتی ہے...... بالوں کا گرنا استسقاء...... بواسیر...... ہڈیوں کے عوارض...... کلارک کے مطابق اس سے وابستہ امراض ہیں...... بوریک کے مطابق نسوانی جنسی اعضاء پر اس کا گہرا اثر ہے...... رحم کی رسولیوں کے لئے ہر دوا سے زیادہ کارگر ہے...... جلد کی سفلسی بیماریوں کے لئے بہترین ہے...... خصیوں کا ورم...... نظام عصبی کی خرابیوں کے سبب ہائی بلڈ پریشر...... شریانوں کے سکڑاؤ...... سفلسی زہر کے زیر اثر عضلات کی بے ربطی...... نوعمر لڑکیوں میں اختلاج قلب...... رحم کا لٹکاؤ...... رحم کی گردن کے زخم...... لیکوریا فرج کی تشنجی سکڑن کے ساتھ اور اووری کی سختی اسکے حلقۂ اثر میں ہیں۔

۵۔ کالی آیوڈ

KALI.IOD.

O...... دق اور سفلسی امراض کے لئے اہم ہے...... بہنے والا نزلہ پیشانی کے کھوکھے میں درد کے ساتھ...... خراشدار پتلے مواد کا بکثرت اخراج...... غدود کا ورم...... چہرے کا اعصابی درد...... گردن اور پشت کا درد...... گھٹنوں کے جوڑوں کا درد، سیال مادّے کے ارتکاز کے ساتھ۔

۶۔ مرک کور

MERC CORR.

O...... اس دوا میں ریکٹم کی مسلسل مروڑ ہے جو اجابت کے بعد بھی ختم نہیں ہوتی اور کبھی کبھی مثانہ تک جاتی ہے...... ابتدائی ایام حمل میں البومین کی شکایت...... پتلی

جو روشنی کی کمی یا زیادتی سے نہ پھیلے نہ سکڑے......حلق سرخ ورم زدہ اور شدید درد......کوّے پر ورم۔

۷۔مرک ایوڈ فلیو MERC.IOD.FLAV

O ......حلق کے دائیں جانب کی تکالیف......دایاں ٹانسل زیادہ تکلیف دہ اور متورم......گردن اور کان کے نیچے غدود کی سوجن ......آتشک کے زخم میں انڈیوریشن......تھوک نگلنے کا مسلسل میلان۔

۸۔مرک ایوڈ روب MERC.10D .RUB.

O ......مرک کی تمام اقسام سے زیادہ بیکٹیریا ئش......حلق کی تکالیف بائیں جانب......بایاں ٹانسل ورم زدہ اور تکلیف دہ......نگلنا مشکل......حلق اور گردن کے عضلات کی سختی خاص کر بائیں جانب۔

۹۔فائیٹولکا PHYTOLACCA

O ......غدود کے وظائف سے تعلق رکھتی ہے......ٹانسلز اور پستانوں کی گلٹیوں میں مفید......حلق کی دکھن جو کان تک جائے خاص کر دائیں سمت...... دانت رگڑنے اور مسوڑھوں کو چبانے کی شدید خواہش......دانت نکلنے میں مفید...... آنکھ سے گرم پانی بڑی مقدار میں...... دودھ پلاتے وقت نپل کا درد جو پورے جسم میں پھیلے۔

۱۰۔اسٹلنجیا STILLINGIA

یہ سفلس کی مقبول و معرف دوا ہے......کلارک کے مطابق یہ جنوبی امریکہ میں

ایک عرصہ سفلس کے لئے مشہور و مقبول رہی ہے...... اسکی پروونگ میں جو علامات سامنے آئی ہیں وہ سب سفلسی زہر کی علامات کے مماثل ہیں...... جنسی اعضا کے عوارض...... زخرے...... حجرے اور سانس کی نالیوں...... منہ...... سر اور ہڈیوں کی تکالیف ثابت شدہ ہیں...... سفلسی کھانسی کے لئے مفید ہے...... ہڈیوں کے غلاف اور ہڈیوں کا شدید درد...... ناک کی ہڈی کے زخم اور دکھن...... پیشانی اور پنڈلی کی ہڈی کے ابھار اور گھاٹھیں...... سفلسی سر درد...... جلدی امراض...... اسکے حلقہ اثر میں ہیں...... خشکی اس کا خاصہ ہے...... بوریک کے مطابق پیشاب میں سفید ریت...... گردن کے غدود بڑھے ہوئے...... ذہنی پژمردگی اور غمزدگی اسکی علامات ہیں...... ایک درمیانی دوا کی حیثیت سے سفلسی امراض میں کارگر ہے۔

مندرجہ بالا کے علاوہ...... کالی سلف...... مرک سول...... نائٹرک ایسڈ...... سلیشیا...... اور سفلینم...... تفصیل سے بیان ہو چکی ہیں۔

سائیکوسس کی درجۂ اول کی دواؤں کے اشارے

۱۔ارجنٹم مِٹ ARGENTUM MET.

O...... مضبوط بافتوں اور کُرکری ہڈیوں پر نمایاں اثر...... جوڑوں کا درد (رہیومیٹزم) بغیر ورم...... گھٹنوں کی سوجن...... زینہ اترتے وقت پنڈلیوں میں سخت تکلیف...... ہنسنے سے کھانسی...... مقررین اور گویّوں کی آواز کا بیٹھنا......

۲۔ارجنٹم نِٹ ARGENTUM NIT.

O...... سائیکوسس کے امراض کے لئے درجۂ اول کی دوا ہے...... مخصوص جگہوں کا خوف...... بلندی سے نیچے دیکھنے پر خوف...... ذہنی علامات میں خوف اہم

ہے...... سڑک چلتے ہوئے دورہ پڑنے کا خوف...... چھلانگ لگانے کا میلان...... پل پر چلتے ہوئے...... یا کھڑکی سے...... شکر خوری...... درد آہستہ آہستہ بڑھتے اور آہستہ آہستہ ختم ہوتے ہیں (اچانک شروع اور ختم ہونا بیلاڈونا) اپنے جسم (قامت) سے متعلق واہمے۔

۳۔ نیٹرم سلف NATRUM SULPH.

O...... جگر اور پھیپڑوں کے لئے یکساں مفید...... سر کی چوٹ کے بعد پیدا ہونے والے نفسیاتی عوارض...... بچوں کا مرطوب دمہ...... حلق کے پیچھے گاڑھا زرد نزلاوی مادّہ...... جگر کا ورم...... صفراوی الٹیاں...... مرطوب موسم میں اضافہ...... ماہواری کے دوران نکسیر۔

۴۔ اسٹفی سیگریا STAPHYSAGRIA

O...... سرجری کے ٹانکوں کو سکھانے کے لئے بہترین...... شیشہ بلیڈ یا دھاردار آلے کے شگاف...... احساس ذلت اور توہین سے پیدا ہونے والے عوارض...... ٹوٹے ہوئے سیاہ دانت جب جڑ مضبوط ہو اور کراؤن ضائع ہونے لگے...... اوپر کے پپوٹوں پر گوہائی / گوہانجی...... دانت کا درد خاص کر دوران حیض...... جنسی غلط کاریوں کی افراط...... نگلتے وقت کان میں چبھن...... تمباکو کی طلب...... نئی شادی شدہ لڑکیوں میں پیشاب کی حاجت بغیر اخراج...... جیسے پیشاب کا ایک قطرہ اندر رہ گیا ہو...... پیشاب کی نالی میں جلن خاص کر جب پیشاب نہ ہو رہا ہو......(When not Urinating)

مندرجہ بالا کے علاوہ...... کالی سلف...... میڈورہنم...... نائیٹرک ایسڈ...... سیپیا...... اور تھوجا...... تفصیل سے بیان ہو چکی ہیں۔

ایک رائے

فلسفۂ ہومیوپیتھی کی اساسی معلومات کے بغیر پریکٹس کرنا ایسا ہے جیسے
بغیر بنیاد کے مکان تعمیر کرنا۔

(مصنف)

ہومیو پیتھک فلسفہ کے چند نکتے

دوا کیا ہے؟

دنیا کے جتنے بھی مادّے ہیں وہ انسانی جسم کے لئے درج ذیل تاثیر رکھتے ہیں۔

الف:۔ یا تو وہ بے اثر ہیں

ب:۔ یا خلل انگیز ہیں

ج:۔ یا صحت افزاء ہیں

د:۔ یا مہلک اور قاتل ہیں

ان میں صرف ''ب'' قسم کے مادّے دوا کہلاتے ہیں جو فرد کی قوت حیات پر خلل انداز ہوکر ذہن و جسم میں اپنی علامات (Symptoms) پیدا کرسکیں...... اگر بے اثر...... صحت افزاء ...... اور مہلک مادّوں کو بھی خلل انگیز بنالیا جائے تو وہ بھی دوا کہلائینگے مثلاً نمک غذا بخش ہے...... سنکھیا قاتل ہے...... لائیکو پوڈیم بے اثر ہے...... مگر یہ سب بذریعہ پوٹینٹائیزیشن خلل انگیز ہوکر دوا بن جاتے ہیں...... نہ بے اثر رہتے ہیں نہ صحت افزاء اور نہ مہلک!

دوا کا کام

ہر دوا کا کام انسانی جسم میں اپنی علامات پیدا کرنا ہے خواہ وہ صحت مند جسم ہو یا بیمار ہر جگہ دوا کا ایک ہی کام ہے...... ''اپنی علامات پیدا کرنا''......

پروونگ

پروونگ میں دوا کی خوراکیں صحت مند فرد کو کھلا کر اس کی تاثیر دریافت کی جاتی ہے وہ صحت مند فرد میں جو جسمانی یا ذہنی علامات پیدا کرتی ہے وہی اس کی تاثیر ہے۔

پروونگ کالازمہ

پروونگ کا ایک لازمہ یہ ہے کہ جب دوا کی خوراکیں بند کردی جائیں تو علامات ختم ہونی شروع ہو جاتی ہیں تا آنکہ بالکل ختم ہو جائیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہانمین کی ہر نئی پروونگ میں سابقہ پروونگ کی علامات گڈ مڈ ہوتیں مگر ایسا نہیں ہے...... ہیرنگ پرلیکیس کی جو علامات آخر وقت تک رہیں وہ اس زہر کی علامات تھیں جو دوا نہیں بنا تھا۔

مرض

کسی بھی مرض کو نہ تو ایک نام سے بیان کیا جا سکتا ہے نہ چند مشترک علامات سے بلکہ ہر فرد میں ہر مرض انفرادی اختلافات کے سبب کچھ ایسی علامتیں ضرور رکھتا ہے جو متعلقہ فرد کے لئے مخصوص ہوتی ہیں...... چنانچہ کسی بھی فرد میں پائی جانے والی علامات کی مجموعی کلیّت یا وحدت کو مرض کہتے ہیں۔

کیس ٹیکنگ

جیسے دوا کی علامات کا پروونگ کے ذریعہ ادراک حاصل کیا جاتا ہے اسی طرح کیس ٹیکنگ کے ذریعہ مریض کی بھرپور علامات کا ادراک حاصل کیا جاتا ہے جس کی تفصیل تشخیص کے زیرعنوان درج ہے۔

قانون مماثلت

یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جو دوا ادنیٰ طاقت میں اپنی علامات پیدا کرتی ہے اپنی اعلیٰ طاقتوں سے انہیں ٹھیک کر دیتی ہے یہ سراسر غلط ہے...... قانون مماثلت یہ ہے

کہ......''جو دوا کسی صحت مند فرد میں جیسی علامات پیدا کرتی ہے ویسی ہی علامات کسی دوسرے جسم میں ٹھیک کر دیتی ہے بشرطیکہ وہ کسی دوسرے سبب کی پیدا کردہ ہوں......اگر کسی مریض میں جمال گوٹے جیسے دستوں کی علامات ملتی ہیں مگر جمال گوٹے کی پیدا کردہ نہیں ہیں بلکہ کسی دوسرے سبب سے ہیں تو ''کروٹون ٹگ'' ان کے لئے شفا بخش ہوگی اور اگر وہ جمال گوٹے کی ہی پیدا کردہ ہیں تو کروٹون ٹگ مزید ضرر پہنچائیگی......یہی Identical اور Similer علامات میں فرق ہے۔

تجویز

کیس ٹیکنگ کے ذریعہ مریض سے حاصل شدہ علامات کی مجموعی وحدت یا کلیت کی شبیہ پروونگ کے ذریعہ حاصل شدہ دوا کی علامات میں تلاش کر کے جو دوا مماثل نظر آئے دینی چاہیئے......دوا کی علامات مریض میں نہیں......مریض کی علامات دوا میں تلاش کر کے مماثلت دیکھنی چاہیئے......اگر کامل مماثلت نظر نہ آئے تو جزوی مماثلت پر بھی دوا دی جاسکتی ہے......دوا اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے جب تک ہومیوپیتھک ایگراویشن شروع نہ ہو جائے۔

ہومیوپیتھک ایگراویشن

یہ ایک اصولی بات ہے کہ دوا کے ذریعہ پیدا کردہ مرض اور اس کی علامات۔ نیچرل ڈزیز کے مقابلے میں شدید تر ہوتی ہیں جب کوئی دوا کسی مریض کو تکرار سے دی جائے تو مریض کی قبولیت کے مطابق چند خوراکوں میں اس کی علامات پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور یہ دوا کی پیدا کردہ علامات چونکہ اصلی مرض کی علامات سے شدید تر اور مماثل ہوتی ہیں اس لئے مریض کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کی بیماری میں شدت آ گئی ہے یا مرض بڑھ گیا ہے...... اسی کو ہومیوپیتھک ایگراویشن کہتے ہیں...... جب یہ شروع ہو جائے تو دوا روک دینی چاہیئے...... جب دوا روک دی جائے گی تو حسب اصول دوا کی علامات ختم ہونی شروع ہونگی...... چونکہ مرض کی علامات بھی دوا کی علامات کے مماثل

تھیں اس لئے وہ بھی ختم ہوں گی اور مریض ٹھیک ہوجائے گا...... ہومیو پیتھک ایگراویشن شروع ہونے کے بعد دوا بند کر کے سادی گولیاں شروع کرنی چاہئیں تاکہ ان کے استعمال کے دوران بحالیٔ صحت کے عمل کا مطالعہ کیا جا سکے جب مریض کی تمام علامات بالکل ختم ہوجائیں تو اسے فارغ کردینا چاہیئے کہ اس کا علاج ہوگیا۔

علاج

ہانمین کے مطابق تمام علامات یکسر ختم ہوجانا ہی علاج ہے...... علاج زود اثر...... مختصر...... بے ضرر...... معتبر اور اصولی ہونا چاہیے...... علاج کی کامیابی کا انحصار صحیح تشخیص اور اس کے مطابق تجویز پر ہے۔

تشخیص

ہومیو پیتھی میں تشخیص کے لئے جدید کلینیکل ٹیسٹ سے بھی مدد لی جاسکتی ہے مگر صرف اس پر اعتبار کرنا مناسب نہیں...... ہومیو پیتھک تشخیص کے اہم عوامل درج ذیل ہیں۔

الف:۔علاماتی کلیّت SYMPTOMATOIOGY

ب:۔عضوی یا بدنی سقائم PHYSIOLOGICAL PATHOLOGY

ج:۔آغاز واسباب AETIOLOGY

د:۔ذہنی یا نفسیاتی علامات PSYCHOLOGY

ہ:۔جہت مرض MODALITY

و:۔سمت LATERALITY

ز:۔متلازمات CONCOMITANT

مختصر یہ کہ بنیادی علامات کے ساتھ شاذ ونادر علامات کو بھی ملحوظ رکھا جائے نیز یہ کہ اگر کوئی واضح عضوی بدنی خرابی ہے تو اسے نظر انداز نہ کیا جائے مرض کے آغاز اور اسباب کو بھی ملحوظ رکھیں ساتھ ہی ذہنی اور نفسیاتی علامات بھی پیش نظر رہیں...... اس کے علاوہ مرض میں اضافے اور افاقے کے عمل...... متاثرہ آعضاء کی سمت اور ......علامتوں سے تلازم رکھنے والے دیگر عوامل اور اعمال کو نظر انداز نہ کیا جائے...... ان میں کسی عنصر کو نہ تو حقیر سمجھا جائے نہ کسی کو غیر ضروری اہمیت دی جائے۔

جزوی مماثلت

مندرجہ بالا طریقہ سے مرض کی شبیہ بنانے کے بعد اگر اس کی بھرپور اور کامل مماثلت کسی دوا میں تلاش کی جائے تو وہ شاذ و نادر ہی ملے گی۔ بالعموم حاد امراض میں تو ایسی مماثلت مل بھی جاتی ہے مگر کہنہ اور میازمی امراض میں کامل مماثلت نہیں ملتی...... ایسی شکل میں جب کامل مماثلت نہ ملے تو قریب ترین مماثلت یا جزوی مماثلت رکھنے والی دوا تجویز کرنی چاہیئے۔

متبادل ادویہ

جب جزوی مماثلت رکھنے والی دوا صرف ایک ہی ہو تو اسے کھلانے کے بعد علامات میں جو تبدیلی آئے اسے سامنے رکھ کر ازسرنو دوسری مماثل دوا تلاش کرنی چاہیئے جو جزوی مماثل دوا کے ذریعہ تبدیل شدہ علامات سے مماثلت رکھتی ہو اور اگر ایسا ہو کہ ایک ہی وقت میں جزوی مماثلت رکھنے والی دو دوائیں دستیاب ہوں تو ان کو ملا کر نہیں دینا چاہیئے...... بلکہ ان کے باہمی رشتے دیکھ کر ادل بدل کر کے دینا بہتر ہے...... ایک سے زائد دواؤں کو ملا کر ان کا مرکب بنانا غیر اصولی ہے اس لئے کہ کیمیاوی نقطۂ نظر سے مرکب اپنے خواص کے لحاظ سے اپنے اجزائے ترکیبی کے خواص سے بالکل مختلف ہوتا ہے...... نیز یہ کہ اعلیٰ طاقتوں میں جہاں ادویاتی مادّہ ختم ہو جاتا ہے صرف اس کی تاثیر باقی رہتی ہے وہاں دواؤں کے کیمیاوی سطح سے بالاتر ہونے

کے سبب مرکب بنانا ممکن ہی نہیں۔ صرف آمیزے تیار کیے جاسکتے ہیں وہ بھی نامعلوم تاثیر والے تا آنکہ ان کی پروونگ کر کے تاثیر دریافت کی جائے۔

حاد اور کہنہ امراض

جیسا کہ ابھی کہا گیا ہے کہ حاد امراض میں تو کامل مماثلت ملنا آسان ہے مگر کہنہ امراض میں مماثلت نہیں ملتی اس کی وجہ یہ ہے کہ کہنہ مرض تہہ در تہہ اور غلاف اندر غلاف اپنی اصل شکل چھپائے ہوئے رہتا ہے یہاں معالج کا کام ایسی دوائیں تجویز کرنا ہوتا ہے جن کے ذریعہ رفتہ رفتہ مرض کی اصل شکل تک پہنچا جاسکے اس کے لئے ظاہرہ مماثلت پر یکے بعد دیگرے دوائیں بدلتی رہنی پڑتی ہیں تا آنکہ مرض اپنی اصل شکل میں ظاہر ہونے لگے یہی وجہ ہے کہ کہنہ امراض میں مماثل دوا بھی ایگراویٹ نہیں کرتی..... کہنہ امراض میں ایگراویشن بالکل آخری درجہ پر ہوتا ہے جب اس کے تمام پردے اور غلاف اتر جائیں مرض اپنی اصل شکل میں آجائے یعنی یہ کہ کہنہ مرض بھی اپنی حاد شکل اختیار کرلے اس وقت وقوع پذیر ہونے والا ایگراویشن صحت افزاء ہوتا ہے اور مریض کو شفائے کامل حاصل ہوجاتی ہے۔

مزمن امراض (میازمی)

کہنہ امراض کی ایک شکل میازمی امراض بھی ہیں ان میں مرض کہنہ ہونے کے علاوہ اپنے پس پشت بعض عفونتوں یا زہریلے مادّوں کی شمولیت بھی رکھتا ہے ہومیو پیتھک فلسفہ کے مطابق یہ عفونتیں یا میازم بنیادی طور سے تین ہیں..... سور..... سفلس..... سائیکوسس..... اور چوتھی عفونت جسے ٹیوبر کلوسس کہا جاتا ہے سورا کے ساتھ کسی دوسری عفونت کے اشتراک سے پیدا ہوتی ہے اسے سوڈوسورا بھی کہتے ہیں چنانچہ ایسے امرض یعنی میازمی امراض آسانی سے معالج کے بس میں نہیں آتے تا آں کہ معالج عفونت کی تشخیص یا شناخت کر کے اس کی درجۂ اول کی دافع دوائیں یا متعلقہ نوسوڈا استعمال کرے۔

پوٹینسی

POTENCY

موجودہ تحریر کا آخری نکتہ پوٹینسی کا بیان ہے پوٹینسی کے لفظی معنیٰ طاقت کے ہیں مگر ہومیوپیتھی میں ادویاتی مادّے کی مقدار کو کم سے کم کر کے اس کی تاثیر میں اضافہ کرنے کے ہیں...... ہانمین سے پہلے اکثر ادویاتی مادّے بڑی مقدار میں مریض کو دیئے جاتے تھے جن کا ردعمل سخت تکلیف دہ ہوتا تھا...... ہانمین نے ایک سوئستانی معالج کے پیش کردہ کمترین مقدار دوا کے تصور کو اپنا کر اسے اصولی بنیاد پر واضح کیا...... ہانمین نے یہ اصول وضع کیا کہ اگر کسی ادویاتی مادّے کو شگر آف ملک کے ساتھ ملا کر ایک خاص اصول اور مقررہ طریقے سے کھرل کیا جائے تو ادویاتی مادّے کے مالیکیول ٹوٹنے سے ان کے "مابین خلا" Intermolecular Space میں پائی جانے والی ادویاتی توانائی خارج ہو کر شگر آف ملک میں جذب ہو جاتی ہے اور شگر آف ملک کے مالیکیولز میں وہی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے جو ادویاتی مادّے کے مالیکیولز میں تھی چنانچہ ادویاتی مادے کی جگہ اگر اس شگر آف ملک کو استعمال کیا جائے تو وہ بھی دوا کی تاثیر رکھتا ہے اور ادویاتی مادّے کی مقدار کے مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے یہی عمل الکوحل میں قابل حل ادویات و عروق کو ملا کر اصول کے مطابق جھٹکے دینے یا چھ ایکس تک کھرل کرنے کے بعد واقع ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام مادّے 6x تک کھرل ہونے کے بعد ۴۹% الکوحل اور ۵۰% پانی کے آمیزے میں قابل حل ہو جاتے ہیں...... اور اس طرح تیار شدہ سیال کو مزید الکوحل میں ملا کر جھٹکے دینے سے ادویاتی تاثیر اور توانائی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

پوٹینسی کا تعین

اصولی بات یہ ہے کہ مریض کے درجۂ قبولیت کے مطابق اگر دوا کی طاقت رکھی جائے تو دوا بہترین کام کرتی ہے۔ بالعموم ٹشو یا عضو کے مرض میں چھ سے تیس (۶ سے ۳۰) پورے نظام کے متاثر ہونے پر ۲۰۰ سے ایک ہزار (۲۰۰۔۱۰۰۰) اور پورے فرد کے متاثر ہونے کی شکل میں ذہنی اور نفسیاتی علامات کے ساتھ دس ہزار (10M) اور اس سے اوپر کی طاقت میں دوا دینی چاہیئے ...... آنکھ اور جلدی امراض میں بھی دوا کی اعلیٰ طاقتیں بہتر کام کرتی ہیں۔ بعض ادویاتی مادّے طبّی تجربہ کی بنیاد پر مدر ٹنکچر میں استعمال کئے جاتے ہیں...... طبی تجربہ کی بنیاد پر بعض معالجین دو یا زائد مدر ٹنکچر ملا کر بھی استعمال کرتے ہیں۔ کیمیاوی سطح پر ایسے آمیزے میں اپنے اجزائے ترکیبی کی خصوصیت باقی رہتی ہے جب کہ کیمیائی سطح کے بعد آمیزے کا تصور غیر سائنسی ہے اس لئے کہ آمیزے توانائیوں کے نہیں بنتے کیمیاوی مادّوں کے بنتے ہیں۔

(واللہ أعلم بالصواب)

مصنف کی دیگر کتب

☆ متاعِ آخرت	نعتیہ مجموعہ
☆ اکابرینِ اسلام	شخصیات
☆ اجالے	مناقب وطریقت
☆ صدیوں کا سفر (بدایوں سے کراچی تک)	سرگزشت
☆ میرا بداؤں	تمدنی تجزیہ
☆ طنز ہلکے ہلکے	نشر شدہ انشائیے
☆ انتخاب کلام فانی	تحریکی اشارات
☆ ہومیو دوائیں تاثیر اور علامات	میڈیکل
☆ ہومیو پیتھی کے جواہر	میڈیکل
☆ ہومیو سائیکیاٹری	میڈیکل
☆ معروف ہومیو دوائیں مع فرہنگ معالجہ	میڈیکل
☆ چھوٹی ہومیو دوائیں مع فرہنگ معالجہ	میڈیکل
☆ نفسیات	نصابی
☆ مسائل نفسیات	نصابی
☆ اختباری نفسیات	نصابی
☆ تعلیمی تحقیق	نصابی
☆ نفسیات کے اختباری مسائل	نصابی
☆ عملی نفسیات (حصہ اول)	نصابی
☆ عملی نفسیات (حصہ دوم)	نصابی
☆ عملی نفسیات (حصہ سوم)	نصابی
☆ عملی نفسیات (حصہ چہارم)	نصابی
☆ سماجی نفسیات	نصابی
☆ شماریات	نصابی

☆ پرابلمس آف سائیکالوجی (انگریزی ترجمہ فادر اگسٹین فرنینڈس)

☆ ایکسپیریمنٹل سائیکالوجی (انگریزی ترجمہ فادر اگسٹین فرنینڈس)

برائے نوٹس

پروفیسر ڈاکٹر فائق صدیقی
کی دیگر ہومیو پیتھک کُتب

چھوٹی ہومیو دوائیں
مع
فرہنگ معالج

زیرِ طبع

معروف ہومیو دوائیں
مع
فرہنگ معالج

زیرِ طبع

ہومیو سائیکاٹری
(Homoeo Psychiatay)

زیرِ طبع

ہومیوپیتھک
دوائیں تاثیر
اور علامات

قیمت
300/-

ملنے کا پتہ
ہانیمن بک ہاؤس اینڈ فارمیسی

فون : 6681213, 6614030